اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar

Jaan E Aziz Novel By Dua Khan

Lams E Junoon By Zoya Ali Shah

Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra

Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer

Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah

Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt

Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

معتبرِ جہاں

جنت الفردوس

وہ ایک گھٹنا زمین پر رکھے جھکی ہوئی راہداری سے پھولوں کی پتیاں اٹھا رہی تھی

سرخ گلاب کی چند پتیاں زمین پر بکھری ہوئی تھیں جسے وہ ایک ایک اٹھاتے اپنی نرم ہتھیلیوں پر رکھی جا رہی تھی ساری پتیاں اٹھانے کے بعد دوپٹہ سنبھالتی مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی کمرے میں آتے ہی سٹڈی ٹیبل پر ایک ایک پتی کو علیحدہ علیحدہ کر کے رکھا اور کرسی پر بیٹھی ایک ہاتھ تھوڑی کے نیچے ٹکائے ان پتیوں کو بڑی حسرت سے دیکھ

رہی تھی جن میں سے چند پتیوں پر جوتوں کی دھول سے لائنیں بنی ہوئی تھیں ٹوٹل آٹھ پنکھڑیوں میں سے تین پر جوتوں کے تلوں کی مہر ثبت تھی ایک پنکھڑی جس پر جوتوں کے تلوے اپنے خوبصورت نقش چھوڑ چکے تھے اٹھائے ہوئے اپنے ہونٹوں سے لگایا اور ہلکا سا مسکرائی

کیا قسمت پائی ہے تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ گلاب کی بے جان پنکھڑیوں سے ہم کلام ہوئی کچھ دیر یونہی ٹکٹکی باندھے ہوئے انہیں حسرت سے دیکھتی رہی پھر دیوار پر لگی گھڑی کی طرف نظر اٹھائی

!افففف۔۔۔۔

میں بھی نہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ٹیبل پر پڑی ڈائری اٹھائی اور ایک ایک کر کے ادب سے پنکھڑیاں اس میں رکھیں تین پنکھڑیوں پر تو جوتوں کے نشان تھے باقی کی پانچ اس لیے رکھ لیں کہ کیا پتہ ان پر بھی ان کے قدم لگے ہوئے ہوں مگر اپنا نشان چھوڑنے سے قاصر رہے ہوں وہ مسکراتے

ہوئے اس کام کو انجام دے رہی تھی پنکھڑیاں ڈائری میں رکھتے ہی ڈائری بند کیے اپنی الماری میں رکھی اور دوپٹہ سنبھالتی باہر نکل ائی

وہ ابھی راہداری سے گزر کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا وہ اپنے پائلٹ یونیفارم میں ہی تھا رات کا ایک بج رہا تھا اس کی نائٹ ڈیوٹی تھی کمرے میں اتے ہی چینجنگ روم کی طرف بڑھ گیا چینج کر کے وہ باہر نکلا ہی تھا کہ دروازہ کھٹکھٹانے کی اواز پر اس کی نظر دروازے کی جانب اٹھی

جی اجائیں مختصر جواب دے کر وہ دوبارہ اپنے سر کو تولیے سے رگڑنے لگا

السلام علیکم وہ نہایت ادب سے بولی

وعلیکم السلام کیسی ہو؟

! جی ٹھیک

خیریت؟ مختصر سوال پوچھا اور اپنے کام کو جاری رکھا

جی وہ تائی امی کی طبیعت خراب تھی تو انہوں نے کہا تھا جب اپ ائیں تو اپ کو کھانے کے لیے پوچھ لوں

وہ ڈرے سہمے انداز میں ادب سے بول رہی تھی

کیا ہوا موم کو؟ فوراً پوچھا

ان کا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا تھا اس وجہ سے ان کے سر میں بھی کافی درد تھا وہ میڈیسن لے کر سو گئی تھیں اب بہتر ہیں

ہمم۔۔۔۔۔بیڈ کی دوسری جانب جاتے ہنکارہ بھرا وہ جھکے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے کچھ نکال رہا تھا وہ ہنوز ویسے ہی کھڑی اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی

" "محبت بھری نگاہوں سے

ٹھہر ٹھہر۔۔۔۔۔۔۔۔کر خدارا کلام کیجئے نا

اداس شب کا بھی کچھ احترام کیجئے نا

سنا ہے !اپ کی انکھیں ہیں بادشاہ انکھیں

نظر اٹھایئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم کو غلام کیجئے نا

وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنے دل و دماغ میں اس سے مخاطب ہوئی

وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنے دل و دماغ میں اس سے مخاطب ہوئی وہ سائیڈ ٹیبل کے دراز سے کچھ چیزیں نکال کر واپس مڑا کہ اسے ویسے ہی کھڑے دیکھ کر بولا

تم ابھی بھی ادھر ہی ہو؟؟

جی وہ اپ نے کھانے کے لیے بتایا نہیں اس لیے۔۔۔۔وہ ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے بولی

نہیں کھانا تو نہیں بس ایک کپ کافی لا دو وہ مسلسل اپنے کام کو کرتے ہوئے بنا اس کی طرف دیکھے بولا

جی ٹھیک ہے میں ابھی لاتی ہوں کہہ کر وہ بھاگتی ہوئی باہر نکل گئی اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی تھی جب یہ شخص اسے کوئی کام کہتا تھا

ٹھیک ٹھک۔۔۔۔۔۔دروازے پر دستک ہوئی

فائضہ بیگم نے دروازہ کھولا

السلام علیکم امی ! مدیحہ گھر میں داخل ہوتے ہوئے بولی

وعلیکم السلام انہوں نے دروازہ دوبارہ لاک کرتے جواب دیا

کھانا لگاؤں تمہارے لیے ؟ وہ ابھی فلائٹ سے واپس ائی تھی

نہیں کھانا نہیں بس ایک کپ چائے پلادیں بابا کیسے ہیں ؟ فوراہی سوال کیا

طبیعت کا اتار چڑھاؤ تو چلتا ہی رہتا ہے پورا دن کام کرنے کے بعد رات کے

ایک بجے واپس گھر پہنچی تھی وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں اس لیے

نہ بتایا کہ ان کی طبیعت کتنی خراب ہو گئی تھی

چلیں میں ان سے مل کر پھر اپنے روم میں جارہی ہوں اپ میری چائے

ادھر ہی لے ایئے گا

ٹھیک ہے تم جاؤ وہ کہہ کر کچن کی جانب بڑھ گئیں

جبکہ مدیحہ باپ کے کمرے کی طرف چلی گئی

السلام علیکم بابا!

وہ یوسف صاحب کے گلے لگتے ہوئے بولی جو سامنے ہی بیڈ پر نیم دراز بیٹھے ہوئے تھے

وعلیکم السلام اگیا میرا بچہ وہ محبت سے بولے

جی اپ سنائیں اپ کیسے ہیں؟

ٹھیک ہوں بوجھ بن گیا ہوں تم پر بس یہ بات برداشت نہیں ہوتی تمہاری یہ عمر نا زاٹھوانے کی تھی اور تم میرا بوجھ اٹھا رہی ہو انکھوں میں نمی کی ایک لکیر واضح ہوئی وہ نہایت بے بسی کے عالم میں بولے

بابا اپ پھر شروع ہو گئے پورا دن اتنا کام کر کے میں نہیں تھکتی جتنا اپ کے یہ جملے مجھے پریشان کر دیتے ہیں ہزار دفعہ منع کیا ہے کہ پلیز ایسا نہ کہا کریں

مگر اپ سنتے ہی نہیں اگر پاس بٹھانے کو دل نہیں کرتا تو ویسے ہی بول دیا کریں وہ ان سے ناراض ہوتی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور وہ وہیں بے بسی کی عالم میں پڑے رہے

میرال کچھ دیر بعد کافی کا مگ لیے دروازے کے باہر کھڑی تھی

دروازہ ناک کیا۔۔۔۔کم ان

وہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوئی اب وہ صوفے پر بیٹھا ٹانگیں ٹیبل پر پھیلائے جھولی میں لیپ ٹاپ رکھے اس پر کام کر رہا تھا وہ کافی کا مگ لیے اگے بڑھی اور کپ کو ٹیبل پر رکھنے لگی

امممم ہمم مجھے پکڑا دو میر نے ہاتھ اگے بڑھایا

میرال نے کپ میر کی طرف کیا اور وہ مگ تھام گیا

وہ ہنوز کھڑی اسے اپنی نظروں کی حصار میں لیے ہوئے تھی

کچھ لمحے ایسے ہی گزرے کہ میر نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور بولا تم ابھی بھی یہاں پہ ہی کھڑی ہو؟

خیریت؟ کوئی کام تھا؟ پھر سوال کیا

نہیں وہ میں بس پوچھنا چاہ رہی تھی کہ اپ کو کچھ اور چاہیے تو نہیں؟ وہ محبت اور ڈرے سہمے انداز میں بول رہی تھی

ٹوٹو۔۔۔۔۔ابھی میر کچھ بولتا ہی کہ اس کے لیپ ٹاپ پر میسج کی اواز گونجی

وہ اس سے نظریں ہٹا کر لیپ ٹاپ کی طرف دیکھنے لگا وہ ابھی بھی ویسے ہی کھڑی تھی

ٹھیک ہے میں کچھ دیر بعد دوبارہ چکر لگالوں گی وہ کہتے ہی باہر کو بھاگی کیونکہ اسے تو دوبارہ انے کا موقع چاہیے تھا اور وہ موقع وہ خود لے چکی تھی

نہیں مجھے کچھ نہیں۔۔۔۔۔وہ مزید بولتا ہی کی نظر اٹھا کر دیکھا سامنے کوئی بھی نہیں تھا وہ سر جھٹک کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوا

وہ اپنے روم میں اگئ اور دروازہ لاک کیا اپنے یونیورسٹی کے بیگ میں سے چابیاں نکالیں اور الماری کا دروازہ کھول کر اندر سے لاکر اوپن کیا ایک باکس نکال کر بیڈ پر بیٹھ گئ باکس اوپن کیا کہ دل فریب سی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی جسے وہ محسوس کرتے ہی انکھیں موند گئ

کچھ لمحے ایسے ہی سر کے اس نے ہاتھ بڑھا کر اس شرٹ کو باہر نکالا خوشبو میں مزید اضافہ ہوا وہ ہنوز اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی رہی سفید شرٹ پر سرخ دھبے تھے

پھر گھڑی پر دھیان دیا پونے دو ہو چکے تھے ٹھیک ہے دو بجے جاؤں گی کہتے ہی وہ شرٹ کو اپنے سینے سے لگائے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئ انکھیں بند کیے اس خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگی

مدیحہ کمرے میں اتے ہی الماری کی طرف بڑھی سمپل سا کیپری کرتا نکالے چینج کرنے چلی گئ مدیحہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تھی وہ اکیلی بہن

تھی اور اس سے چھوٹا ایک بھائی تھا یوسف صاحب چھ سال سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے یوں بڑے ہونے کے ناطے ساری ذمہ داری مدیحہ کے کندھوں پر تھی وہ ایئر ہوسٹ تھی ولید پڑھائی کے ساتھ ساتھ کوئی چھوٹا موٹا کام کر کے اپنے اخراجات پورے کرتا تھا کیونکہ وہ مزید اپنا بوجھ مدیحہ کے نازک کندھوں پر نہیں ڈالنا چاہتا تھا پہلے ہی وہ گھر کے سارے اخراجات یوسف صاحب کے علاج کے خرچے کے ساتھ ساتھ ولید کی یونیورسٹی کی فیس بھی ادا کرتی تھی باہر نکلتے ہی اپنے گیلے بالوں کو تولیے سے ازاد کیا اور ہیئر برش اٹھائے ان کی الجھنیں سلجھانے لگی

منٹوں کا وقت سیکنڈوں میں گزرا اس نے انکھیں کھول کر گھڑی کی جانب نظریں اٹھائیں تو دو بجنے میں ایک منٹ باقی تھا وہ جلدی سے اٹھی اور شرٹ کو دوبارہ نرم ہاتھوں سے طے کیا اور دوبارہ باکس میں رکھ کر باکس کو الماری میں رکھا اور لاک کر گھماتے ہوئے چابیاں جلدی سے یونیورسٹی بیگ میں واپس ڈال کر دوپٹہ سیدھا کیے باہر کی طرف بھاگی کچھ سیکنڈوں میں وہ میر

کے روم کے دروازے کے باہر کھڑی تھی دروازہ ناک کیا لیکن جواب موصول نہ ہوا دوبارہ ناک کیا لیکن پھر بھی کوئی جواب نہ ایا ذہن میں خیال ایا کہ شاید وہ واش روم میں ہو سوچتے اس نے کمرے کا ہلکا سا دروازہ کھول کر اندر دیکھا مسکراہٹ گہری ہوئی وہ وہیں صوفے پر نیم دراز سو گیا تھا وہ دبے دبے قدموں چلتے ہوئے اندر ائی ٹیبل پر پڑے کافی کے مگ میں جھانکا مسکراہٹ مزید گہری ہوئی ادھی کافی ابھی کپ میں موجود تھی اور اس کی اس کی نظر میر پر پڑی جو انکھیں موندے سو رہا تھا خوشی کی انتہا نہ تھی پھر کیا کروں اٹھاؤں انہیں؟ وہ سوچنے لگی

نہیں نہیں اگر انہیں اٹھاؤں گی تو غصہ کریں گی وہ انگشت شہادت تھوڑی پر جمائے سوچ رہی تھی

نہیں مجھے نہیں اٹھانا چاہیے۔۔۔وہ اس کے غصے اور اس کی ناراضگی سے بہت ڈرتی تھی لیکن ایسے ہی لیٹے رہے تو صبح کمر یا مسلز درد کریں گے

مسلز کا ذہن میں خیال اتے ہی نظریں اس کے بازو پر اٹھیں وہ ٹی شرٹ میں ملبوس اپنے پھولے بازوں کی نمائش کر رہا تھا مسکراہٹ نے ایک دفعہ پھر لبوں کو چھوا

اوہو۔۔۔! یہ کیا کر رہی ہو؟ اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا

" سدھر جا تو میرو"

خراب ہوتی جا رہی ہے میر کو پتہ چل گیا نا تو۔۔۔۔۔۔" جان نکال دیں گے"

وہ اپنی مسکراہٹ کو دباتے ہوئے سوچنے لگی کوئی بات نہیں ویسے بھی یہ جان انہی کی تو ہے اس نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور سر جھٹک کر دوبارہ سوچنے لگی

کہ کس طرح میر کو اٹھاؤں یا ایسے ہی لیٹے رہنے دوں پھر کسی خیال کے تحت اسے اٹھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا پھر واپس کھینچ لیا

نہیں نہیں غصہ کریں گے وہ ابھی ایسے ہی کھڑی تھی کہ اس کی نظر اس کے پیروں پر پڑی ان پیروں سے اسے بلا کا عشق تھا وہ ٹیبل کی دوسری سائیڈ پر اتے ہوئے اس کے پیروں کے پاس کھڑی ہو گئی اور غور سے اس کے پیر دیکھنے لگی اسے ان پیروں سے اتنی عقیدت تھی کہ اگر اسے ان پیروں کا بوسہ بھی لینا پڑے تو اسے کوئی قباحت نہ ہوتی

!تم وہ واحد شخص ہو جس کے پیروں کی۔۔۔۔

دھول میں اپنے دوپٹے سے صاف کر سکتی ہوں

نظریں ابھی بھی پیروں پر جمی تھیں ہاں پاؤں ہلا کر اٹھاتی ہوں اس نے اپنا ہاتھ پاؤں کی طرح بڑھایا کہ دل زوروں سے دھڑکنے لگا اس نے اپنا دوسرا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا اور خود کلامی میں کہا

ابھی تو میں نے چھوا ہی نہیں اور تم سر پٹکنے لگے ہو اگر تم ایسے دھڑکو گے تو میں اس لمس کو کیسے محسوس کروں گی؟

کتنی مشکل سے یہ موقع ملا ہے پلیز کچھ دیر کا وقت دے دو وہ ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے دل تو واقعی ہی اس کے کنڑول میں تھا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میر کے پیروں پر ہاتھ رکھا میر کے پیروں کا لمس ملتے ہی اس نے اپنی انکھیں بند کر کے اس کو محسوس کیا

" وہ اس وقت بھول چکی تھی کہ "شیر سویا بھی ہو تو شیر ہی ہوتا ہے

اس کے یوں چھونے سے میر کسمسایا

مگر اس نے اس کا پیر نہ چھوڑا ذہن میں ایک ہی بات تھی اگر اٹھ بھی گئے تو کہوں گی کہ اپ کو اٹھا رہی تھی اور اس بات سے وہ ناراض تو نہیں ہوں گے ہاں اگر تھوڑا سا ڈانٹ دیں گے تو کوئی نہیں ان کی ڈانٹ بھی پھولوں کی طرح لگے گی کاش میں ان پیروں پہ اپنے عقیدت بھرے لب رکھ سکتی

محبت میں غرور کیسا۔۔۔؟

اگر تم کہو تو پیر چوم لوں

قسم سے میر اپ سے تو جو محبت ہے سو ہے اپ کے ان پیروں سے مجھے عشق ہے وہ حسرت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی

کچھ لمحوں کے گزرنے پر اس نے ہاتھ اٹھا کر اس کے انگوٹھے کو تھاما اور اسے ہلکا سا ہلایا اور ساتھ ہی پکارا میر۔۔۔۔میر اس کی اواز اور جسم میں حرکت ہونے پر تھوڑی سی انکھیں کھولیں نظر میر ال پر پڑی

تم۔۔۔؟ تم اس وقت یہاں؟ میر نے پھر سوال کیا

وہ ویسے ہی کھڑی ابھی تک اپنی نظریں اس کے پیروں پر جمائے ہوئے تھی جواب ٹیبل سے ہٹا کر فرش پر رکھ دیے گئے تھے

میرو۔۔۔۔میرو میر نے میر ال کو پکارا تو میر ال کا سکتہ ٹوٹا جی۔۔۔؟ جی ؟؟ وہ جھٹ سے بولی

تم اس وقت یہاں پر کیا کر رہی ہو؟ کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا

وہ نا میں نے نا کہا تھا نا کے نا میں نا بعد میں نا آ کر نا اپ سے نا کھانے کا نا"

" پوچھ لوں گی

وہ نہایت ڈرے سہمے انداز میں نروس ہوتے ہوئے بولی

میر کا قہقہ ہوا کی نظر ہوا

وہ اب ڈرنے کی بجائے حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ ایسے نہیں ہنستا تھا وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا میر ال کی نظر ابھی بھی ان پنکھڑیوں میں چمکتے ہوئے موتیوں پر تھی

میر قریب اتے ہوئے اس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا ہوا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

کتنی پیاری لگی ہو ایسے ڈرتے ہوئے اور پھر سے قہقہ بلند ہوا

وہ ابھی بھی ندیدوں کی طرح اسے دیکھے جا رہی تھی اور وہ اپنی ہی دھن میں مگن قہقے لگا رہا تھا پھر سنبھلتے ہوئے بولا

"ایسے نہ ڈرا کرو کچھ نہیں کہتا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں تمہیں کچا چباتا "

" اپ کا کیا پتہ غصے میں اپ چبا بھی سکتے ہیں"

نہیں تم ٹینشن نہ لو میں زیادہ "چربی والا گوشت "نہیں کھاتا میر نے اپنی ہنسی دباتے کہا

وہ زیادہ سلیم نہیں تھی بلکہ درمیانے جسم کی مالک تھی مگر گال تھوڑے پھولے ہوئے تھے جو اکثر ہی سرخ رہتے تھے وہ اکثر جب دھوپ میں کھڑی ہوتی یا بہت غصہ کرتی تھی تو اس کے گال سرخ ہو جاتے تھے اور اس کے بابا اس کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے اسے اپنا سیب کہہ کر پکارتے تھے (سرخ سیب

اس نے اب اس کو چڑانے کے لیے کہا تھا مگر وہ بھی صدا کی ڈھیٹ بنتی ہوئی دھیمے سے لہجے میں بولی

اپ چبانے والے بنیں میں ڈائٹ کر لوں گی اواز اتنی تھی کہ پاس کھڑا میر پورا جملہ نہ سن سکا

کیا؟ مجھے سمجھ نہیں ائی میرا اپنی عادت سے ہٹتے ہوئے اج کچھ زیادہ ہی بول رہا تھا

کیونکہ وہ ڈائٹ کا لفظ سن چکا تھا اس لیے یہ سوال کیا

وہ میں چلتی ہوں کافی دیر ہو گئی ہے صبح یونی بھی جانا ہے اس نے ٹاپک چینج کیا

ہاں ٹھیک ہے وہ کہتے ہوئے اب اس کے سر پر دوبارہ پیار دے کر بیڈ کی دوسری جانب بڑھ کر چپل پہننے لگا

اس کی اس حرکت پر میرال کو غصہ ایا وہ چپل پہن رہا تھا اور وہ اسے ایسے ہی گھورتی ہوئی تیزی سے باہر نکل گئی

اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے اسے خیال ایا کہ کافی کا مگ تو اٹھایا ہی نہی

اس نے اپنے سر پر ہلکی سی چپت لگائی اور سوچنے لگی کہ اب کیا کروں لیکن اب اگر میر کے روم میں گئی تو وہ پوچھیں گے تو۔۔۔۔؟

پھر خیال ایا وہ چپل پہن رہے تھے شاید وہ واش روم جا رہے تھے یہ سوچتے ہوئے وہ واپس تیز قدموں سے مڑی اور اس کے روم کی طرف بڑھ گئی

روم کا دروازہ ہلکا سا کھول کر دیکھا تو وہ روم میں نہیں تھا تیزی سے اندر بڑھتے ہوئے کافی کا مگ اٹھا کر اسی سپیڈ سے باہر بھاگی اب اس کے قدم کچن کی طرف تھے کچن میں اتے ہی گہرا سانس لیا گلاس اٹھایا فرج سے پانی نکال کر پہلے پانی پیا اس کے بعد کافی کو اوون میں گرم کیا اور اسے لیے اپنے روم میں اگئی

یہ لو بیٹا تمہاری چائے فائزہ بیگم چائے کا کپ لیے مدیحہ کے کمرے میں داخل ہوئیں

کیسا گزرا اج کا دن؟ وہ چائے کے کپ کو سٹڈی ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولیں

جی ٹھیک تھا اپ مجھے یہ بتائیں کہ بابا کے چیک اپ کے لیے کس دن جانا ہے؟ وہ گیلے بالوں کو ایسے ہی کھلا چھوڑ کے سٹڈی ٹیبل کے پاس بڑی کرسی پر ا بیٹھی

تم اپنا شیڈیول چیک کر لو جس دن تم فارغ ہو گئی چلے جائیں گے ٹھیک ہے میں صبح اپ کو بتا دوں گی وہ چائے کا ایک سپ لے کر بولی

چلو ٹھیک ہے تم ارام کرو میں تمہارے بابا کے پاس جا رہی ہوں اللہ حافظ مدیحہ کے سر پر پیار دیتیں اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر کمرے سے باہر نکل گئیں

مدیحہ نے گہری سانس بھری کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے چائے پینے لگی اب وہ تسلی سے بیڈ پر بیٹھ کر کافی انجوائے کرنا چاہتی تھی کافی کا ایک سپ بھرا کہ خیال ایا شاید یہاں سے پی ہو۔۔۔۔۔۔۔دوسری طرف سے گھونٹ بھرا نہیں شاید اس طرف سے دوسری جانب سے سپ لیا ایسے ہی مگ کے چاروں اطراف سے گھونٹ بھرتے ہوئے کافی ختم کی پھر بعد میں

کپ میں جھانکا کپ ایسے صاف ہو چکا تھا جیسے اس میں کچھ ڈالا ہی نا گیا ہو

پھر اپنی حرکت پر خود ہی قہقہ لگایا

کیا بنے گا تیرا میرال کہہ کر کپ سائڈ ٹیبل پر رکھا اور سونے کے لیے لیٹ گئی

صبح کا سورج طلوع ہوا وہ یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو گئی احتشام اپنے روم سے باہر نکلا

چلنے کا ارادہ ہے کہ نہیں میڈم؟

اسے روز احتشام ہی یونیورسٹی ڈراپ کرتا تھا اور لے کر اتا تھا

یہ ڈیوٹی اس کی میر نے لگائی تھی میرال کے تقریبا سارے ہی کام احتشام کے سپرد تھے اگر اس نے کچھ منگوانا ہو یا اس نے اپنی کسی دوست کے گھر

جاناہو ہر جگہ احتشام ہی لے کر جاتا تھااور اگر وہ کسی کام سے منع کرتا تھاتو میر سے اس کی اچھی خاصی کلاس ہو جاتی تھی

میر حسن صاحب تین بھائی اور دو بہنیں تھیں

میر حسن صاحب ان سب سے بڑے تھے میر حسن صاحب کی شادی صوفیہ بیگم سے ہوئی تھی اور ان کی دو اولادیں "شاہ میر "اور "میر احتشام" تھیں

میر حسن سے چھوٹی ان کی دو بہنیں تھیں

"تانیہ بیگم "کا ایک ہی بیٹا تھا "حیدر"

جب کہ "زہرہ بیگم "کی دو اولادیں تھیں

" زریون اور زوبیہ"

چوتھے نمبر پر "ذلفقار" تھے جن کی بیوی "شائستہ بیگم "تھیں جن کی ایک بیٹی "مرہا" اور دو بیٹے "ذوالقرنین اور زاویار" تھے جو کہ جڑواں تھے

میرال کی ایک ہی بہن تھی اس کے بابا کا نام حسین تھا وہ سات سال کی تھی جب اس کی دوسری بہن نے اس دنیا میں انکھیں کھولیں اس وقت اس کی ماں کی طبیعت خراب ہو گئی اور وہ خالق حقیقی سے جا ملی اور کچھ دیر بعد ہی اس کی بہن بھی وصال پا گئی اس کے بعد اسے اس کے بابا نے ہی ماں باپ کا پیار دیا سب نے انہیں کہا کہ وہ دوسری شادی کر لیں مگر وہ نہیں مانے کہ انے والی پتہ نہیں ان کی اولاد کو ممتا کا پیار دے سکے یا نہیں اور یہ نہ ہو کے ممتا کا پیار پاتے ہوئے وہ باپ کا پیار بھی کھو دے وہ اس بات سے ہی ڈرتے تھے صوفیہ بیگم نے انہیں کئی دفعہ کہا تھا کہ میرال کی پرورش وہ کر لیں گی اور وہ دوسری شادی کر لیں مگر وہ نہیں مانے اور یوں زندگی کا سفر چلتا رہا میرال اکیس سال اور تین ماہ کی تھی جب حسین صاحب بھی وصال پا گئے اور یوں وہ بھری دنیا میں اکیلی رہ گئی بے شک اس کہ باقی رشتے اس سے بہت محبت کرتے تھے مگر "جس کے ماں باپ نہ ہوں اس کا کوئی بھی ہو وہ دنیا میں اکیلا ہی ہوتا ہے "

ہائے ثانیہ!!! وہ مسکراتے ہوئے یونیورسٹی میں داخل ہوئی سامنے ہی ثانیہ اس کا انتظار کر رہی تھی ثانیہ اس کی بہترین دوست تھی

اسے اتنا چہکتے ہوئے دیکھ کر بے اختیار ثانیہ بھی مسکرا پڑی وہ کم کم ہی خوش ہوا کرتی تھی اور یقینا اس کی خوشی کی وجہ صرف ایک شخص ہی تھا وہ اس سے بغلگیر ہوئی اور میرال مسکراتے ہوئے اسے کہنے لگی

پوچھ رات کو کیا ہوا تھا

ثانیہ مسکراتے ہوئے اس سے الگ ہوئی

اج بڑی خوش لگ رہی ہے یقینا کچھ اچھا ہی ہوا ہو گا

یقینا؟ تم یقینا کی بات کرتی ہو میں تمہیں بتاؤں تمہیں حیران رہ جاؤ گی اچھا ایسا کیا ہوا تھا؟ وہ قدم قدم چلتی کلاس کی طرف بڑھ رہی تھیں

بات ذرا لمبی ہے کلاس کے بعد کنٹین چلیں گے وہاں بتاؤں گی اچھا چلو ٹھیک ہے وہ کہتے ہوئے کلاس میں داخل ہوئیں ایک لیکچر لینے کے بعد وہ

کنٹین میں کھانے پینے کی چیزیں لیے گراؤنڈ میں اگئیں کیونکہ کنٹین میں کافی شور تھا جوار یٹیشن کا باعث بن رہا تھا اچھا چل بتا صبح سے ہلچل میں ڈالا ہوا ہے اب تو پیٹ میں گدگدی ہو رہی ہے ثانیہ تجسس سے بولی

ہاں میرے میں بھی کیونکہ جتنی دیر تجھے سب بتا نہ دوں مجھ سے رہا نہیں جاتا تو سوچ میں نے رات کیسے کاٹی ہو گی

اچھا تو مجھے کال پر ہی بتا دیتی ثانیہ نے اس کی بے صبری سے لطف اندوز ہوتے کہا

ایسی بھی کیا افت ائی تھی کہ تمہیں ادھی رات کو کال پہ بتا دیتی اور ویسے بھی ایسی باتیں فیس ٹو فیس کرنی چاہیے

چلیں جی میڈم ٹھیک کہہ رہی ہیں اپ اب شروع ہو جائیں وہ درخت کے سائے کے نیچے بیٹھتے ہوئے بولی رات کو میرا ایک بجے گھرائے تھے اور پتہ نہیں رہداری میں پھول کی پنکھڑیاں کہاں سے ائی تھیں وہ بے دھیانی سے چلتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ رہے تھے کہ وہ اپنے مبارک قدموں سے

ان پنکھڑیوں پر نشان چھوڑتے ہوئے اگے بڑھ گئے وہ اتنے مودب انداز میں بات کر رہی تھی کہ ثانیہ کی انکھیں حیرت سے پھیلیں

واہ واہ واہ" مبارک قدموں "ثانیہ نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا

ہاں تو اور کیا وہ شخص کوئی عام تھوڑی ہے جسے تو تڑا سے بلایا جائے وہ اپنے دل کی ساری باتیں صرف ثانیہ سے ہی کیا کرتی تھی وہ ہنستی مسکراتی بھی صرف ثانیہ کے ساتھ ہی تھی

ہاں جی ہاں جی بادشاہ سلامت ہیں وہ تو میں جانتی ہوں انہیں روزانہ اکیس توپوں کی سلامی دینی چاہیے

اس دور میں اکیس توپوں کی سلامی کون دیتا ہے میرال نے بدمزہ ہوتے ہوئے کہا

اچھا اچھا میں مذاق کر رہی تھی تم اگے بتاؤ

میں نے وہ پنکھڑیاں ایک ایک کر کے اٹھالیں ٹوٹل آٹھ پنکھڑیاں تھیں اور ان میں سے تین پنکھڑیوں پر ان کے جوتوں کی دھول سے لائنز بن چکی تھیں جو سرخ پتی پر دل فریب لگ رہی تھیں

واہ کیا حساب ہے۔۔۔۔۔ تیرا بس چلے تو اس شخص کا ایک ایک ٹوٹا بال گن لے

اس کی بات پر وہ گہرا مسکرائی بال سے یاد آیا میں نے تجھے ایک بات بتائی ہی نہیں

اچھا اب وہ کون سی ہے؟ ایک دفعہ میں ان کے روم میں گئی تو دیکھا ان کے بال برش میں ٹوٹے ہوئے تھے میں نے ان کے کچھ بال برش میں سے نکال کر اپنے پاس سنبھال لیے

ثانیہ کی انکھیں حیرت سے پھیلیں

اوئے تو پاگل تو نہیں؟ تیرا مجھے لگتا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے

"محبت اندھی ہوتی ہے چور نہیں"

جو کہ تو اس کی چیزیں چراتی پھر رہی ہے

!اے اے رک

اس "نہیں "ان" بڑے ہیں وہ تم سے اس نے ناراضگی کا اظہار کیا"

اچھا جی یہ تو مجھے پتہ ہی نہیں تھا شکریہ کہ اپ نے بتا دیا اس بات پر ذرا خود بھی غور و فکر فرمالیں کہ وہ اپ سے بھی تقریبا" ساڑھے سات سال" بڑے ہیں اور کبھی اپنی حرکتیں دیکھی ہیں ؟اگر انہیں پتہ چل گیا نا تو تجھے سیٹ کر دیں گی اب وہ اسے ادب سے بلا رہی تھی

بس بس اب نصیحت نہ کرنا اگے بات سن

سنا تیری ہی سن رہی ہوں

رات کو جب میں انہیں کافی دے کر واپس ائی اور کچھ دیر بعد ان کے روم میں گئی تو وہ اپنے صوفے پر ہی سو گئے تھے "میں نے انہیں جی بھر کر دیکھا مگر پھر بھی جی نہیں بھرا" وہ شاعرانہ انداز میں بولی

اچھاتو پھر؟ثانیہ تجس سے پوچھنے لگی پھر کیا پھر میں اتنی کنفیوز تھی کہ کیسے اٹھاؤں پھر میری نظران کے پیروں پر پڑی

بس بس اگے میں بتاتی ہوں پھر تیری لاٹری نکل ائی ہے نا؟

میرال کا قہقہ بے ساختہ تھا

دیکھا میں نے صحیح کہا تھا تو نے ضرور پھر کوئی ایسی ویسی حرکت کی ہو گی کہیں اس کے پیروں کے بال تو نہیں کاٹ لیے اس نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا میرال ایک دم سنجیدہ ہوئی اب تو میرا مذاق اڑا رہی ہے

ارے نہیں نہیں میں تو بس ایسے ہی۔۔۔۔۔۔۔اگے بتا اچھا پھر سن وہ پھر تجسس سے بولی پھر میں نے ان کے پیر چھوئے

اوہو صدقے جاؤں میں اپنی لاڈلی کہ مجھے لگتا ہے تو نے انڈین ڈرامے دیکھنے شروع کر دیے ہیں اس نے پھر اسے مذاق کیا

اگر ایک دفعہ اور تو نے بکواس کی نا تو یہ کولڈ ڈرنک میں نے تیرے سر پر انڈیل دوں گی وہ بدمزہ ہوتے ہوئے بولی

نہیں یار قسم سے تو مجھے یہ بتا کہ یہ کیسی محبت ہے کہ تو اس کے پیروں کو چھو رہی ہے؟ثانیہ نے سنجیدگی سے پوچھا

بندر کیا جانے ادرک کا سواد "میرال نے ثانیہ کو طنز کیا"

ہاں جی ہاں جی سنگل ہوں نہ اڑالے اڑالے مذاق ایک دن ہمارا بھی آئے گا

ہاں جی ہاں جی مجھے لگتا ہے تب تک میں " مدر "(ماں) کی عہدے پر فائض ہو چکی ہوں گی

بس بس ! سٹاپ لگا تو تو کافی فاسٹ چل رہی ہے

ہاں تو اور کیا؟اب "ان "(میر) کی عمر ہو گئی ہے شادی کی

ہاں جی ان کی ہو گئی ہے تیری کا ابھی کوئی چانس نہیں تو بھول رہی ہے تجھ سے پانچ لوگ الریڈی بڑے ہیں ان کے بعد ہی تیرا نمبر آئے گا

بکواس بند کر مجھے لگتا ہے تم نے نہیں سننی بات چل تو مجھے یہ بتا کہ اب ان پھولوں کو لیمینیشن کیسے کرواؤں

ہیں یہ لیمینیشن کروا کر تو نے انہیں کیا کرنا ہے؟ پاگل ہے تو سب کچھ سمجھانا پڑتا ہے دیکھ تین پنکھڑیوں کے اوپر جوتوں کے نقش ثبت ہیں تو یقینا دو ٹاپس بناؤں گی اور ایک لاکٹ میرال کی بات سن کر ثانیہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا

نہیں میری بہن تو ایسا کر اس کے جوتوں کا ہار بنا کر اپنے گلے میں ڈال لے ثانیہ نے حیرانگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے کہا

وہ بھی کر لیتی مگر اس شخص کے پیر بہت بڑے ہیں اور چار جوتے ہی دھاگے میں پرو کر پہنوں گی تو میرے پاؤں تک پہنچ جائیں گے

اور وہ میرے پاؤں کو لگے یہ مجھے برداشت نہیں۔۔۔۔سامنے بھی پھر میرال بیٹھی تھی جو شرمندہ ہونے کی بجائے ہر بات کا حل نکال کر اسے بتاتی تھی

یہ دیکھو میرے جڑے ہاتھ مجھے بھئی معاف کرو عجیب بد دماغ ہو تم تو تیری ان حرکتوں کا انہیں پتہ چل گیا نا تو قسم سے کچا کھا جائیں گے جتنا انہیں غصہ اتا ہے بقول تمہارے

کچے سے یاد ایا انہوں نے بھی رات کو یہی بات کی تھا وہ مسکراتے ہوئے بولی

اچھا ایسا کیا کہا تھا اس نے ؟

انہوں نے "میرال نے اسے پھر ادب سکھایا"

اچھا انہوں نے بتاؤ اگے میرال نے پھر اسے سارا واقعہ بتایا اور ثانیہ زوروں سے ہنسنے لگی

واہ رے واہ کیا بات ہے تیری اس کے سامنے جملے تو تجھ سے سیدھے بولے نہیں جاتے اور چلی ہے اس کے بچوں کی "مدر" بننے ثانیہ نے ہنستے ہوئے اسے طنز کیا مجھے لگتا ہے تو میری دوست ہی نہیں دفع ہو جا اب نہ مجھے بلانا میں نے تجھ سے کوئی بات نہیں کرنی کہتے ہوئے میرال نے رخ موڑا

اچھا اچھا اب نہیں کہتی

تو بول میں سن رہی ہوں۔۔۔۔۔۔اب کیا بولوں؟بس لاسٹ میں یہ بات رہ گئی ہے کہ انہوں نے وہ پھر سے مسکراتے ہوئے بولی کیونکہ بات میر کی ہو اور وہ چپ بیٹھے ایسا ہو ہی نہیں سکتا انہوں نے رات کو ادھا مگ کافی چھوڑ دی پھر وہ میں نے ساری پی لی اس نے اس انداز میں بتایا کہ جیسے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا تھا

شاباش شاباش قسم سے میرے پاس اوارڈ دینے کا اختیار ہوتا تو تجھے "ورلڈ عاشق "کا ایوارڈ دیتی مجھے لگ رہا ہے تو اب میری باتوں سے بور ہو جاتی ہے اس لیے اج کے بعد میں نے تم سے اپنے عشق کی کوئی داستان بیان نہیں کرنی وہ سنجیدگی سے بولتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی

ارے نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے میں تجھے صرف حقیقت میں لانا چاہ رہی ہوں کیونکہ جب خواب ٹوٹتے ہیں تو بڑی تکلیف ہوتی ہے اور میں

نہیں چاہتی کہ میری دوست ایک نئی ازمائش سے گزرے ہاں جی ہاں جی
تمہاری فکر نظرار ہی ہے مجھے
چل اب ناراض نہیں ہو یہ بتا کہ پھولوں کا کیا کرنا ہے؟ کیا کرنا ہے
مطلب؟ ابھی بتایا تو ہے دو پنکڑیوں کے ٹاپس بنانے ہیں اور ایک پنکڑی کا
لاکٹ وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے بولی اچھا اس کے لیے تو پھر ہمیں کسی
ارٹسٹ سے رابطہ کرنا پڑے گا... ہاں جی! چل پھر تیسری کلاس بنک
کرتے ہیں اور ارٹسٹ ڈھونڈنے چلتے ہیں میرال نے کہا
چلیں جی ہم تو اپ کے حکم کے غلام ہیں جہاں کہیں گے چل پڑیں گے کہتے
ہوئے وہ میرال کے ساتھ چل پڑی اب ان کا رخ ارٹ بلاک کی طرف تھا

ماما ولید چلا گیا ہے یونیورسٹی؟ مدیحہ رات کی سوئی ہوئی ابھی اٹھ کر اپنے روم
سے باہر نکلی تھی ہاں وہ صبح کا چلا گیا ہوا ہے اب تو گیارہ بج رہے ہیں
تمہارے لیے کھانا لگاؤں؟ اس کی ماں نے پوچھا بابا نے کھا لیا ہے؟ ہاں!

انہوں نے کھالیا ہے اب تم بتاؤ تمہارے لیے لگاؤں؟ جی لگادیں کہہ کر وہ اپنے باپ کے کمرے میں چلی گئی

کیا حال ہے بابا اپ کا؟ ہاں میں ٹھیک ہوں اج تمہاری کوئی فلائٹ نہیں تھی؟ نہیں بابا رات کو گیارہ بجے ہے امی پلیز کھانا جلدی لگادیں پھر میں نے کام سے نکلنا ہے مدیحہ نے اپنی ماں کو اواز دی ہاں بس ابھی لے کر اتی ہوں

کچھ دیر بعد فائزہ کھانا لیے کمرے میں داخل ہوئیں مدیحہ بیڈ پر گود بنا کر بیٹھ گئی فائزہ بیگم نے اس کے اگے کھانے کی ٹرے رکھی اور پاس بیٹھ گئیں

مدیحہ تم نے میری بات پر کا کوئی جواب نہیں دیا

کس بات کا؟ مدیحہ نوالہ بناتے ہوئے بولی اب یہ نہ کہو کہ تمہیں یاد نہیں رہا تمہیں اچھی طرح سے یاد ہے میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں

مجھے واقعی ہی نہیں یاد اپ کس بارے میں پوچھ رہی ہیں؟ وہ جانتی تھی کہ وہ کس بارے میں بات کر رہی ہیں مگر وہ اس وقت اس ٹاپک کو چھیڑنا نہیں

چاہتی تھی آسیہ نے رشتے کے بارے میں بتایا ہے اور میں کل انہیں گھر بلا رہی ہوں لہجہ حکمیہ تھا رات کو میری فلائٹ ہے پتہ نہیں واپسی کس ٹائم ہو گی مکمل اگنور کرتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے میں پھر اج ہی بلا لیتی ہوں وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں مرضی ہے اپ کی بلا لیں میں نے کون سا اپ کو گھر میں ملنا ہے وہ بہت تسلی سے ناشتہ کر رہی تھی یوں کہ جیسے اسے اس بات سے کوئی لینا دینا ہی نہ ہو اب تم مجھے ضرورت سے زیادہ تنگ کر رہی ہو تمہیں سمجھ کیوں نہیں اتا تمہاری شادی کی عمر ہو چکی ہے۔۔۔۔

اپ کو سمجھ کیوں نہیں اتا کہ میں ابھی شادی نہیں کر سکتی

کچھ دیر وہ یونہی یونیورسٹی میں گھومتی رہیں اور دیکھتی رہیں کہ کون سا ارٹسٹ ہو کہ جس سے کام کروایا جا سکے سامنے ثانیہ کی نظر پڑی کہ ایک ارٹسٹ کینوس پر رنگ بکھیر رہا تھا وہ دیکھ وہ اکیلا کھڑا ہے اس سے بات کر

کے دیکھتے ہیں نہیں یار میرا خیال ہے کوئی گرل ارٹسٹ ڈھونڈتے ہیں میرال نے کہا لڑکی ہو یا لڑکا کیا فرق پڑتا ہے تو انہیں کون سا اپنی تصویریں بنوانی ہیں جو مسئلہ بنے گا ایک چھوٹا سا کام ہی تو کروانا ہے اور ویسے بھی ان چیزوں کے بارے میں لڑکوں کو زیادہ ایکسپیرینس ہوتا ہے تو چل ساتھ۔۔۔۔وہ دونوں اس کی طرف چل پڑیں ایکسکیوزمی !ثانیہ نے ارٹسٹ کو پکارا وہ مڑا سامنے دو دوشیزائیں اس سے مخاطب تھیں جی کہیے ؟اس نے نہایت ادب سے کہا

دراصل ہمیں ایک کام ہے تو اگر ہم کہیں بیٹھ کر تھوڑی دیر بات کر لیں امید ہے کہ اپ کو کوئی پرابلم نہیں ہو گی ثانیہ نے بھی نہایت مودبانہ انداز میں بات کی جی ضرور بس یہ میں کلر سمیٹ لوں پھر اپ سے بات کرتا ہوں کچھ دیر میں ہی وہ ان تک پہنچا وہ ایک سائیڈ پر بینچ پر بیٹھی ہوئی تھیں پاس کھڑا کپڑے سے اپنے ہاتھ پر لگا کلر صاف کر رہا تھا جی بتایئے کیا کام ہے ؟ثانیہ کھڑی ہوئی اور اپنا بیگ پکڑتے ہوئے بولی کنٹین میں چلتے ہیں پھر

وہ کچھ ہی دیر میں کنٹین میں بیٹھے ہوئے تھے آپ کھانے کے لیے کچھ لیں گے ؟ثانیہ نے ارٹسٹ سے پوچھا

جی نہیں پلیز تھوڑا جلدی بات کریں میری کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے ارٹسٹ نے کہا ہم کوشش کریں گے کہ اپ کا زیادہ ووقت نہ لیں

بات یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز ہو جس کے بارے میں اپ کو انفارمیشن ہو کہ میرال کو سمجھ نہیں ارہی تھی کہ وہ کیسے بات کرے پھر ثانیہ بولی اصل میں ہم کچھ پھولوں کی پتیوں کو لیمینیشن کروانا چاہتے ہیں

تو کیا کوئی ٹرانسپیرنٹ چیز ہو گی کہ جس کی ساتھ ہم اسے لیمینیشن بھی کروالیں تاکہ اسے پانی نہ لگے اور وہ خراب نہ ہو اور وہ نظر بھی اتی رہے کہتے ہوئے وہ پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اب ارٹسٹ اپنا نچلا لب دبائے سوچ کی گہرائیوں میں ڈوبا ہوا تھا میرال بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی کہ ابھی کچھ بولے گا ابھی کچھ بولے گا ایسا کچھ تو میرے علم میں نہیں ہے انٹرنیٹ

سے دیکھوں گا کہ کچھ ایسا مل جائے جس سے اپ کا مسئلہ حل ہو سکے میرال نے اس کی بات سن کر ایک گہرا سانس بھرا

ٹھیک ہے اگر اپ کو کسی اور ارٹسٹ سے بھی مشورہ کرنا پڑے تو پلیز اپ ہمارا یہ کام کر دیں گے ؟ثانیہ نے پوچھا کیونکہ ہم اس بلاک میں کسی کو نہیں جانتیں تو اب ہم ہر ایک کو روک روک کر یہ سب نہیں پوچھ سکتیں

ٹھیک ہے میں پہلے انٹرنیٹ سے سرچ کروں گا پھر اپنے دوستوں سے بھی ڈسکس کروں گا اور کوشش کروں گا کہ اپ کی مدد کر سکوں جی ٹھیک ہے اس کے علاوہ اپ نے کوئی بات کرنی ہے؟ لڑکے نے پوچھا جی نہیں بس یہی پوچھنا تھا بہت شکریہ اگر اپ ہماری مدد کر دیں گے تو ہم اپ کی شکر گزار ہوں گی

ثانیہ نے کہا میرال کو تو بس اس کے جواب سے چپ لگ گئی تھی نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں مجھے یقیناً آپ کی مدد کر کے خوشی محسوس ہو گی وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اچھا آپ اپنا نام بتا دیں ثانیہ نے اسے دوبارہ استفسار کیا ولید "جی ٹھیک ہے اور اگر آپ سے رابطہ کرنا ہو تو میں کیسے کروں؟ ولید " نے بھی پوچھا یہ آپ میرا نمبر رکھ لیں اس نے اپنے بیگ میں سے صفحہ پین نکال کر جلدی سے نمبر رائٹ کیا اور اسے تھما دیا ٹھیک ہے میں پتہ لگا کر آپ کو بتا دوں گا وہ خدا حافظ کہتے ہوئے کنٹین سے نکل گیا وہ بھی کچھ دیر وہیں کنٹین میں بیٹھی رہیں اور پھر اپنے نیکسٹ لیکچر کے لیے نکل گئیں

میرا ابھی تک اپنے روم میں سویا ہوا تھا کہ صوفیا بیگم اس کے روم میں جا کر اس کے سرہانے کے پاس بیٹھ گئیں اور اس کے سر میں اپنا ہاتھ چلانے لگیں میرا بیٹا اٹھ جاؤ کیا ابھی تک بھوک نہیں لگی؟ ممتا کے محبت بھرے لہجے میں پوچھنے لگیں

میر نے انکھیں کھول کر سامنے بیٹھے ہوئے وجود کو دیکھا اور اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا کچھ دیر ایسے ہی وہ ان کی گود میں سر رکھے لیٹا رہا اور وہ اس کے سر میں انگلیاں پھیرتے ہوئے باتیں کرتی رہیں چلو تم باہر اجاؤ میں کھانا لگواتی ہوں کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور وہ دوبارہ اپنا سر تکیے پر رکھ گیا

جی ٹھیک ہے اپ چلیں میں اتا ہوں کچھ ہی دیر میں وہ لاؤنج میں بیٹھا تھا کہ میرال یونیورسٹی سے واپس ائی

السلام علیکم لاؤنج میں بیٹھے میر کو دیکھتے جیسے دل کی گہرائیوں میں سکون اترا تھا میر سامنے صوفے پر بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا بلیک ٹراؤزر پر بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے بال بکھرے ہوئے وہ نہایت دلکش لگ رہا تھا اور میرال کو وہ کب دلکش نہیں لگتا تھا وعلیکم السلام اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھ کر جواب دیا اور دوبارہ موبائل استعمال کرنے لگا جیسے کہ اسے میرال کے انے سے کوئی خاص فرق نہ پڑا ہو میرال کو اپنا اگنور ہونا سخت ناپسند ایا اور وہ لاؤنج سے گزرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی روم میں جاتے ہی جلدی

جلدی کپڑے چینج کیے اور اپنا رخ باہر کی طرف موڑا جہاں میر بیٹھا ہوا تھا وہ لاونج میں داخل ہوئی تو میر ٹرپل سیٹ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اور پاس ہی سنگل صوفے پر احتشام بھی بیٹھا ہوا تھا جو ابھی اسے یونیورسٹی سے لے کر ایا تھا

وہ ابھی لاؤنج میں داخل ہوئی تھی کہ صوفیہ بیگم اس کے پیچھے داخل ہوئیں اس نے اٹھ کر انہیں سلام کیا اور ان کے پیچھے ملازمہ تھی جو میر کے لیے کھانا لے کر ائی تھی کیونکہ میر نے کہا تھا کہ میں یہیں بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا ڈائننگ ٹیبل پر نہیں ملازمہ نے ٹرے سامنے ٹیبل پر رکھا صوفیا بیگم نے میر ال سے کہا کہ تمہارے لیے بھی کھانا لگواؤں اس نے اثبات میں سر ہلا دیا ٹھیک ہے تم بھی بیٹھ جاؤ میں تمہارے لیے بھی یہی کھانا بھیجواتی ہوں وہ باہر نکل گئیں اور وہ ٹرپل صوفے کی دوسری جانب جا کر بیٹھ گئی اب وہ وہاں بیٹھی تنہائی محسوس کر رہی تھی کیونکہ میر کھانا کھاتے ہوئے

دوسرے ہاتھ سے موبائل استعمال کر رہا تھا احتشام بھی اسے مکمل اگنور کیے اپنے موبائل میں گھسا ہوا تھا کچھ دیر بعد اس کے سامنے کھانا لا کر رکھ دیا میر صبح کا ناشتہ کر رہا تھا اور اس کی پلیٹ میں املیٹ پڑا ہوا تھا میرال کے ذہن میں شرارت ائی کیونکہ میر نے اسے بلانا تو تھا نہیں اسے ہی کوشش کرنی پڑنی تھی تو میرال نے تھوڑا سا اگے ہو کر اس کی پلیٹ میں جھانکا اس کی حرکت کو نوٹ کرتے ہوئے میر نے چہرہ موبائل سے ہٹا کر اس کی طرف دیکھا اور اس کی حرکت پر ایک ائی برو اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا

میں اپ کی پلیٹ میں سے تھوڑا سا املیٹ لے لوں؟ میرا بھی دل کر رہا ہے کھانے کا اس نے اپنے سامنے پڑی ہوئی اچار گوشت کی پلیٹ تھوڑی سی پیچھے سرکائی وہ اس کی بات پر ایسے ہی اسے دیکھتا رہا کیونکہ اپنا کھانا کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتا تھا وہ کسی کا "جوٹھا" نہیں کھاتا تھا اور میرال اس کی بات سے واقف تھی پھر بھی اس نے جان بوجھ کر یہ شرارت کرنی چاہیے

تھی مگر جب اگے سے کوئی جواب نہ ملا تو دوبارہ سے پیچھے ہوتی ہوئی اچار گوشت کی پلیٹ اپنی جانب کر کے اس میں سے نوالہ بھر لیا میر نے یہ بات نوٹس کرتے ہوئے اپنا نچلا لب دانتوں سے دبایا اور املیٹ کی پلیٹ درمیان میں رکھ دی میرال نے اس کی طرف دیکھا اور خوشی سے بولی

سچی ایک سائیڈ سے کھاؤں گی جوٹھا نہیں کروں گی کہہ کر وہ لقمہ توڑتے ہوئے لگانے لگی میر کو اس کی بات پر ہنسی ائی تھی مگر وہ جلد ہی اس پر ضبط پا گیا میرال نے اس کی طرف دیکھا جو دوبارہ موبائل میں مصروف ہو گیا تھا اس نے دوبارہ اس کو بلانے کے لیے اچار گوشت کی پلیٹ اس کے سامنے رکھی اور اسے کھانے کی افر کی اپ بھی کھالیں

نہیں تم کھاؤ میں ڈائٹ پر ہوں اس نے موبائل میں جھکے ہوئے ہی کہا میرال کو اس کی اس حرکت پر کوفت ہونے لگی مگر خاموش رہی اور کھانا کھانے لگی

اچھاایک بات بتائیں میرال کووہ خاموش بالکل اچھانہیں لگ رہاتھا

ہاں پوچھو؟اس نے صرف اتناہی کہااور موبائل پر ہی لگارہا

پہلی بات جب کوئی شخص اپ سے بات کررہاہواس کی طرف دیکھ کر بات

کاجواب دیتے ہیں میں کب سے اپ کے پاس بیٹھی ہوں اوراپ موبائل

استعمال کیے جارہے ہیں اس نے شکوہ کیامیر کو حیرانگی ہوئی کہ یہ وہی لڑکی

ہے جس کی اواز کم ہی سننے کو ملتی ہے اوراب کیسے وہ فرفر بول رہی تھی اج

میرال کاموڈاچھاتھا

میرنے اپنا موبائل اف کرکے سائیڈپر رکھاہاں جی بولیں

میرال بے اختیار ہنس پڑے اچھاوہ مجھے یہ بتائیں کہ اپ جہاز اڑاتے ہیں

اپ کوڈر نہیں لگتا؟اس نے بے تکاسا سوال پوچھا

میر کالقمہ بھرتے ہوئے ہاتھ رکاحیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے بولا

ہاں مجھے بہت ڈر لگتاہے اوراس ڈر کی وجہ سے میں نے ایک دومرتبہ جہاز"

بھی دیوار پر دے مارا تھا"اس پر طنز کرکے دوبارہ کھانے میں مصروف ہوگیا

احتشام کا قہقہ بے ساختہ تھا میرال کو شرمندگی ہوئی وہ خاموش ہو گئی میر نے شکر کا کلمہ پڑھا کہ اب نہیں بولے گی مگر وہ بھی ڈھیٹ بنت ڈھیٹ بنتی ہوئی بولی

پھر بھی حکومت نے اپ کو رکھ لیا ویری بیڈ "وہ معصومیت کے سارے " ریکارڈ ٹوٹے تھے

ہاہاہا۔۔۔۔لاؤنج میں داخل ہوتی مرہا کا قہقہ بلند ہوا وہ ان کی ساری بات سن چکی تھی احتشام کی کیا مجال تھی کہ وہ یوں میر کی انسلٹ پر قہقہ لگاتا سو وہ اپنے ہونٹوں کو دباتا اپنا قہقہ روک گیا میر نے اپنا نچلا لب اوپری لب سے دبایا اور خاموش ہو گیا مگر اس کے اس طرح شرمندہ ہونے پر میرال چپ ہو گئی وہ اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی بھلا وہ کیسے چاہتی تھی کہ میر کی نظر جھکے وہ دوبارہ اپنے کھانے میں مصروف ہو چکا تھا میرال نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور بولی "سوری "میر میرا وہ کہنے کا مطلب نہیں تھا وہ شدید کنفیوز ہوئی اتنے میں مرحا اس کے قریب ائی

چلو مجھے بھی ساتھ بٹھاؤ وہ بھی صوفے پر بیٹھنے لگی میرال ابھی مرہا کی طرف دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ باقی بھی تو جگہ ہے اور میں ایسے کیسے اگے ہو کر میر کے ساتھ بیٹھ جاؤں انہوں نے کچھ بول دیا تو؟ یا وہ اٹھ گئے تو؟ وہ اپنے خدشات خود ہی سے بیان کرنے لگی لیکن مرہا اسے اگے نہ ہوتے دیکھتے ہوئے درمیان کی طرف قدم بڑھانے لگی تو میرال جلدی سے دوسری طرف کھسک گئی

اب وہ تینوں ٹرپل صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے میر ابھی بھی چپ تھا اس نے اس کی معافی کا کوئی جواب نہ دیا ذلقرنین بھاگتے ہوئے ایا مرہا اپی یہ دیکھیں وہ اپنا موبائل اگے کرتے ہوئے مرہا کو کچھ دکھانے والا تھا مرہا نے دوبارہ میرال کو کہا کہ اگے ہو اب وہ کیسے اس کے ساتھ چپک کر بیٹھ سکتی تھی وہ ابھی بیٹھی مرہا کو دیکھ رہی تھی کہ ذوالقرنین جلدی سے مرہا کو ہلکا سا دھکا

دیتے ہوئے ایڈجسٹ ہونے لگا میرال ان بیلنس ہوتے ہوئے میر سے ٹکرائی

اندھے ہو تم؟؟؟ میر ایک دم کھڑا ہوتے ہوئے دھاڑا لاونج میں خاموشی چھا گئی میرال اس کے ری ایکشن پر اس قدر ڈر گئی کہ جو لقمہ وہ منہ میں رکھنے والی تھی ہاتھ میں ہی پکڑا رہ گیا

جب ایک پہ ہی سب نے چڑھنا ہے تو ان سب کو اٹھا کر باہر پھینک دو میر نے پوری قوت سے صوفے کو ٹانگ مارتے ہوئے کہا صوفہ پیچھے کی جانب ہوتا ٹیبل کے ساتھ ٹکرایا اور ٹیبل پر پڑا گلدان زمین بوس ہوا سب سر جھکائے صرف اسے سن رہے تھے کسی کی ہمت نہیں تھی کہ کوئی کچھ بولتا میر کی نظر سر جھکائے بیٹھی میرال کی طرف اٹھی اس کے ہاتھ میں لقمہ دے کر میر کو اتنے غصے میں بھی ہنسی آگئی تھی وہ ڈر گئی تھی میر نے ہنسی پر قابو رکھتے جھک کر میرال کا ہاتھ اس کے منہ کے قریب کرتے نوالا اس کے منہ میں ڈلوایا میرال کی انکھیں پھیلیں

پہلے ہی ڈر سے جان نکل رہی تھی اوپر سے میر کا لمس اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا وہ اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھ کر لاؤنج سے باہر نکل گیا

یہ کرنا ضروری تھا میرال نے سر پر ہاتھ پھیرتے ڈر کو ایک طرف پھینکتے غصے سے سوچا

خود تو جو ہاٹ ہیں۔۔۔۔ہیں دماغ بھی گرم رہتا ہے سارا مزہ خراب کر دیا ویڈیو کا ذلقرنین نے بدمزہ ہوتے کہا

تو حرکت سدھاریں اپنی میرال غصے سے کہتی پیر پٹکتے لاؤنج سے باہر نکل گئی

یہ ڈری سہمی ہرنی بھی مقابلے پر اترائی ہے ذلقرنین نے میرال کی پشت کو گھورتے کہا

صحیح کہہ کر گئی ہے کیوں سب سے بے عزتی کرواتے رہتے ہو مرہانے ناک چڑھاتے کہا چلیں ویڈیو دیکھیں اپ

ہا۔۔۔۔۔احتشام گاڑی کی بریک لگاتے باہر اتے ونڈ سکرین کو دیکھتے شاک ہوا وہ جو اپنے دوست کو گھر چھوڑ کر واپس ارہا تھا گیند اڑتی ہوئی گاڑی کے شیشے سے لگتی اس پر سکرچ چھوڑ گئی وہ ابھی شیشے پر ہاتھ پھیرتے حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا کہ ایک لڑکی اور ایک لڑکا دروازے سے نکلتے نظر ائے لڑکی بیٹ کو کندھے پر رکھے نظر مسلسل زمین پر دوڑاتی ہوئی چل رہی تھی اسے دیکھتے اختشام کے جسم میں غصے کی لہر دوڑی

کامی!!! ملا؟(گیند) نہیں نور کامران نے منہ بسورتے مسلسل زمین پر دیکھتے کہا

وہ رہا!!! نور بھاگتی ہوئی گیند اٹھانے لگی کہ احتشام نے جھٹ سے گیند پکڑ لیا

اووو۔۔۔۔کیا مسئلہ ہے؟نور نے بازو کو کمر پر رکھتے پوچھا اختشام نے غصے سے اسے دیکھتے ونڈ سکرین کو دیکھا نور نے بھی اس کی نظر کا تعاقب کیا اگلے

ہی لمحے کمر پر رکھا ہاتھ منہ پر آگیا انکھیں پھیلیں بیٹ بھی کندھے سے نیچے اتارتے زمین پر رکھا

" یہ میں نے نہیں کیا"

تمہارے کرامن کاتبین (فرشتوں) نے کیا ہے؟احتشام دبے دبے غصے سے بولا کامران یہ دیکھتے اندر بھاگ گیا

مجھے کیا پتا؟ کندھوں پر بیٹھے ہیں انہی سے پوچھ لو وہ کندھے اچکاتے بولی

احتشام کے غصے میں مزید اضافہ ہوا

اتنا نقصان کر دیا ہے تم نے میرا وہ دانت پیستے بولا ایک شیشہ ہی تو ٹوٹا ہے دو چار لاکھ کی گاڑی کا اور تم مجھے اتنی سنا رہے ہو وہ دیکھو نور نے ہاتھ کا اشارہ اپنے گھر کی طرف کیا دو شیشے توڑے ہیں وہ بھی کروڑوں کے گھر کہ پھر بھی میرے پاپا نے مجھے کچھ نہیں کہا" سچ کہتے ہیں لوگ باپ باپ ہی ہوتا ہے" وہ معصومیت سے بولی

تو اپنے باپ کے توڑو جا کر دوسروں کے باپ کا کیوں نقصان کر رہی ہو؟

نور نے دو قدم پیچھے لیتے اسے سر تا پاؤں دیکھا لگتے تو نہیں ویسے۔۔۔۔ مگر کتنے بچوں کے باپ ہو؟احتشام کی انکھیں پھیلیں

اوبے وقوف لڑکی ! میرے کہنے کا مطلب تھا کہ اپنے باپ کا نقصان کرو میرے باپ کا نہیں وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا نور نے زبان دانتوں تلے دبائی

میری بلا سے تم کسی کے باپ ہو یا کوئی تمہارا ہو مجھے گیند واپس کرو

---------پہلے میرے نقصان کی بھرپائی کرو

تمہیں میں پاگل لگتی ہوں؟جو سو دو سو کا گیند لینے کے لیے ہزاروں دوں گی نہیں دینا گیند تو نہ دو وہ کہتے ہی گھر کی جانب چل پڑی

میری بات سنو میں تمہاری کمپلین کروں گا احتشام فورا اس تک پہنچتے بولا کر لینا کر لیناڈرتی نہیں میں کسی سے شام کو سات بجے کے بعد اجانا میرے پاپا کر دیں گے تمہارے نقصان کی بھرپائی

ہو نہہ۔۔۔۔وہ بال جھٹکتے اندر چلی گئی احتشام منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا اندر جاتے ہی نور نے فورا دروازہ بند کرتے گہرے گہرے سانس بھرے بچ گئی ماما کو پتہ چل جاتا نا قسم سے۔۔۔۔۔۔جملہ ادھورا چھوڑ کر اندر کی جانب چل پڑی

السلام علیکم ! ولید نے کہا

وعلیکم السلام دونوں نے مشترکہ جواب دیا

ولید میرال اور ثانیہ تینوں کنٹین میں امنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اپ کا کام تقریبا ہو چکا ہے ولید نے انہیں بتایا میرال اس کی بات سن کر جلدی سے ٹیک چھوڑ کر اگے ہوئی اچھا تو کچھ انفارمیشن دو ہمیں بھی اس بارے میں

ثانیہ نے کہا

اوکے دوٹرانسپیرنٹ کیمیکل ہوتے ہیں انہیں اپس میں مکس کر کے استعمال کیا جاتا ہے وہ دونوں مکس ہو کے کچھ دیر بعد خشک ہو کر پلاسٹک کی شکل اختیار کر جاتے ہیں اس کے اندر کوئی بھی چیز ہو وہ محفوظ ہو جاتی ہے اس نے سمپل الفاظ استعمال کرتے انہیں بتایا

تو کیا تم ہمیں بنا کر دے سکتے ہو؟ثانیہ نے پوچھا میرال چپ بیٹھی ہوئی تھی ساری گفتگو ثانیہ ہی کر رہی تھی

جی بالکل میں بنا کے دے سکتا ہوں اپ مجھے بتا دیں کہ کس چیز کو اپ محفوظ کرنا چاہتی ہیں؟ثانیہ نے میرال کو اشارہ کیا میرال نے اپنے بیگ میں سے ڈائری نکالی اور کھول کر ٹیبل پر رکھ دی ولید نے ڈائری میں پڑھی پنکڑیوں کو دیکھا یہ گلاب کی کچھ پنکھڑیاں ہیں ان دو پنکھڑیوں کو ٹاپس کی شکل میں بنانا ہے اور ایک کالاکٹ تیار کرنا ہے اور جتنی پیمنٹ بنے گی تم بتا دو ہم تمہیں پے کر دیتے ہیں اس سے پہلے کہ ولید پنکھڑی کو پکڑتا میرال نے ہلکا سا چیختے ہوئے کہا رکو.....!

ولید نے فوراہاتھ پیچھے ہٹایاان پنکھڑیوں کواپنے ہاتھوں سے نہیں پکڑنا ورنہ اس کے اوپر بنے یہ نشان مٹ جائیں گے

ولید نے دیکھااس کے اوپر لکیریں بنی ہوئی تھیں ولید نے مشکوکانہ نظروں سے ان دونوں کی جانب دیکھااس کے دیکھنے پر ثانیہ نے ائی برواٹھائے ولید نے نفی میں سر ہلایا

ہمیں یہ کتنی دیر تک واپس مل جائیں گے ؟میرال نے پوچھا تقریباآٹھ سے دس گھنٹے کاپراسس ہےاوراس کے اوپر دوسے تین لیئرز لگیں گی تواسی حساب سے کوئی چار سے پانچ دن تودرکار ہوں گے اس کی بات سن کر میرال کامنہ بن گیاثانیہ جھٹ سے بولی ٹھیک ہے تم اپناکام شروع کرواور پیسے بتادو کتنے ہوئے ہیں پہلے کام کر لیتے ہیں ولید صرف اتناہی بولا تم ہمیں کچھ سیمپلز وغیرہ دکھا سکتے ہو؟میرال شش وپنج میں مبتلا تھی

ولید نے اپنا موبائل ان کیا اور ریزن ارٹ سے بنی کچھ چیزیں اسے دکھائیں میرال کو دیکھ کر اس میں سے بہت کچھ پسند آیا میرال نے اسے گائیڈ کیا کہ اس اس طرح کا بنا دو

ٹھیک ہے جیسا اپ نے کہا ہے ویسا ہی بن جائے گا

اور ہاں وہ انگلی اٹھا کر بولی ان کے اوپر اپنی فنگر پرنٹس نہیں لگانی کوشش کرنا اسے کسی چیز سے پکڑ کر تیار کیا جائے اور اس کے اوپر سے یہ نشان نہیں مٹنے چاہیے

وہ ضرورت سے زیادہ ہی حساس ہو رہی تھی

ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا کہ انہیں ہاتھ نہ لگاؤں وہ ان کو اگنور کرتے ہوئے بولا

میرال نے بیگ میں سے دو ہزار روپے نکال کر اس کے سامنے رکھیں یہ لو یہ کام کا ایڈوانس کیونکہ مجھے پتہ ہے ارٹسٹ لوگ پہلے پیمنٹ وصول

کرتے ہیں اس کی بات پر ولید مسکرایا نہیں یہ اپ اپنے پاس رکھیں کام ہو جانے کے بعد دیکھیں گے کہتے ہوئے وہ ڈائری کو پکڑ کر بند کرتے بیگ میں رکھ کر اٹھنے لگا ارے تم نے تو کچھ کھایا ہی نہیں کچھ تو کھالو ثانیہ بولی نہیں بہت شکریہ میں اب چلتا ہوں میری کلاس کا ٹائم ہے وہ کہہ کر کنٹین سے باہر نکل گیا میرال گہری سانس کھینچ کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

اب یہ چار سے پانچ دن کیسے گزرنے تھے وہی جانتی تھی

ائس کریم کھاؤ گی؟ اختشام نے پوچھا وہ یونیورسٹی سے اسے پک کر کے گھر جا رہے تھے وہ خاموش رہی

چلو ٹھیک ہے اج تمہیں ائس کریم کھلاتا ہوں کہہ کر اس نے ائس کریم پارلر کے سامنے گاڑی روکی تم یہیں پر بیٹھی رہو میں لے کر اتا ہوں وہ گاڑی سے باہر نکل گیا

کچھ دن بعد

واؤؤؤ۔۔۔۔ولید یہ کتنا پیارا ہے مدیحہ ابھی ولید کے روم میں انٹر ہوئی تھی کہ نظروں کا مرکز گلاب کی پنکھڑیوں سے بنا سیٹ بنا تھا جسے ولید باکس میں فٹ کر رہا تھا اپ کو پسند ایا؟ ولید نے اس کی خوشی دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں یہ بہت خوبصورت ہے چلیں میں اپ کے لیے بھی بنا دوں گا کیا یاد کریں گی وہ احسان کرنے والے لہجے سے بولا یہ تم نے بنایا ہے؟ مدیحہ نے حیرانگی سے پوچھا

جی اپ مجھے زیادہ ہی ایزی لیتی ہیں وہ مدیحہ کے ہاتھ میں پکڑا ہوا نیکلس واپس لیتے بولا

واؤؤؤ۔۔۔کمال کر دیا تم نے کیسے بنایا ہے اور یہ کیا چیز ہے؟

ارٹسٹ اپنے راز نہیں بیان کرتے نہیں تو ان کا کام دھندہ بند ہو جاتا ہے وہ اب مدیحہ کو تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ہاں بس صحیح ہے میں تو تمہارا ہنر چوری کر کے شاپ کھولنے لگی ہوں جو مجھے کروڑوں کا فائدہ دے گی وہ اپنی آستینیں چڑھاتے بولی

چلیں بتا دیتا ہوں کیا یاد کریں گی اخر کو بہن ہیں میری وہ پھر احسان کرنے والے انداز سے بولا مدیحہ نے انکھیں چھوٹی کر کے اس کی طرف دیکھا اچھا اب ایسے نہ دیکھیں سنیں یہ دو کیمیکل ہیں۔۔۔۔۔۔

اور یہ پھول کی پتیاں اس کے اندر خراب نہیں ہوں گی؟

مدیحہ نے لاکٹ پر نظر جماتے ہوئے پوچھا نہیں یہ بالکل محفوظ ہو چکی ہیں اس میں اپ کسی بھی قسم کی کوئی بھی چیز رکھ کر اسے محفوظ کر سکتی ہیں وہ ہوا کی نمی یا پانی سے خراب نہیں ہو گی

واؤؤو۔۔۔۔یہ تو بڑے کام کی چیز ہے مدیحہ نے حیرانگی سے کہا چلو پھر مجھے بھی ایسا سیٹ بنا کر دو مجھے یہ کافی پسند ایا ہے مدیحہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا ٹھیک ہے جناب بنا دوں گا اور کوئی حکم؟ ولید نے محبت بھرے لہجے سے کہا نہیں نہیں بس یہی بنا دو اور باہر اکر کھانا کھا لو میں صرف یہ بتانے ائی تھی تمہیں امی بلا رہی ہیں ٹھیک ہے میں اتا ہوں مدیحہ کمرے سے وضو کی نیت سے باہر نکل گئ

یہی ہے وہ جس نے اس دن میری کار کا شیشہ توڑا تھا احتشام جواج پھر اپنے دوست کو گھر ڈراپ کر رہا تھا نور کو دیکھتے بولا مجھے اسی دن پتہ چل گیا تھا کہ یہی ہو گی بڑی شرارتی ہے قسم سے پانچ بجنے کے بعد لوگ اس کے گھر کے سامنے سے گزرنے سے پرہیز کرتے ہیں

کیوں پانچ بجے کے بعد چڑیل بن جاتی ہے؟ ہاں! جیسے اس دن بن کر تیری کار کا شیشہ توڑا تھا ائے دن ان کے گھر کی مرمت چل رہی ہوتی ہے اس لڑکی کی وجہ سے لیکن اخلاق کی اچھی ہے اسی لیے لوگ برداشت کر جاتے ہیں

اووو بس کر دے یار میں نے رشتہ نہیں کروانا اس کا احتشام نے چڑتے ہوئے کہا چل اگیا تیرا گھر اتر واپسی اس راستے سے نہ جانا پانچ بج گئے ہوئے ہیں اس کا دوست کہتے ہی گاڑی سے باہر نکل گیا

یہ لیں یہ اپ کی ڈائری یہ اپ کا ارٹ کمپلیٹ ہو چکا ہے اس نے ایک باکس ٹیبل پر رکھا

میرال نے جھٹ سے باکس اٹھایا اس کو اوپن کرتے ہی اس کا چہرہ کھل اٹھا وہ مربع شکل کے ٹاپس تھے جن کے اندر پھول کی پتیاں نصب تھیں ٹاپس کے اطراف گولڈن گلیٹر تھا گلاب کی پتی پر دھول کی لائنز واضح تھیں جبکہ لاکٹ بھی تقریبا سیم ہی تھا اور اس کے اندر گولڈن کلر سے انگریزی لیٹرز میں میرال لکھا گیا تھا اور جو گولڈن چین میں ہی جول رہا تھا ولید نے اسے نہایت خوبصورت سے جیولری باکس میں سیٹ کیا تھا اتنا تو جان گیا تھا کہ جو بھی چیز ہے اس کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے

ولید کمال کر دیا تم نے وہ اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی اسے خوش دیکھ کر ثانیہ بھی مسکرا رہی تھی وہ ایسے ہی کچھ دیر اسے دیکھتی رہی اور ولید ثانیہ اسی پر نظر جمائے ہوئے تھے

بہت شکریہ ولید تم نے بہت اچھا بنایا ہے میری امید سے بھی زیادہ اچھا اس نے نظریں اٹھا کر ولید سے کہا

ولید اس کی بات پر بس مسکرا دیا

میں اس کو اپنی برتھ ڈے فنکشن پر پہنوں گی اس نے اپنی خوشی کا اظہار ثانیہ سے کیا ہاں چلو یہ بھی اچھا ہو گیا کہ تمہاری برتھ ڈے سے دو دن پہلے ہی تمہیں مل گیا تمہاری برتھ ڈے کی خوشی دوبالا ہو گئی ہے ثانیہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا وہ چڑنے کی بجائے مزید خوش ہوئی چلو ولید یہ کمپلیٹ ہو گیا ہے اب تم اس کی پیمنٹ بتا دو

نہیں پیسوں کی کوئی بات نہیں اپ کو پسند ایا یہی کافی ہے وہ کہہ کر چائے کا سپ بھرنے لگا

نہیں تم بتا دو میں یہ ایسے نہیں رکھ سکتی اپ کی بار میرال بولی

اچھا تو اپ یہ گفٹ سمجھ کر رکھ لیں

میرال نے ایک ائی برو اٹھا کر اس کی جانب دیکھا کہ میں کیوں کسی سے بھی گفٹ لوں گی

نہیں اپ غلط سمجھ رہی ہیں میرے کہنے کا مطلب ہے کہ ابھی اپ نے کہا کہ اپ کی برتھ ڈے ہے تو بس اسی لیے اب یہ میری طرف سے گفٹ سمجھ کر رکھ لیں وہ کہتے ہوئے چائے کا اخری گھونٹ بھر کر اٹھ کھڑا ہوا

نہیں میں یہ نہیں ایسے رکھ سکتی تم اس کی پیمنٹ بتا دو

یہ میرے لیے ایک نیو ایکسپیرینس تھا اور میں ایکسپیرینس کے پیسے نہیں لیتا ہم مزید یہاں پر تین سال ہیں دوبارہ کبھی اپ کو کام پڑا تو میں ضرور اس کی پیمنٹ لوں گا کہہ کر وہ انہیں خدا حافظ کہتے ہوئے کنٹین سے باہر نکل گیا

میرال نے ثانیہ کی طرف دیکھا ثانیہ کندھے اچکا کر اس سے باکس پکڑتے ہوئے دیکھنے لگی

میر رات کے گیارہ بجے گھر داخل ہوا وہ ایئرپورٹ سے ابھی واپس ایا تھا اتے ہی اپنی ماں کے روم میں گیا السلام علیکم کیسی ہیں اپ؟ صوفیہ بیگم بیڈ پر

نیم دراز تھیں وہ ان کے گلے مل کر ان سے استفسار کرنے لگا میں ٹھیک ہوں میرا بچہ کیسا ہے؟ انہوں نے میر کے ماتے پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھا میں بھی ٹھیک ہوں بابا کہاں ہیں ائے نہیں ابھی تک؟ میر نے کمرے میں نظر دوڑائی اگئے ہیں شاور لے رہے ہیں چلیں ٹھیک ہے میں ابھی فریش ہو جاؤں پھر اپ کی لاڈلی کو وش کرنے کا ٹائم ہو جاتا ہے وہ مسکراتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا ٹھیک ہے صوفیا بیگم بھی مسکرا دیں وہ روم سے نکلنے ہی والا تھا کہ صوفیا بیگم بولیں کھانا لگاؤں وہ ایڑیوں پر گھوما نہیں میں نے کھانا نہیں کھانا کچھ دیر بعد کافی پیوں گا کہہ کر وہ روم سے باہر نکل گیا سیڑھیاں چڑھ کر وہ اپنے روم میں داخل ہوا کہ بیڈ کے اوپر چار باکسز پڑے تھے جو نہایت خوبصورت طریقے سے پیک تھے وہ چلتے ہوئے ان کے قریب ایا اور ایک نظر ان پر دوڑا کر ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر باہر نکلا

وہ تولیے سے سر رگڑ رہا تھا کہ احتشام بنا دروازہ کھٹکھٹائے روم میں داخل ہوا

ہاں جی بھائی صاحب کیا حال ہیں پھر جناب کے کیسا گزرا اج کا دن ؟احتشام

اب صوفے پر بیٹھ رہا تھا

سلام نہ دعا اتے ہی بکواس شروع کر دی

اوہہہ سوری۔۔۔السلام علیکم احتشام شرمندگی سے بولا

وعلیکم السلام !کیک اگیا ہے ؟میر نے سوال کیا ہاں جی کیک بھی اگیا ہے اور

اس کے روم میں بھی رکھ دیا ہے احتشام نے کہا

تو وہ کیا کر رہی ہے ؟میر نے اس کی بات سے حیران ہوتے ہوئے پوچھا وہ

سو رہی ہے

ہمممم

ٹھیک ہے ابھی بیس منٹ ہیں تم سب کو جا کر بولو تیار رہیں میں بھی اتا ہوں

کہہ کر وہ شیشے کے سامنے کھڑا ہو گیا وہ ایسے بول رہا تھا جیسے کام کتنی ہی

سنجیدگی والا ہو جی ٹھیک ہے احتشام اثبات میں سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گیا

کچھ دیر بعد سب ہی میرال کے روم میں جمع تھے

جیسے ہی بارہ بجیں گے ایک دم سے شور کریں گے اور جیسے ہی میرال ڈر کے اٹھے گی اسے وش کریں گے اپ کی بار ذلقرنین بولا خبر دار تمہیں پتہ ہے وہ کتنی حساس ہے ایسے ڈر جائے گی اور رونا شروع کر دے گی اور اس کا اج کا دن خراب ہو جائے گا میر تم اس کو اٹھاؤ اور پھر سب تمیز کے ساتھ اسے وش کریں گی اپ کی بار حسن صاحب بولے

وہ جانتے تھے کہ میر اس کا کتنا دھیان رکھتا ہے اور اس کے لیے کتنا حساس ہے

میرال۔۔۔۔میرال میر سائڈ سے ہلکا سا جھکے ہوئے اس کے کان کے کچھ قریب بول رہا تھا

میرال اس کی اواز پر وہ تھوڑا سا کسمسائی

میرال ہیپی برتھ ڈے ٹو یو میر نے اسے وش کیا

اور اگلے ہی لمحے میرال نے بنا انکھیں کھولے میر کی گردن میں بازو حائل کیے میر اس کی اس حرکت پر سٹپٹایا

وہ حیرت سے انکھیں پھیلائے کھڑا تھا کہ میرال بند انکھوں سے بولی

تھینک یو، تھینک یو، تھینک یو سووووو مچ بابا کہتے ہوئے انکھیں کھولیں سامنے میر کو کھڑا دیکھ کر اس کی انکھیں حیرت سے پھیلیں اس کی گردن سے بازو ہٹاتے ہوئے جھٹکے سے پیچھے کھسکی پاس پڑے دوپٹے کو اٹھا کر خود پر پھیلاتے ہوئے حیرت میں گری ہوئی بولی

آآآاااا۔۔۔۔آآ۔۔۔۔آپ؟

میر جلدی سے سیدھا ہوا وہ ابھی موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہی کہ سب ایک اواز میں بولے

Happy birthday to you

Happy birthday to you

Happy birthday dear miral

Birthday to you

سب تالیاں بجاتے ہوئے ایک اواز میں گنگناتے اسے وش کر رہے تھے

میرال جو پہلے میر کے اتنے قریب ہونے پر حیرت زدہ ہوئی تھی اب سب

کی طرف متوجہ ہوئی مرہانے اس کی حیرت کو کم کرنے کے لیے اگے

بڑھتے ہوئے اسے گلے لگایا ہیپی برتھ ڈے ٹو یو میری جان کہہ کر اس نے

اس کے رخسار پر بوسہ دیا

اس طرح سب کے وش کرنے پر وہ بہت پیچھے چلی گئی تھی اسی طرح تو اس

کے بابا اس کی ہر برتھ ڈے پر اسے وش کرتے تھے اس کی انکھیں لبالب

بھرنے لگیں

صوفیا اور شائستہ دونوں اس کی جانب بڑھتیں اس کے ارد گرد بیٹھیں صوفیا

نے اس کے انسو صاف کرتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا کہ حسن صاحب

اس کے پاس ائے صوفیا نے پیچھے ہٹتے انہیں جگہ دی اور وہ وہیں بیڈ پر اس

کے پاس بیٹھ گئے ایسے کیوں رو رہی ہو کتنی دفعہ منع کیا ہے تمہارے انسو

تکلیف دیتے ہیں ہمیں تم میرے بھائی کی اکلوتی اولاد ہو اور تم مجھے بہت عزیز ہو کہتے ہوئے انہوں نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور اس کے سر پر پیار کیا ائندہ میں تمہیں اس طرح روتے ہوئے نہ دیکھوں میں بھی تو تمہارے باپ کی ہی جگہ ہوں میں جانتا ہوں یہ تکلیف بہت بڑی ہے مگر ہم سب اس میں لاچار ہیں

یہ سب خدا کے کام ہیں اور خدا کے فیصلوں کے سامنے سر خم تسلیم کرنا ہمارا فرض ہے اب میں تمہاری انکھوں میں انسو نہ دیکھوں اتنا بڑا دن ہے اور تم رو رہی ہو چلو اپنے انسو صاف کرو میرال نے فورا اپنے انسو صاف کیے چلو میرال اب یہ سب بعد میں کر لینا پہلے اٹھ کر کیک کاٹو پلیز بہت بھوک لگی ہے اپ کی دفعہ زاویار بولا

ہاں ہاں جلدی کرو ذلقرنین اور اختشام نے بھی زاویار کی ہاں میں ہاں ملائی

چلو شاباش اٹھو حسن صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے سر پر پیار دیا وہ بیڈ سے نیچے اتری دوپٹہ درست کرتے صوفے کی سامنے پڑے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑی سب نے اپنا رخ اس کی طرف موڑ لیا میرال کی نظر کیک پر پڑی جس پر اس کی بچپن سے لے کر اب تک کی چند تصویریں جسپہ تھیں بساختہ اس کی نظر میر کی طرف اٹھی میر نے ائی برو سے کیک کی طرف اشارہ کیا میرال نے پلکیں جھپکیں اور کیک کی طرف بڑھی کیک کٹنگ ہوتے ہی سب نے ایک اواز سے اسے وش کیا میرال نے چمچ اٹھایا اور سب کو باری باری کھلانے لگی

سب کو کیک کھلانے کے بعد وہ چمچ ٹیبل پر رکھا اور نیا چمچ پکڑ کر میر کی جانب بڑھی میر نے اس کی حرکت کو نوٹ کیا اور ہلکا سا مسکرایا

(ذہن میں سوچا کہ اسے یاد ہے میں جوٹھا نہیں کھاتا)

میرال نے کیک سے بھرا چمچ اس کی طرف کیا جس میں سے وہ تھوڑا سا کھا کر باقی خود چمچ تھامے

میرال کے منہ کی جانب کیااور بولا مجھے پتہ ہے تم جوٹھا کھالیتی ہو کہہ کر وہ مسکرادیا

میرال نے بھی مسکراتے ہوئے چمچ سے کیک کھالیا کیونکہ اگر وہ یہ کام نہ بھی کرتا تو میرال خود یہ کام ضرور انجام دیتی تھینک یو سو مچ فار ایوری تھنگ میرال نے لگے ہاتھ اس کا شکریہ ادا کیا جسے میر نے سر کو خم دیتے وصول کیا

ٹھیک ہے میرال کافی ٹائم ہو گیا ہے اور مجھے صبح افس بھی جانا ہے تو میں چلتا ہوں حسن صاحب اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے بولے اور باہر نکل گئے

میرال صاحبہ کیک کھالیا ہو تو گفٹ بھی وصول کر لیں اب کی دفعہ احتشام بولا کیونکہ دو گھنٹے لگا کر میں نے تمہارے لیے یہ گفٹ ڈھونڈا ہے قسم سے سمجھ نہیں اتی یہ لڑکیاں اپنے لیے شاپنگ کیسے کرتی ہوں گی مجھے تو ایک گفٹ نے ہی گھما کر رکھ دیا وہ ہاتھ میں پکڑا ہوا گفٹ میرال کے سامنے لہراتے بولا

اگر کوئی کام کر ہی لیتے ہیں تو جتانا ضروری نہیں ہوتا کہہ کر وہ اس کے ہاتھ سے گفٹ تھام گئی کیا بات ہے چیونٹی کو بھی پر لگ گئے احتشام نے کہا ساتھ ہی زاویار اور ذوالقرنین کا قہقہ بلند ہوا میر نے اپنی ہنسی چھپائی جبکہ مرہا نے انہیں ڈانٹ کر چپ کروایا میرال یہ میری طرف سے ذلفقار صاحب نے اس کی طرف پانچ ہزار کا نوٹ بڑھایا میں مصروفیت کی وجہ سے تمہارے لیے کوئی تحفہ نہیں لا سکا تو تم اپنی پسند سے کچھ خرید لینا نہیں کوئی بات نہیں تایا ابو اپ سب نے اتنا قیمتی وقت مجھے دیا میں بہت خوش ہوں

اس کی ضرورت نہیں ارے ایسے کیسے ضرورت نہیں تم بھی میری مرہا جیسی ہی ہو رکھ لو ویسے بھی تحفے منع نہیں کرتے انہوں نے اس کے سر پر پیار دیا اور اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

بڑی ناشکری ہو تم تو سامنے پیسے ہیں اور تم پکڑ ہی نہیں رہی اگر تمہیں ضرورت نہیں تو ابھی پکڑ لو بعد میں مجھے دے دینا زاویار بولا

ہاں ہمیں دے دینا ہم پارٹی کر لیں گے تمہاری طرف سے ذوالقرنین زاویار کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے بولا احتشام نے زاویار کی گردن پر چپت لگائی اور مصنوعی گھوری کرواتے بولا

یہ سب فار ملٹی ہے اور پیسے کس کو نہیں چاہیے ہوتے اس نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے کہا اس کی بات پر میر نے بھی اپنی ہنسی چھپائی جبکہ میرال اپنی نظریں جھکا گئی

تم ان سب کو چھوڑو یہ تو ویسے ہی بکواس کرتے رہتے ہیں بھلا میری بیٹی کو کسی چیز کی کمی ہے یہ خود کنگلے ہیں اس لیے ایسے کہہ رہے ہیں اور تم یہ رکھو انہوں نے اس کے ہاتھ میں پیسے تھمائے اور دوبارہ اس کے سر پر بوسہ دیتے باہر نکل گئے صوفیا اور شائستہ بھی اس سے مل کر چلی گئیں میرا ب موبائل پر مصروف کھڑا تھا سب نے اپنے اپنے گفٹ دے دیے تھے اور میرال میر کے تحفے کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ تو خالی ہاتھ کھڑا اپنے موبائل میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا

اور ایسے ہی ٹائپ کرتے کرتے باہر نکل گیا میرال پیچھے اسے دیکھتی رہ گئی پھر وہ اگے بڑھ کر صوفے پر بیٹھ گئی احتشام ذوالقرنین اور زاویار اس وقت کیک کے ساتھ انصاف فرما رہے تھے

میرال چلواؤ گفٹ کھولتے ہیں اپ کی دفعہ مرحابولی ٹھیک ہے اپی بجھے دل سے ہاتھ بڑھا کر گفٹ کھولنے لگی

اوئے یہ دیکھ چھوٹی ہوتی کتنی موٹی تھی اس کی گال دیکھ۔۔۔۔۔سارا تو ہمارے حصے کا یہی کھا جاتی تھی میں جب ہی کہوں کہ میں اتنا پتلا کیسے رہ گیا زاویار کیک سے میرال کے بچپن کی تصویر اتار کر اسے دیکھتے ہوئے بولا اس کی بات پر احتشام اور ذوالقرنین کا چھت پھاڑ قہقہ لگا

ہاں اس سے کچھ بچتا تو ہم کچھ کھاتے ناذلقرنین نے بھی لقمہ لگایا میرال انہیں انکھیں چھوٹی کر کے دیکھ رہی تھی

اوئے یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟احتشام بولا" یہ تو ہمارا معصوم سا سیب ہے اور سیب بھی 90 کلو والا" ایک دفعہ پھر ان کا قہقہ بلند ہوا مرحا اپنے موبائل پر کسی سے میسج پر بات کرتے ہوئے انہیں مکمل اگنور کر رہی تھی اور یہ دیکھ ذلقرنین نے احتشام کے اگے ایک تصویر لہرائی اس کا منہ ایسے ہے جیسے آٹے کا پیڑا بنا کر رکھا ہو زاویار نے بھی اگے ہو کر تصویر کی طرف دیکھا اور وہ تینوں اتنی زور سے ہنسے کہ ان کی انکھوں میں پانی بھر ایا مرحا میسج سینڈ کر کے موبائل بند کر کے ان کی طرف دیکھنے لگی جو جاہلوں کی طرح اوازیں نکال نکال کر ہنس رہے تھے پھر اس نے میرال کی طرف دیکھا جو رونے کے در پر بس انہیں دیکھ رہی تھی

اوئے چلو اپنی بکواس بند کر کے نکلو یہاں سے اب کی دفعہ مرحا بھولی وہ ان تینوں سے بڑی تھی اس لیے اس کا روب چل جاتا تھا اپی ابھی کیسے ابھی تو ہم نے سارا کیک فنش کرنا ہے

تم اس چیز کی ٹینشن نہ لو ہم دونوں یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں تو تمہارا یہ بقیہ کام ہم انجام دے دیں گی اپنا منہ سر لپیٹو اور ایسے غائب ہو جاؤ جیسے "لاحول" پڑنے پر شیطان غائب ہوتا ہے مرحا کی بات پر میرال کا دل کیا کہ اب وہ زور زور سے قہقے لگا کر ہنسے مگر وہ صرف مسکرا دی

ہاں ہاں اب دیکھو اس کے کیسے دانت نکل رہے ہیں زاویار نے اٹھتے ہوئے کہا

پکے ہوئے سیب "کی اپنی تو کوئی زبان ہے نہیں جو مقابلہ کر سکے بس " دوسروں کی بات پر ہی اس کے دانت نکل سکتے ہیں ذلکرنین نے کیک کا بڑا سا پیس اٹھاتے ہوئے کہا بکواس نہ کر احتشام نے اس کے کان کے نیچے دری ہاں بکواس نہ کرو سیب پہلے ہی پک چکا ہے تم اسے اور دھوپ نہ لگواؤ یہی نہ ہو جل جائے زاویار نے قہقہ لگاتے ہوئے کہہ کر روم سے باہر جانے میں عافیت سمجھی اب تم دونوں کو بھیجنے کے لیے کیا واقعی ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد کروں مرہا نے ان کی جانب مصنوعی غصے سے دیکھا نہیں اپ

ہمارے لیے وردنہ کریں اس پکے ہوئے سیب کو بھی کچھ بولنا سکھادیں یہی اپ کی نوازش ہو گی احتشام کیک کا ٹکڑا پکڑتے باہر نکل گیا ذلقرنین نے جاتے ہوئے میرال کے سر پر محبت بھرا ہاتھ رکھا اور کہا ہم بس ایسے ہی مذاق کر رہے تھے تمہارا دل لگانے کے لیے

اور ایسے ثمآ بکمآنہ بیٹھا کرو کوئی کچھ بولے تو اس کا جواب دیا کرو ایسے کرو گی تو ہمیشہ دنیا میں لوگ تم پر چڑھائی کریں گے جو کہ ایک بہت غلط بات ہے اپنے حصے کی لڑائی خود لڑا کرو تا کہ کبھی تمہیں کسی کی ضرورت نہ پڑ سکے کیونکہ کوئی کتنا بھی اپنا صحیح کبھی نہ کبھی ساتھ چھوڑ ہی دیتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زندگی میں تمہیں کبھی کسی کے ساتھ کی ضرورت نہ پڑے ہمیشہ خوش رہو کہہ کر وہ روم سے باہر نکل گیا میرال اور مرہانے اس کی پشت کو دیکھتی رہ گئیں کہ کیا یہ دو منٹ پہلے بیٹھا ہوا انسان ہی تھا مرہانے سر جھٹک کر میرال کو کہا چلو چھوڑو انہیں ہم گفٹ کھولتے ہیں میرال بنا کچھ بولے

گفٹ تھام گئی اور اسے کھولنے لگی اس کے ٹیبل پر گفٹس کا ڈھیر لگا پڑا تھا مگر پھر بھی اسے ان تحفوں میں کوئی ہاتھ دلچسپی محسوس نہیں ہو رہی تھی وہ پھر ایک گفٹ کو تھاما میں بھی بجھے دل سے ان گفٹس کو کھولنے لگی مرہانے بھی بھی تمہاری مدد کرتی ہوں کہہ کر وہ بھی گفٹ کو اوپن کرنے لگی میرال نے گفٹ اوپن کر لیا اس میں خوبصورت سا جولری باکس تھا جو احتشام نے گفٹ کیا تھا وہ لکڑی کا بنا ہوا تھا جس کا رنگ ڈارک براؤن تھا جس کے ڈیزائن پر گولڈن کلر سے پینٹ کیا گیا تھا مرہا نے نظر اٹھا کر دیکھا اور کہا واہ واقع ہی لگ رہا ہے اس نے دو گھنٹے لگا کر گفٹ ڈھونڈا ہے میرال مسکرا دی یہ دیکھو یہ ماما کی طرف سے تھا اس نے ایک باکس میرال کی طرف بڑھایا میرال نے اسے پکڑا اس میں گولڈ کی چین اور ٹاپس تھے یہ بہت خوبصورت ہے میرال نے کہا تو مرحا مسکرا دی چلو اب تم یہ والا گفٹ کھولو یہ میں نے تمہیں دیا ہے اور بتاؤ کہ تمہیں کیسا لگا ہے؟ اس نے ایک گفٹ میرال کی طرف بڑھایا میرال نے اسے پکڑتے کھولنے لگی ابھی وہ گفٹ کو

کھولتی ہی کہ مرہا کے نمبر پر کال انے لگی مرہا نے اپنے موبائل کو دیکھا اور کال کٹ کی میرال میری دوست کی کال ارہی ہے ہم نے کچھ ضروری بات کرنی تھی تم جلدی سے یہ گفٹ کھول لو پھر باقی کی ہم صبح مل کر کھولیں گے جی اپی اس نے بس اتنا کہا اور گفٹ کھولنے لگی گفٹ میں سے ایک برانڈڈ بیگ نکلا تھا پنچ کلر کا یہ بہت پیارا ہے تھینک یو سو مچ اپی میرال نے کہا تو مرہا بولی واقع ہی پسند ایا ہے کہ بس دل رکھ رہی ہو؟ نہیں اپی مجھے یہ بہت پسند ایا ہے اگین تھینکس چلو یہ تو بہت اچھا ہو گیا وہ اٹھ کر اب سلیپرز پہن رہی تھی اگر ضروری بات نہ ہوتی تو میں ضرور تمہارے ساتھ ابھی بیٹھ کر یہ سارے گفٹس اوپن کرتی ہوئی تمہیں کمپنی دیتی مگر بات ذرا ضروری ہے اس لیے مجھے جانا ہو گا ہم دونوں مل کر صبح یہ گفٹس اوپن کر لیں گے ٹھیک ہے؟ جی جی اپی کوئی مسئلہ نہیں اپ جائیں مرحا اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے باہر نکل گئی میرال نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیک ٹیبل پر رکھ کر صوفے سے ٹیک لگا لی اور سوچنے لگی

کہ بس اتنے سے وقت کی خوشی ابھی کیسے سب یہیں پر جمگھٹا بنائے بیٹھے تھے اور اب میں پھر اکیلی بیٹھی ہوں وہ انکھیں موندے یہی سوچ رہی تھی سب سے بڑا دکھ تو اس کو یہ تھا کہ میر نے اسے کوئی گفٹ نہیں دیا تھا اس نے جلدی سے سیدھے ہوتے ٹیبل کے اوپر پڑے سارے گفٹس کو ادھر ادھر کر کے دیکھا کہ شاید ان میں سے کسی پر میر کا نام لکھا ہو جو میر کی طرف سے ہو انہوں نے ٹیبل پر ہی رکھ دیا ہو مگر ان میں سے کسی پر بھی میر کا نام نہ دکھا تو پھر بجھے دل سے پیچھے ہو کر بیٹھ گئی کہ دروازہ ناک ہوا جی ا جائیں وہ صوفے پر سیدھی ہوتے بولی اتنے میں دروازہ کھلا تو ایک شخص ہاتھوں میں چار گفٹس تھامے جو اس کے منہ کو چھپا رہے تھے اس کی طرف بڑھا اور لا کر اس کے پاس صوفے پر رکھ دیے کیونکہ ٹیبل الریڈی فل ہو چکا تھا "یور برتھ ڈے گفٹس "میر نے کہا اور نظریں کمرے میں گھمائیں کمرے میں کوئی نہیں تھا

میرال ابھی ان گفٹس کی جانب دیکھ رہی تھی کہ میر بولا تم اکیلی بیٹھ کر گفٹس کھول رہی ہو؟

نہیں میں اور مرہا اپی بیٹھے کھول رہے تھے کہ ان کی دوست کی کال اگئی تو انہیں جانا پڑا ہم یہ صبح اوپن کر لیں گے میرال نے کہا

ہمم۔۔۔۔ صبح کیوں انہیں ابھی اوپن کرتے ہیں میر سنگل صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا ابھی وہ بیٹھنے ہی لگا تھا کہ کسی خیال کے تحت ایک دم بولا اگر میں تمہارے ساتھ اوپن کرواؤں تو تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں؟

کیونکہ میر نے ہمیشہ سب سے ایک فاصلہ متعین کیا ہوا تھا اور میرال کی طرف سے اتنا حساس ہونے کے باوجود بھی اس سے زیادہ بات چیت نہیں کرتا تھا اور ڈائریکٹ کیئر کرنے کی بجائے احتشام کے تھرو سب کرواتا تھا

آپ بیٹھیں میرال نے جلدی سے کہا کہیں وہ اپنی بات بدل ہی نا لے

میر میرال کی جلد بازی کو اگنور کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا اور جیب سے موبائل نکال لیا چلو تم کھولو گفٹ میر نے اسے گفٹس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جی! وہ بالکل حکم کے غلام کی طرح بولی اور ایک گفٹ اٹھا گئی وہ گفٹ کھول رہی تھی کہ میر موبائل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا میرال کو اس کا یوں اس وقت موبائل استعمال کرنا پسند نہ آیا تو منت بھرے انداز سے بولی میں اتنے سارے گفٹ اکیلے کیسے کھولوں گی؟ اپ بھی میری ہیلپ کریں میر نے اس کی بات سنتے ہوئے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

ہمم۔۔۔۔ فوراً موبائل ٹیبل پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر گفٹ اٹھا کر کھولنے لگا وہ مکمل طور پر گفٹس کو اوپن کرنے میں مصروف تھا جبکہ میرال کے ہاتھ گفٹ کھول رہے تھے اور نظریں میر کا دیدار کر رہی تھیں

جونہی میر نظر اٹھاتا تھا تو وہ اپنی نظروں کا زاویہ بدل کر گفٹس کی طرف دیکھنے لگتی میرال بہت تمیز کے ساتھ گفٹ پیپر اتار رہی تھی جیسے دوبارہ ان

پیپرز کو استعمال میں لانا ہو مگر وہ یہ اسی لیے کر رہی تھی تاکہ وقت زیادہ لگے اور میر کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزار سکے میر نے گفٹ کھولا تو اس میں سے چھ مختلف رنگوں کی کانچ کی چوڑیوں کے سیٹ نکلے میر نے باکس کھولتے ہی کہا اتنی چوڑیاں؟اور حیرانگی سے میرال کی طرف دیکھنے لگا جی وہ مجھے چوڑیاں پسند ہیں اس لیے مگر یہ کس نے دیا ہے؟اس نے میر " سے پوچھا تو میر نے واپس گفٹ پیپر اٹھا کر دیکھا "فرام ذوالقرنین میر کی حیرانگی میں اضافہ ہوا کہ ذلقرنین نے کس طرح اتنی پیاری چوڑیاں خریدی ہوں گی حالانکہ اس نے خود بھی اتنے زبردست لیڈیز گفٹ لیے تھے درحقیقت یہ چوڑیاں مرہا نے خریدی تھیں ذوالقرنین کی طرف سے یہ لو اگر تم ٹرائی کرنا چاہتی ہو تو کر لو اس نے چوڑیوں کا باکس میرال کی طرح بڑھایا اس نے باکس تھام لیا لیکن میں بعد میں ٹرائی کروں گی اوکے ایزیووش! وہ کہہ کر دوسرا گفٹ پکڑنے لگا کہ بولا تم میرے دیے ہوئے گفٹ کھول لو باقی میں کھول لیتا ہوں اب میں اپنے ہی دیے ہوئے

گفٹ خود کھولوں گا تو اتنی پیکنگ کا کیا فائدہ میر ال نے اس کی بات سنتے ہی اپنے ہاتھ میں پکڑا گفٹ ٹیبل پر رکھا جو وہ پچھلی کتنی ہی دیر سے کھول رہی تھی اور جلدی سے میر کا دیا ہوا گفٹ اٹھایا میر اس کی جلد بازی پر مسکرایا مگر وہ اس وقت میر کو نہیں دیکھ رہی تھی اب کی بار وہ جلدی جلدی گفٹ کھول رہی تھی ظاہر سی بات تھی سب گفٹس میں سے یہی تو اس کے لیے زیادہ اہمیت کے حامل تھے

اس نے گفٹ کھولا اس میں سفید ڈریس تھا میر ال نے اوپر ہاتھ پھیر کر خوشی سے چہکتے ہوئے کہا واؤ بیوٹی فل میر نے اس کی طرف دیکھا اتنا خوش تو وہ اپنی پسند کی چوڑیوں کو دیکھتے نہیں ہوئی تھی واقعی یہ بہت خوبصورت ہے میر ال نے میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اچھا!!! تمہیں کیسے پتہ یہ خوبصورت ہے؟ابھی تک تو تم نے اس کی طے بھی نہیں کھولی بس مجھے پتہ چل گیا ہے کہ یہ بہت خوبصورت ہے

اوکے تمہاری مرضی !ارے نہیں نہیں میں یہ نہیں کہہ رہی کہ میں اس کو کھول کر نہیں دیکھوں گی اس نے جلدی سے صوفے سے اٹھ کر باکس میں سے ڈریس نکالا وہ سفید کلر کی خوبصورت میکسی تھی جس کے گلے پر سکائی بلو اور سفید ہی سٹونز ورک تھا اور باقی سارے حصے پر وقفے وقفے سے سٹونز جڑے تھے اس کے لیے یہ بھلے ہی قیمتی تھا اوپر سے وہ اتنا دلکش لگ رہا تھا میر سر جھکائے گفٹس اوپن کرنے میں مصروف تھا مجھے یہ بہت پسند آیا ہے یہ واقعی ہی بہت خوبصورت ہے میرال نے دل کھول کر تعریف کی اخر کو جس شخص نے دیا تھا وہ تو تعریف کے قابل تھا تو اس کی دی گئی چیزوں کی وہ کیوں کر تعریف نہ کرتی اچھا چلو پھر جلدی جلدی دوسرا گفٹ اوپن کرو کیونکہ ٹائم کافی ہو رہا ہے.جی !اس نے ڈریس اپنے بیڈ پر رکھا اور کھڑے ہی رہتے ہوئے دوسرا گفٹ اوپن کرنے لگی اس نے جلدی سے گفٹ کھولا

گفٹ میں سلور کلر کا کراؤن تھا کراؤن میں سفید اور سکائی بلو کلر کے نگینے جڑے تھے کراؤن کو دیکھتے میرال کی انکھیں چمکیں امیزنگ!!! میر یہ بہت خوبصورت ہے میر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو میرال نے جلدی سے سر سے دوپٹہ ہٹاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے کراؤن کو پکڑتے کسی شہزادی کی طرح اپنے سر پر رکھا مہرون بال ڈیلے سے جوڑے میں بندھے ہوئے تھے اور اوپر سے سلور کراؤن چار چاند لگا رہا تھا

کیسا لگا میر؟ وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولی میرال نے جان بوجھ کر کہا تھا حالانکہ سامنے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں وہ خود کو دیکھ رہی تھی بہت خوبصورت لگ رہی ہو بالکل شہزادیوں کی طرح میر اس کی تعریف کرتے ہوئے دوبارہ گفٹ کی طرف متوجہ ہوا میرال کا تجسس بڑھ گیا تھا جلدی سے کراؤن کو ٹیبل پر رکھتے تیسرا گفٹ اٹھا گئی اس نے جلدی سے تیسرا گفٹ کھولا کہ اس کے ہاتھ کپکپائے سفید باکس میں ریڈ سلک کے کپڑے میں لپٹی ہائی ہیلز جو نرم پلاسٹک سے بنی ہوئی سکائی بلو شیڈ دیتی

ٹرانسپیرنٹ ہیلز تھیں یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بالکل سنڈریلا کے جیسی ہوں وہ ایسے ہی کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی کہ ہاتھ بڑھا کر ایک جوتا اٹھایا میر اس کی طرف سے کوئی حرکت نہ پا کر اس کی طرف دیکھنے لگا وہ انکھوں میں لبالب پانی لیے ان جوتوں کو دیکھ رہی تھی میر کو اس کی بھری انکھیں دیکھ کر جھٹکا سا لگا

میرال نے اپنی بھری ہوئی انکھیں میر کی جانب اٹھائیں اور کچھ لمحے اسے ایسے ہی دیکھتی رہی میر تو حیرانگی سے دوچار تھا کہ یہ رو کیوں رہی ہے اس سے پہلے میر کوئی سوال کرتا میرال جوتے کو واپس ڈبے میں رکھتے ہوئے ٹیبل پر رکھ کر کمرے سے باہر بھاگی میر تو صرف اس کی پشت کو دیکھ کر رہ گیا کہ اخر ہوا کیا ہے؟ کیا اسے جوتے پسند نہیں ائے؟ وہ سوچ رہا تھا نہیں ایسے کیسے ہو سکتا ہے سنڈریلا شوز تو الموسٹ ہر لڑکی کی خواہش ہو گی پھر وہ

روکیوں رہی تھی اسے کچھ بات ہضم نہ ہوئی تو گفٹ ٹیبل پر رکھ کر اس کے پیچھے ہو لیا وہ اپنے سے جڑے رشتوں کے بارے میں کافی سینسیٹو تھا مگر وہ ظاہر نہیں کرتا تھا ہمیشہ سنجیدہ طبیعت ہی دکھاتا تھا اس وقت اس کا یوں میرال کے پیچھے جانا اس کی عادتوں کے خلاف تھا کیونکہ اگر ایسا کچھ بھی ہوتا تو خود جانے کی بجائے اپنی موم کو ایسے کام کہہ دیتا لیکن خود کبھی بھی ظاہری کیئر نہ کرتا اس نے باہر نکل کر لاؤنج میں دیکھا تو کوئی نہیں تھا کیونکہ اس وقت وہ کسی کے کمرے میں جانے سے رہی اس کا دھیان باہر لان کی طرف گیا وہ اس کی سوچ کے مطابق لان میں اس کی طرف پشت کیے کھڑی تھی شاید وہ اپنے انسو چھپا رہی تھی میر قدم قدم چلتے اس کے قریب ایا اور پوچھا کیا ہوا؟ تم رو کیوں رہی ہو؟ تمہیں جوتے پسند نہیں ائے؟ وہ اسے بنا دیکھے سر جھکائے کھڑی اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی مجھے تو لگا تھا سنڈریلا شوز تقریبا ہر لڑکی کی خواہش ہو گی تو اس لیے میں نے لے لیے اگر تمہیں پسند نہیں ائے تو ہم ریپلیس کر لیں گے کوئی مسئلہ نہیں

ن۔۔۔نہ۔۔ نہیں! وہ ہچکیوں کے درمیان بولی

اس کو ایسے روتے ہوئے دیکھ کر میر کے دل کو کچھ ہوا پہلے ہی وہ اس کے بابا کو یاد کرنے والی بات پر پریشان تھا کیونکہ وہ اپنے چچا حسین صاحب سے بہت محبت کرتا تھا اور ان کی بیٹی کا خیال بھی اسی لیے رکھتا تھا کہ کہیں وہ ان کی کمی کو محسوس نہ کرے میرال تم ایسے کیوں رو رہی ہو؟ میر نے اس کو کندھوں سے پکڑتے اپنے سامنے کیا میرال ابھی بھی چپ کھڑی تھی مجھے یہ بات کتنی دفعہ دہرانی پڑے گی؟ اب کی دفعہ لہجہ تھوڑا سخت تھا

وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔۔یہ۔۔نا۔۔س۔۔سینڈ۔۔سینڈریلا

مجھے گھنٹے میں نہیں بلکہ چند سیکنڈز میں جواب دو وہ سنجیدگی سے بولا

اپ نے مجھے باربیوں جیسا فیل کرواتے ہوئے سنڈریلا جیسا ڈریس اور جوتا لے کر دیا لیکن اپ یہ بول رہے ہیں کہ سنڈریلا کے پاس یہ سب کچھ وقتی تھا جیسے ہی بارہ بجتے ہیں یہ سب کچھ ختم ہو جاتا ہے سنڈریلا پھر ویسے ہی رہ جاتی ہے میرے پاس بھی یہ سب کچھ وقت ہی رہے گا جیسے ہی کچھ وقت

گزرے گا تو یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور میں پھر تنہا رہ جاؤں گی اب کی دفعہ وہ اپنی چھلکتی انکھوں کو نظر انداز کیے چند سیکنڈوں میں جواب دے گئی

میر اس کی بات پر حیران رہ گیا یہ بات تو دور دور تک میر کے ذہن میں نہیں ائی تھی میرال کی انکھوں سے بہتا پانی ابھی بھی اس کے گالوں کو بھگو رہا تھا میر کو اب کی دفعہ صحیح معنوں میں خود پر غصہ ایا تھا کہ وہ یہ سب کچھ کیوں نہیں سوچ سکا میر واب کی دفعہ لہجہ نرم تھا

میر وادھر دیکھو میری طرف میرال نے ہاتھ مروڑتے ہوئے اس کی طرف نظر اٹھائی تم یہ سب کیوں سوچ رہی ہو؟ تمہیں ہم پر شک ہے؟ میرال نظریں جھکا گئی میں نے کچھ پوچھا ہے کیا تمہیں ہم سب کی محبت پر شاک ہے؟ن۔۔۔ نہیں!

تو پھر تم ایسے کیوں سوچ رہی ہو میرال اب کی دفعہ پھر خاموش رہی ویسے بھی اگر تم سنڈریلا جیسا جوتا اور ڈریس پہنو گی تو قسمت بھی سنڈریلا جیسی

نہیں ہو جائے گی اور اگر مان بھی لو کہ قسمت سنڈریلا جیسی ہے تو تم یہ نہیں دیکھتی کہ جیسے ہی اس کے پاس سب کچھ ختم ہو جاتا ہے کچھ دیر بعد ہی اسے شہزادہ مل جاتا ہے اور اس کی زندگی خوشگوار ہو جاتی ہے

شہزادے کا سنتے ہی میرال نے حسرت بھری نگاہوں سے میر کی طرف دیکھا میر مسکرایا

شہزادے کے نام پر دیکھو کیسے انکھیں چمکی ہیں میر نے مسکرا کر اسے تنگ کیا حالانکہ وہ اس بات سے واقف نہیں تھا کہ ان انکھوں کی چمک کی اصل وجہ کیا ہے

میرال نے نظریں جھکا لیں اس نے اب محسوس کیا تھا کہ میر اس کے کتنا قریب کھڑا تھا ائندہ میں تمہیں اس طرح مایوس نہ دیکھوں مایوسی کفر ہے اور مجھے امید ہے کہ تم میری بات ضرور مانو گی مانو گی نا؟ میر نے تصدیق چاہی میرال نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا گڈ تمہیں پتہ

ہے میں نے تمہارے لیے یہ جوتے کتنی مشکل سے لیے تھے اور تم نے تحفے کو صحیح طرح دیکھا بھی نہیں اپ کی دفعہ میرال کو صحیح شرمندگی ہوئی س۔۔۔سوری! کوئی بات نہیں اب میں تمہیں روتا ہوا نہ دیکھوں میر نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بناتے ہوئے انگوٹھے سے اس کے انسو صاف کیے میرال اس کی طرف دیکھ کر بس حیران تھی کہ قسمت اس پر اتنی مہربان بھی ہو سکتی ہے؟ چلو شاباش کافی رات ہو گئی ہے اور گفٹ کھولنے کا پلان بھی اب کینسل۔۔۔۔۔ صبح مجھے چھ بجے نکلنا ہے اور ٹائم دیکھو دو بجنے والے ہیں اس نے اپنی ہاتھ پر پہنی گھڑی کی طرف اشارہ کیا میرال نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں اندر کی طرف بڑھ گئے ائندہ جو بھی بات ہو مجھ سے شیئر کر لینا اگر مجھ سے شیئر نہیں کر سکتی تو گھر میں سب ہیں مرہا ہے موم ہیں چچی ہیں کسی کے ساتھ بھی شیئر کر لینا لیکن ائندہ رونا نہیں اس نے جاتے ہوئے اسے پھر وان کیا جی ٹھیک ہے اپ کچھ لیں گے؟ چاہے یا کافی؟ نہیں! میں بس اب ریسٹ کروں گا جی ٹھیک ہے کہہ کر وہ جاتے ہوئے

میرال کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا میرال نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا اتنا سب کر کے پیار دینا لازمی تھا کہہ کر وہ سر جھٹک کر اپنے روم کی طرف چل پڑی

میرال کی صبح انکھ کھلی تو چھ بجنے میں بیس منٹ تھے وہ جلدی سے اٹھی اور سلیپرز پہنے واش روم کی طرف بھاگی جلدی سے منہ پر پانی کی چھینٹیں مارے اور باہر آتے دوپٹہ پکڑا اسی کے پلو سے منہ صاف کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی اب اس کا رخ میر کے کمرے کی طرف تھا پتہ نہیں میر اج جاتا تو کس دن اس کی واپسی ہونی تھی اسی بات کو سوچتے ہوئے بھاگتے ہوئے اس کے کمرے میں گئی مگر روم خالی تھا وہ الٹے قدموں بھاگتے ہوئے نیچے ائی اب اس کا رخ پورچ کی جانب تھا کہ دیکھے اس کی گاڑی وہاں پر موجود ہے یا نہیں

اوکے موم! اللہ حافظ میں اب نکلتا ہوں مجھے ایک دوست سے ملنا ہے اس سے کچھ امپورٹنٹ کام ہے اس کے بعد نو بجے میری فلائٹ ہے وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر ان کے سر پر بوسہ دیتے باہر کی جانب بڑھا اور جیب سے موبائل نکال کر دوست کو کال ملانے لگا اس کا رخ اوپر اپنے کمرے کی جانب تھا کچھ پیپرز لینے تھے وہ ابھی روم سے باہر نکلا تھا کہ دوسری ہی جانب سے بھاگ کراتی ہوئی میرال اس کے سائیڈ کندھے سے ٹکرائی میر تو بروقت اپنا اپ سنبھال گیا مگر میرال ان بیلنس ہو کر گھومتی ہوئی فرش پر جا گری میر کا موبائل بھی اس کے ہاتھ سے گر گیا تھا

میر رررر!!!!! وہ درد کی شدت سے چیخی میر کو اپنے پیروں سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی

میر رررر!!!۔۔۔۔آہ وہ سسکیوں سے رونے لگی میر نے ہوش میں اتے ہی جلدی سے نیچے بیٹھتے اس ایک گھٹنا زمین پر رکھا اور سر اوپر اٹھایا خون تیزی سے بہہ رہا تھا اس کی چیخ کا سنتے ہی صوفیا بیگم بھی باہر ائیں

میرال نے انکھیں کھولیں خود کو میر کی بانہوں میں پایا تکلیف کی اس شدت میں بھی وہ خود کو اس کی بانہوں میں دیکھ کر مسکرا گئی ہاتھ بڑھا کر اس کی شرٹ پر رکھا کہ اپنا ہاتھ خون سے بھرا دیکھ کر انکھیں پھیلیں اور ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا میر نے اس کا ڈھیلا پڑتا جسم دیکھ کر اس کا گال تھپایا مگر کوئی حرکت نہ ہوئی میر سمجھ چکا تھا یہ بے ہوش ہو چکی ہے میں نے جلدی سے اس کو اٹھایا اور باہر کی طرف بھاگا

میر کہاں لے کر جا رہے ہو؟ اسے ہاسپٹل لے کر جا رہا ہوں جلدی سے احتشام کو اٹھا کر پیچھے بھیجیں وہ صرف اتنا کہہ کر باہر کی طرف بھاگا صوفیا بیگم اوپر احتشام کے کمرے کی طرف لپکیں میر نے اسے پسنجر سیٹ پر بٹھاتے ہی جلدی سے دوسری جانب ا بیٹھا

احتشام احتشام صوفیا بیگم پھولی سانسوں کے درمیان اسے اواز دے کر اٹھانے لگیں ماں کی اواز میں پریشانی محسوس کرتے ہوئے احتشام جلدی سے سیدھا ہوا جو شرٹ لس اوندھا سو رہا تھا

کیاہوااماما؟اپ ایسے کیوں پریشان ہیں؟احتشام وہ۔۔۔۔۔وہ میرال گرگئی

کیامطلب گرگئی؟کہاں سے گرگئی؟احتشام پریشانی سے بولا

میرال گرگئی اور میرا سے ہاسپٹل لے کر گیا ہے تمہیں بھی بلا رہا ہے

وہ ایک دم سے بیڈ سے اترا اور صوفے پر پڑی اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتے سلیپرز

پہن کر باہر نکلا کہاں جارہے ہو؟ہاسپٹل جارہا ہوں

مجھے بھی ساتھ لے کر چلو صوفیہ بیگم نے کہا چلیں جلدی کریں میں گاڑی

نکال رہا ہوں کہہ کر وہ نیچے کی طرف بھاگا

میرا سے اس وقت اپنے ساتھ لگائے اس کے سر کے پیچھے سے اپنا بازو

گزارے ہوئے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھے زور سے دبائے ہوئے تھا تاکہ

بلیڈنگ زیادہ نہ ہوا گر اس وقت میرال ہوش میں ہوتی تو وہ یقینا خوشی سے

پھولے نہ سماتی وہ اس وقت اس کی باہوں میں قید تھی اس شخص کی بانہوں

میں قید تھی جسے وہ ہمیشہ اپنا بنانا چاہتی تھی ہسپتال کے سامنے گاڑی رکتے

ہی میر جلدی سے باہر نکلااور دوسری طرف سے جاتے ہوئے اسے اٹھا کر ہسپتال کے اندر بھاگا سامنے ہی نرس ایمر جنسی دیکھ کر بولی اس طرف وہ اسے لیے روم میں داخل ہوااسے بیڈ پر لٹایا جلدی سے ڈاکٹر کو بلاؤاس نے نرس کو حکم دیانرس باہر کی طرف بھاگی وہ ڈاکٹر کو بلانے گئی ڈاکٹر جلدی سے روم میں ایاساتھ میں دو نرسز بھی تھیں میرا بھی بھی کمرے میں ہی تھا اپ باہر جائیں ڈاکٹر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی میر کو کہااس وقت مجھے نہیں اسے دیکھو میر غصے سے دھاڑاڈاکٹر نے میر سے نظریں ہٹا کر میرال کی طرف کیں اور جلدی سے اس کی طرف بڑھاڈاکٹر اور نرسز اپنے کام میں مصروف ہو گئی کہ ایک نرس میر کی جانب ائی سر پلیزاپ باہر جائیں اپ یہاں نہیں رک سکتے ہمیں اجازت نہیں ہے

میں نے کوئی بکواس نہیں کی جو تم لوگوں کو سمجھ نہیں ائی مجھے نہیں اسے دیکھو وہ پھر غصے سے داڑھانرس خاموشی سے ایک سائیڈ ہو گئی کہ میر خود

ہی باہر چلا گیا اسے سمجھ نہیں ارہی تھی وہ اتنا اوور ایکٹ کیوں کر رہا ہے وہ روم کے باہر دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا

ایکسکیوز می ! وہ اواز کی سمت مڑا سر اپ یہاں ؟ خیریت ؟ اس کی شرٹ پر لگے خون کو دیکھتے مدیحہ پریشانی سے بولی

ہمم۔۔۔۔۔ میر نے صرف ہنکارا بھرا وہ اسے پریشانی میں دیکھتے ہوئے سوچنے لگی کہ اب موبائل کس طرح مانگوں

اپ اس وقت یہاں ؟ کیا اج نو بجے کی فلائٹ میں اپ کی ڈیوٹی نہیں ؟ میر نے پوچھا

سر وہ بابا کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو بس اسی لیے اور میرا موبائل بیلنس ختم ہو گیا ہے ایک کال کرنی تھی اگر اپ۔۔۔۔۔ وہ بول ہی رہی تھی کہ میر نے جیب سے موبائل نکالتے اسے پکڑایا

شکریہ سر! وہ موبائل پکڑتے ایک سائیڈ پر ہوئی ہیلو حرا یار بات سن میری نو بجے فلائٹ ہے بابا کی طبیعت خراب ہو گئی ہے میں انہیں لے کر ہاسپٹل ائی ہوں تو تم پلیز یہاں ماما کے پاس اجاؤ

اوکے میں اجاتی ہوں ایڈریس بتا۔۔۔اس نے اسے ایڈریس بتاتے ہو خدا حافظ کہا اور میر کی طرف ائی

تھینک یو سر! میں اپ کی کچھ مدد کر سکتی ہوں؟ وہ میر کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

اس کی ضرورت نہیں اوکے سر اللہ حافظ میں نکلتی ہوں فلائٹ میں ملاقات ہو گی خدا حافظ وہ اس پر اخری نظر ڈال کر اپنی ماں کی طرف چلی گئی تاکہ حرا کے انے کا بتا سکے

میر نے کچھ دیر بعد نرس کو باہر نکلتے دیکھا سر کٹ گہرا ہے تو۔۔۔؟؟؟؟ وہ ہتھے سے اکھڑا

سر بات یہ ہے کہ کٹ گہرا اور لمبا ہے تو کیا اپ سٹچز لگوائیں گے ؟ کیونکہ کچھ لوگ سٹچز کے نشان کی وجہ سے انہیں اوائڈ کرتے ہیں

پہلے مجھے دکھائیں وہ کہہ کر نرس کے پیچھے ہو لیا وہ کمرے میں ائے تو اس نے دیکھا کہ کٹ بالوں میں زیادہ بلکہ پیشانی پر کم ہے تو اس نے سٹچز لگانے کی اجازت دے دی وہ روم سے باہر نکلا کے سامنے ہی احتشام اور صوفیا اس کی جانب ائے وہ دیکھتے ان کی طرف بڑھا

کہاں ہے میرا ل ؟ مجھے جلدی سے دکھاؤ کٹ گہرا تھا جس کی وجہ سے خون زیادہ بہہ گیا تھا لیکن ڈاکٹر نے کہا ہے کہ خوراک کی وجہ سے وہ بھی مسئلہ حل ہو جائے گا ٹینشن نہیں لیں ادھر بیٹھیں میر نے کرسیوں کی طرف اشارہ کیا کچھ ہی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا

سٹچز لگا دیے گئے ہیں اپ کچھ دیر میں انہیں گھر لے جا سکتے ہیں 15 دن کے بعد دوبارہ ان کے سٹچز اوپن کروانے کے لیے تشریف لے ائیے گا میر

ان کی بات سن کر اندر کی طرف چل پڑا جبکہ احتشام نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور صوفیا کو لے کر کمرے کی جانب ایا

مزہ ارہا ہے نا کیسا لگ رہا ہے؟ یہ تمہیں تمہاری سالگرہ کا ایک اور تحفہ ملا ہے احتشام اسے تنگ کرنے لگا

میرال روہانسی ہوئی میر نے احتشام کو گھوری سے نوازا اور اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا

نہیں میں کہہ رہا تھا کہ اتنی جلدی میں کہاں جا رہی تھی اور یہ صبح صبح صحن میں سجدے کرنے کی کیا ضرورت تھی

احتشام! میر نے دوبارہ اسے گھورا احتشام چپ ہو گیا صوفیا اسے اپنے ساتھ لگائے کھڑی تھیں

میرال درد تو نہیں ہو رہا؟ صوفیا نے پوچھا میرال نے نظریں اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور نفی میں سر ہلایا

چلیں موم ڈاکٹر نے پرمیشن دے دی ہے نکلتے ہیں میری فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے میرال کو صحیح معنوں میں شرمندگی محسوس ہوئی تھی

میرا اپنے روم کی طرف چلا گیا جبکہ صوفیا بیگم اور احتشام میرال کو اس کے روم میں لے گئے

اچھا موم میں نکلتا ہوں وہ اپنے ہاتھ پر گھڑی باندھے ہوئے میرال کے روم میں اینٹر ہوا میرال کی نظر اس کی طرف اٹھی وہ پائلٹ یونیفارم کے کف کہنیوں تک موڑے ہمیشہ کی طرح قیامت ڈھا رہا تھا اور اس پر تضاد اس کے سیاہ گنے بال جو ہمیشہ کی طرح جیل سے پیچھے کی جانب سیٹ کیے ہوئے تھے البتہ پیر اپنی جھلک دکھانے سے قاصر تھے کیونکہ وہ پائلٹ شوز میں چھپے ہوئے تھے کیپ کو بغل میں دبائے وہ اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر گھڑی باندھ رہا تھا میرال تو اس کے صدقے واری جا رہی تھی میر نے گھڑی

بند کے نظر اٹھائی تو سامنے میرال کے علاوہ کوئی نہیں تھا موم کہاں ہیں؟

اس نے سنجیدگی سے پوچھا

وہ میرے کھانے کے لیے کچھ لینے گئی ہیں

اچھا ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو میں ان سے مل لیتا ہوں کہہ کر وہ نکلنے لگا کہ

پھر الٹے قدموں مڑا اب کیسی طبیعت ہے؟ سر میں درد تو نہیں ہو رہا؟ وہ

ہمیشہ صرف سوال ہی کیا کرتا تھا

جی اب بہتر ہوں! نہیں پین نہیں ہو رہا

گڈ چلو میں نکلتا ہوں خدا حافظ کہہ کر وہ دروازے سے باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ

میرال بولی میر!!! میر پیچھے مڑا میر نے ائی برو اٹھائے جیسے سوال کیا میر

واپسی کس ٹائم ائیں گے؟

ابھی ائیڈیا نہیں جا کے کنفرم کروں گا اور تم ایزی ہو جاؤ برتھ ڈے کینسل

ہو گئی ہے اب کیا اس زخمی حالت میں مہمانوں کے سامنے جاؤ گی؟ ہم کچھ

دنوں بعد تمہاری برتھ ڈے سیلیبریٹ کرلیں گے میرال نے منہ بنایا میر اس کو منہ بسورتے دیکھ کر اپنی ہنسی دبائی اور کہا کیا اب پٹیوں میں جکڑے سر کے اوپر کراؤن رکھتی پیاری لگو گی۔۔ہمم؟؟؟

میرال نے نفی میں سر ہلایا ہاں تو بس اسی لیے میں نے سوچا کہ برتھ ڈے کچھ دنوں کے لیے کینسل کر دیتے ہیں تم فکر نہ کرو تمہاری برتھ ڈے ضرور سیلیبریٹ ہو گی اب میں نکلتا ہوں کافی وقت ہو رہا ہے ٹھیک ہے؟ جی! میرال مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گئی وہ کمرے سے باہر نکل گیا میرال نے جلدی سے دوپٹہ اٹھا کر اپنا سر ڈھانپا اور اس کی پشت کو دیکھتے ایت الکرسی کا ورد کرتے اس پر پھونکنے لگی وہ ہمیشہ ہی ایسے کرتی تھی میر جب بھی گھر سے نکلتا تھا تو وہ ایت الکرسی پڑھ کر چھپتے چھپاتے اس پر پھونکتی اور اسے خدا کی امان میں دیتی

اس کے جانے کے بعد میرال نے ایک نظر ٹیبل پر ڈالی جہاں رات کے گفٹس پڑے تھے اور ساتھ میں ہی ارد گرد ریپرز اور گفٹ پیپر بکھرے ہوئے تھے

اوہ نو۔۔۔میرال نے اپنے سر پر ہاتھ مارا کے اگلے ہی لمحے "آہ" کی سسکی بھری

کتنا گند پھیلا ہوا ہے اور میر نے ایسے ہی دیکھ لیا ہو گا بھلا ان کی نظر سے کچھ چھپ سکتا ہے کیا سوچ رہے ہوں گے کہ رات کا پڑا ہوا گند ابھی تک نہیں سمیٹا میں بھی نا۔۔۔۔۔۔وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر بیڈ سے نیچے اتری پین کلرز کھانے کی وجہ سے درد نہیں ہو رہا تھا وہ صوفے کی جانب بڑی سارے گفٹس کو ایک نظر دیکھا کہ پھر سنڈریلا ہیلز پر نظریں رکیں اس کی انکھیں چمکیں

دروازے سے صوفیا بیگم اندر داخل ہوئیں ان کے پیچھے ملازمہ بھی سوپ کا ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوئی

ارے ارے میرال کیا کرتی ہو تم بھی؟ یہاں کیوں بیٹھی ہو بیٹا؟ ابھی زخم کچا ہے اس طرح کرو گی تو سٹچز خراب ہوں گے وہ فکر مندی سے بولیں تائی امی دیکھیں کتنا گند پڑا ہوا ہے میں صرف یہ اٹھانے لگی تھی اور میں ٹھیک ہوں اپ فکر نہیں کریں

اب تم اتنی بڑی ہو کر مجھے تنگ کرو گی؟ اور اگر تم یہاں سے ایک منٹ سے پہلے نہیں اٹھی تو میرا بھی گیا نہیں وہ گاڑی میں ہی ہو گا اسے اواز دیتی ہوں تم رکو ذرا۔۔۔انہوں نے اسے دھمکی لگائی

اچھا اچھا میں اٹھتی ہوں وہ فورا سے صوفے سے اٹھ کر بیڈ کی طرف بھاگی ارام سے ارام سے۔۔۔۔۔

(سب ہی گھر والے میر کے غصے سے ڈرتے تھے)

اوئے پکے ہوئے سیب ایک دفعہ سجدہ کر کے سکون نہیں ایا؟ جو پھر سے دوڑیں لگا رہی ہو احتشام کمرے میں داخل ہوتے بولا احتشام صوفیا بیگم نے اس سے نظروں سے باز رہنے کا اشارہ کیا او کے جناب نہیں کچھ کہہ رہا اپ

کے پکے ہوئے سیب کو اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر پھر سے اسے چڑانے کی کوشش کی وہ صرف اسے دیکھتی رہی بولی پھر بھی کچھ نہیں

ارے! کچھ تو بولو اختشام صوفیا کے پاس اتے ہوئے بولا

میرے کہنے سے اپ نے منع تو ہونا نہیں پھر " بھینس کے اگے بین بجانے کا کیا فائدہ؟" اتنا سا کہہ کر وہ ملازمہ کے ہاتھ سے سوپ کا باؤل پکڑنے لگی

اوئے توبہ توبہ میں تمہیں کہاں سے بھینس لگ رہا ہوں کہیں شیشہ تو نہیں سامنے پڑا وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتے ہوئے شیشہ ڈھونڈنے لگا

کیوں تنگ کر رہے ہو تم میری بچی کو؟ اب اتنی بھی موٹی نہیں ہے اتنی پیاری سی تو ہے

جی کس ماں کو اپنی اولاد پیاری نہیں لگتی ایک مجھے ہی لگتا کہ میں اپ کو پیارا نہیں میری طرف تو اپ کا دھیان ہی نہیں جاتا دیکھیں کتنا سلم ہو گیا ہوں

ہاں جی تائی امی یہ لیں سوپ اور اپنے اس بکرے کو پلا دیں تاکہ انہیں بھی تھوڑی صحت مل جائے اس کی بات پر صوفیہ کا قہقہ بلند ہوا جبکہ احتشام نے

اسے انکھیں چھوٹی کر کے دیکھا کیونکہ وہ ایسے نہیں بولتی تھی وہ تو اسے ہمیشہ بھائی کہہ کر بلاتی تھی

ویسے موم وہ صوفیا کے کندھے پر کہنی رکھ کر میرال کو دیکھتے ہوئے بولا مجھے لگتا تھا کہ اس پکے ہوئے سیب کے منہ میں زبان ہی نہیں مگر مجھے اج پتہ چلا ہے کہ اس کے منہ میں بھی زبان ہے مگر یہ استعمال نہیں کرتی

بکواس نہیں کرو صوفیا بیگم نے اپنے کندھے سے بازو جھٹکتے ہوئے کہا میری بچی ویسے ہی بڑی سیدھی ہے تم لوگوں کی عزت کرتی ہے جو کہ تم لوگوں کو راس نہیں اتی میرال بیٹا اگر یہ تمہیں تنگ کرتے ہیں تو تم بھی پیچھے نہ ہٹا کرو بلکہ ٹکر کا جواب دیا کرو میری طرف سے تمہیں اجازت ہے باقی سب میں سنبھال لوں گی صوفیا بیگم نے خوش دلی سے میرال کو اجازت دیتے ہوئے میرال کی سائیڈ لی

اس بات کا جواب تو میں تمہیں بعد میں دوں گا ماما میں اپنے روم میں سونے کے لیے جا رہا ہوں ویسے بھی یہ صبح صبح پکا ہوا سیب زمین پر گر گیا تھا جسے نیوٹن بنتے میر بھائی نے اٹھا لیا اور پھر مجھے ایکسپیریمنٹ کے طور پر لیب جانا ہی پڑا اب میں جا کر سونے لگا ہوں پلیز مجھے ڈسٹرب نہ کیجئے گا میرال نے انکھیں چندیاتے ہوئے اسے دیکھا وہ جاتے ہوئے بھی باز نہیں ایا تھا

ابھی کچھ ہی دیر کا وقت گزرا تھا کہ صوفیا بیگم دوبارہ احتشام کو اٹھانے پہنچ چکی تھیں احتشام بیٹا بات سنو مما پلیز سونے دے میں نے اپ کو کہا بھی تھا کہ مجھے کچھ دیر ارام کرنا ہے بیٹا بات تو سن لو اب میں اس وقت کس کو اٹھاؤں تمہارے بابا بھی کام پر ہیں میر بھی گھر نہیں باہر پولیس ائی ہے ہیں۔۔وہ حیرانگی کے عالم میں ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھا اور سلیپرز پہننے لگا باہر پولیس

ائی ہے اور اپ اتنے ارام سے بتا رہے ہیں کسی نے بات کی ہے ان سے ؟
نہیں زاویار سویا پڑا ہے اور گھر میں کوئی بھی نہیں تمہارے علاوہ میں دیکھتا
ہوں وہ ہاتھوں سے ہی بال سیٹ کرتے کمرے سے باہر نکلا اج کا تو دن ہی
خراب ہے کوئی سونے ہی نہیں دے رہا وہ سوچتے ہوئے باہر نکلا اس بات
سے ناواقف کی اج کا دن تو اسے کسی اور ہی راہ پر لے جانے والا تھا
السلام علیکم احتشام نے باہر اتے ہی ان سے مصافحہ کیا
وعلیکم السلام۔۔۔۔جی بتایئے کیسے انا ہوا؟
اپ کے گھر کی پچھلی طرف ڈکیتی کی واردات ہوئی ہے تو اسی سلسلے میں
اپ کے کیمروں کی ریکارڈنگ چاہیے تھی احتشام نے شکر کا کلمہ پڑھا اپ
مجھے کوئی یو ایس بی وغیرہ دے دیں میں اس میں اپ کو ڈیٹا ٹرانسفر کر دیتا
ہوں اس نے جان چھڑوانے والے انداز میں کہا کیونکہ وہ اس وقت اس کی
نیند میں حلل پیدا کر رہے تھے جو وہ اس وقت بالکل برداشت نہیں کر سکتا
تھا اگر وہ انہیں

ریکارڈنگ چیک کروانے لگ جاتا تو اچھا خاصا وقت سرف ہو جانا تھا اس لیے اس نے درمیانہ حل نکالا

یو ایس بی اس کے حوالے کر دی گئی تھی وہ انتظار کا کہتے اندر کی طرف بڑھا اور کچھ ہی دیر

بعد ڈیٹا کاپی کیے ان تک پہنچا اور انہیں یو ایس بی تھماتے جان چھڑوانے والے انداز میں رخصت کیا اور گہرا سانس بھرتے اندر کی طرف چل پڑا

واپس اتے اسے خیال ایا تھا کہ اسے یوں چیک کیے بنا

ریکارڈنگ نہیں دینی چاہیے تھی سربراہی دروازے پر نصب کیمروں میں گھر کی خواتین کا انا جانا بھی ریکارڈ ہوا ہو گا جس کی بنا پر میر بھائی غصہ کر سکتے ہیں میر کے غصے کا سوچتے اس کی نیند بک سے اڑی وہ جلدی سے لیپ ٹاپ اٹھائے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ گیا مرحا لاؤنج میں داخل ہوئی وہ ابھی ابھی سو کے اٹھی اس کے اٹھنے کا تقریبا یہی ٹائم تھا یونیورسٹی سے فارغ ہونے کے بعد کوئی خاص ایکٹیوٹی نہیں تھی اپنی مرضی کی مالک

مرضی سے اٹھتی مرضی سے بیٹھتی زیادہ سے زیادہ وقت اپنے دوستوں کے ساتھ سرف کرتی تھی

چھوٹو یہ کیا کر رہے ہو؟ مرہا صوفے پر بیٹھ کے بولی اس کے یوں پکارنے پر احتشام نے فورا حیرت سے اس کی جانب دیکھا میں اپ کو کہاں سے چھوٹا لگ رہا ہوں اچھا خاصا مرد ہوں۔۔۔۔ مجھ سے تو چھوٹے ہی ہو اس لیے میں تو چھوٹو ہی کہوں گی بس سہی ہے آپی۔۔۔۔

ہاں تو جب تم اپنے سے چھوٹی میرال کو عجیب و غریب ناموں سے پکار سکتے ہو تو میں نہیں پکار سکتی

نہیں پکاریں ضرور پکاریں میں نے کب منع کیا ہے مگر یہ چھوٹو یہ کچھ زیادہ ہی عجیب لگ رہا ہے پہلے ہی شادی نہیں ہو رہی اوپر سے اپ چھوٹو چھوٹو کہہ کر سب کے ذہن اور پکے کریں تاکہ میں مزید اگلے دس سال کنوارا رہوں مرہا کا قہقہ بے ساختہ تھا اچھا تو اصل بات یہ ہے

ہاں تواور کیامیر بھائی ناخود شادی کر رہے ہیں اور نہ ہمارا نمبر انے دے رہے ہیں

مجھے تو لگتا ہے دجال گدھے پر اور میں گھوڑے پر ایک ہی دن بیٹھے ہیں وہ"

"دنیا فتح کرنے نکلے گا اور میں دلہنیا

وہ کیمروں کی ریکارڈنگ چیک کر رہا تھا مرہا پھر زور زور سے ہنسنے لگی

کوئی بات نہیں دونوں کی شکلیں اور حرکتیں ایک ہی جیسی ہیں بس فرق اتنا ہے کہ تمہاری دو انکھیں ہیں اور اس کی ایک ہو گی

استغفر اللہ مرہا آپی اب میں اتنا بھی کو جا نہیں مانا کہ میر بھائی سے کم ہوں مگر پیارا تو ہوں ناہاں جی ہاں جی اپنے منہ اپ میاں مٹھو نکالتے ہیں بیٹا تمہارے لیے کوئی حل تم بھی کیا یاد کرو گے یاد کیا کرنا ہے اپ لوگوں نے اپنا فرض ادا کرنا ہے بڑے ہی احسان فراموش ہو تم نے تو پہلے ہی اپنے رنگ ڈنگ دکھانے شروع کر دیے جب کام نکلوانا ہو تو ایسے بات نہیں کرتے تھوڑا ادب تھوڑا پیار تھوڑا لحاظ تھوڑا کھانا پلانا

وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں اس سے اس کام کے عوض

کھانے کی فرمائش کر رہی تھی کیا بات ہے اپ کی اپ تو سیدھی سیدھی

"وچولن" ہی بن گئی ہیں وہ بھی کہاں کسی سے کم تھا یہ "وچولن" کیا ہوتا

ہے؟ وچولن ہوتا نہیں ہوتی اور اس کا مطلب ہے رشتے کروانے والی

مائی۔۔۔اس نے مائی پل زور دیا تھا

چلو نکلو میں نے نہیں کروانا تمہارا راستہ صاف خود جا کر نکالو اپنے مسائل

کے حل اچھا اچھا اپ لے لیجئے گا ٹریٹ بس کسی طریقے یہ میر بھائی کا پتہ

صاف کریں نہ بچو

اب تو میں سیدھا میر سے بات کروں گی کہ کس طرح تمہیں شادی کی اگ

لگی ہوئی ہے وہ اب سیدھا سیدھا اسے بلیک میل کر رہی تھی نہیں پلیز اپی

ایسا کچھ مت کہیے گا انہوں نے پھر مجھے افس جانے کے لیے کہنا شروع کر

دینا ہے نہ بیٹا اب تو میں اسے ایسے ہی بتاؤں گی جس طرح تم اس کی

بدھوئیاں کر رہے تھے اچھا اپ بتائیں اپ

کان پر مکا جھڑا احتشام درد کو محسوس کرتے اک جھٹکے میں اسے چھوڑ گیا احتشام کی حالت دیکھتے عالیہ مزید خوفزدہ ہوتی اگلے ہی لمحے زمین بوس ہوئی اس سے پہلے کے وہ کچھ اور کرتے فائرنگ کی آوازیں سنائی دی اور وہ دونوں لڑکے وین میں بیٹھتے گاڑی بڑھا گئے احتشام کے کان سے خون بہنے لگا

احتشام نے گاڑی کے نمبر کو ذہن میں محفوظ کیا اور عالیہ کی جانب مڑا ہے۔۔۔ہیلو۔۔ مس احتشام نے ہولے سے اس کا گال تھپتھپایا مگر اگلے ہی لمحے نظر اس کے وجود پر پڑی

احتشام نے ارد گرد نظر دوڑائی اور چادر اٹھاتے اس کے وجود پر پھیلا دی

بی بی جی۔۔بی بی جی۔۔ گارڈ بھاگتے ہوئے اندر گیا کرامت چچا کیا ہو گیا ہے؟ چیخ کیوں رہے ہیں مرہا کیچن سے کافی کا مگ لیے باہر ائی بی بی جی جلدی باہر ائیں مگر ہوا کیا ہے؟ جلدی سے باہر تو ائیں

مرہا مگ اور موبائل ٹیبل پر رکھتی کرامت کے پیچھے بھاگی

ہے مس۔۔۔ہیلو احتشام اسے ہوش دلانے کی کوشش کر رہا تھا احتشام

۔۔۔مرہا احتشام کو پکار لگاتی ان تک پہنچی کون ہے یہ؟ کیا ہوا ہے اسے؟

اتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ کی

سوال بعد میں کیجئے گا پہلے اسے دیکھیں یہ شاید بے ہوش ہو گئی ہے اسے

اندر لے کر چلیں

ہاں چلو مرہا نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے دیکھا اس کی کہنیاں جو شاید

زمین پر رگڑ کی وجہ سے چھل چکی تھی

اور ہاتھ بھی بری طرح زخمی ہوئے تھے مرہا کو وہ عمر میں خود سے کافی

چھوٹی لگ رہی تھی احتشام یہ بے ہوش ہے اسے اٹھا اور اندر لے کر چلو

کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ اسے پتہ چل گیا میں نے اسے گود میں اٹھایا ہے

تو پہلا خون میرا ہی کرے گی دیکھ نہیں رہی کیسے اس نے چادر وغیرہ لی ہوئی

ہے

بکواس نہیں کرو اور جلدی اٹھاؤ اسے احتشام نے اسے بازو میں اٹھایا اوۓ کتنا کم وزن ہے اس کا اس نے ذہن میں

سوچا

کرامت چچا یہ سارا سامان اٹھا کر پلیز اندر لے ایئے میرہانے جاتے ہوئے کہا احتشام اسے لیے کمرے کی جانب بڑھنے لگا کے زاویار جو سویا اٹھا تھا روم سے نکلا اس نے سامنے سے اتے احتشام کو دیکھا جس کے بازوں میں خوبصورت سی دوشیزہ سمائی ہوئی تھی زاویار نے اپنی دونوں ہتھیلیوں سے اپنی انکھیں رگڑی اور دوبارہ پوری انکھیں کھول کر سامنے دیکھا

یہ کون ہے؟؟؟ احتشام اس کے پاس سے گزرتا ہوا کمرے میں گیا مرہا کچن میں سے گرم پانی لینے گئی تھی تاکہ اس کے زخم صاف کر سکے صوفیہ بیگم بھی جلدی سے اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئیں احتشام اسے بیڈ پر لٹا

کر تھوڑا پیچھے ہوا کے زاویار نے آئیبر واچکائے جیسے سوال کیا ہو کہ یہ کون ہے؟

لڑکی ہے احتشام نے دانت پیستے ہوئے کہا

زاویار نے ہولے سے تالی بجائی واہ واہ واہ اس بات کا تو مجھے اندازہ ہی نہیں تھا ویسے اپس کی بات ہے کتنی پیاری ہے احتشام نے اس کی گردن پر چپت لگائی بکواس نہیں کر بے ہوش ہے

ایسا کیا کیا ہے آپ نے؟ زاویار دانت نکالتے ہوئے بولا احتشام نے اسے انکھیں دکھائیں صوفیہ بیگم جلدی سے اس تک ائی اور اس کے گال تھپتھپاتے اٹھانے کی کوشش کرنے لگی

مرہا ایک ہاتھ میں گرم پانی کا بول پکڑے جبکہ دوسرے ہاتھ میں ٹھنڈے پانی کا گلاس پکڑے کمرے میں داخل ہوئی

اگر نہیں اٹھ رہی تو اس کی ناک زور سے دبائیں (سانس روکیں) نہیں تو میں دباؤں زاویار نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا صوفیا بیگم نے اسے انکھیں دکھائیں مرہا جلدی سے اگے بڑھتے گرم پانی کا باول سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اور ٹھنڈے پانی سے اس کے منہ پر چھینٹیں مارنے لگی کچھ

ہی لمحوں میں وہ کسمسائی اس نے انکھیں کھولیں کہ زاویار نے بے تابی سے اگے ہو کر دیکھا بے ساختہ اس کے

منہ سے نکلا واؤ وو۔۔۔۔۔

احتشام نے اس کی گردن پکڑ کر پیچھے کیا تو تمیز سے کھڑا نہیں ہو سکتا یہاں پر؟

یار اس کی انکھیں چیک کریں گرین کلر کی ہیں زاویار نے تجسس احتشام کو بتایا احتشام نے اسے مصنوعی غصے سے غورا عالیہ نے انکھیں میچتے اپنا سر تھاما جوابھی

بھی چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا مرہا اس کے ہاتھوں اور کہنیوں کا زخم صاف کرتے اس پر مرہم لگا رہی تھی

سس۔۔۔ مرہا کے مرہم لگانے پر عالیہ نے درد سے سسکی بھری اب تو احتشام کا بھی دل کر رہا تھا اس سرخ و سفید رنگ پر چمکتی انکھیں دیکھنے کا اس کے سنہری بال تو پہلے ہی احتشام کا دل دھڑکا رہے تھے احتشام نے ہلکا سا اگے ہو کر دیکھنے کی کوشش کی مگر مرہا پوری طرح درمیان میں حائل تھی زاویر اگے ہو کر صوفیا بیگم اور

مرہا کے درمیانی فاصلے میں سے اسے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا احتشام نے پھر اس کی گردن پر ایک لگائی دفع

ہو باہر تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ احتشام کو زاویار کا اسے یوں دیکھنا بالکل بھی پسند نہیں ارہا تھا

جواپ کر رہے ہیں زاویار نے بھی لگے ہاتھ نپٹانے کی کوشش کی رک ذرا یہ تیری جو ٹھرک پن ہے نا ابھی زوبیہ کو کال کر کے بتاتا ہوں پھر مناتے رہنا

اسے اوراس کی کالی انکھوں کی تعریفیں کرتے رہنا۔۔۔۔جب ترلے منتیں کرنے

پڑیں گی ناتب پتہ چلے گا کہ کس کی انکھیں گرین ہیں اور کس کی کالی نہیں یار یہ نہ کرنا پلیز وہ روٹھ جائے تو

اسانی سے مانتی نہیں اچھی بات ہے نا ابھی بتاتا ہوں کال کر کے اچھا اب نہیں دیکھتا ان دونوں کو بحث کرتے دیکھ کر صوفیا بیگم نے ان کی جانب غصے سے دیکھا تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو چلو باہر انہوں نے حکمیا لہجے سے انکھیں دکھاتے کہا

جی مما احتشام نے کہا اور زاویار کو ساتھ لے کر دروازے

کی جانب بڑھا احتشام رکو!! صوفیا نے اواز لگائی جی؟

یہ تمہارے کان پر کیا ہوا ہے احتشام نے کان پر ہاتھ لگایا تو

انگلیوں کے پورے خون الود ہوئے عالیہ جو بیڈ کی کراؤن سے ٹیک لگا رہی تھی بے ساختہ اس کی نظر احتشام کی طرف اٹھی اس کا کان خون سے بھرا

دیکھ کر اسے شرمندگی ہوئی زاویار نے احتشام کو کہنی سے پکڑ کر اپنی طرف کرتے دیکھا خون کان سے نکلتا گردن پر لکیر کھینچ چکا تھا مگر ابھی بھی رس رہا تھا

کچھ نہیں وہ بس۔۔۔احتشام جملہ ادھورا چھوڑتے باہر نکل گیا زاویار بیٹا جا کر اس کا زخم صاف کر و میں اتی

ہوں جی تائی امی زاویار سنجیدگی سے سر ہلاتا باہر نکل گیا

مجھے گھر جانا ہے میرے گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے بیٹا اس طرح تمہیں اکیلے بھیجنا مناسب نہیں تم اپنے بابا کا نمبر بتاؤ انہیں کال کر لیتے ہیں اور اگر تمہیں مناسب لگے تو ہم تمہیں ڈراپ کروا سکتے ہیں نہیں انٹی کوئی مسئلہ نہیں پہلے ہی اپ نے اتنا سب کیا میں بابا کو کال کر لیتی ہوں اچھا جیسے تمہاری مرضی پہلے تم یہ کھانا کھاؤ

پھر کال کر لینا انہوں نے ملازمہ سے کھانے کی ٹرے پکڑتے اس کے سامنے کی مجھے بھوک نہیں بس میں نے گھر جانا ہے گھر والے میرا انتظار کر

رہے ہوں گے میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو اس لیے میں ہاف لیو لے کر
ائی ہوں بیٹا اگر طبیعت خراب تھی تو اپ کو اکیلے یوں پیدل نہیں چلنا
چاہیے تھا ان کی بات پر وہ خاموش ہو گئی اچھا چلو تم
یہ کھانا کھاؤ بعد میں دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے مرہا فرسٹ ایڈ باکس سنبھال رہی
تھی مرہا بیٹا دھیان رکھنا کسی
بھی چیز کی ضرورت پڑے تو سکینہ کو کہہ دینا میں ذرا احتشام کو دیکھ لوں پھر
میرال کو بھی دیکھنا ہے
میرال یونیورسٹی نہیں گئی مرہا نے حیرانگی سے دریافت کیا کیونکہ وہ بہت کم
یونیورسٹی سے اف کرتی تھی وہ صبح گر گئی تھی اس وجہ سے نہیں جا
سکی۔ کیا؟؟؟
صوفیہ بیگم ابھی بات کر رہی تھی کہ مرہا درمیان میں ہی
چیخ پڑی عالیہ نے حیران ہوتے پہلے مرہا کو دیکھا اور پھر

صوفیہ بیگم کو۔تم بیٹھو میں اتی ہوں صوفیا بیگم نے اسے انکھوں سے اشارہ کر کے باز رہنے کا کہا کیونکہ انہیں پتہ چل گیا تھا کہ اب یہ بھاگتی ہوئی میرال کی طرف جائے گی جی وہ بجھے دل سے وہیں رک گئی احتشام یہ کیا ہوا ہے؟

صوفیہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی ماما وہ۔۔۔احتشام نے انہیں ساری بات بتائی

خون تو زاویار نے صاف کر دیا تھا اچھا تم ڈاکٹر سے چیک اپ کروالینا کہیں زیادہ نہ لگ گئی ہو صوفیہ بیگم کو اس کی اندرونی چوٹ کی فکر ہونے لگی جی میں کروالوں گا اپ فکر نہیں کریں

اچھا میں ذرا میرال کو دیکھ لوں وہ صبح سے ہی گن چکر بنی ہوئی پورے گھر میں گھوم رہی تھی

صوفیہ بیگم ابھی احتشام کے روم سے باہر نکلی ہی تھی کہ سامنے سے ثانیہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر ارہی تھی السلام علیکم انٹی! وعلیکم السلام کیا حال ہے جی میں

ٹھیک ہوں میری ابھی کچھ دیر پہلے مرال سے فون پر بات ہوئی تھی تو ابھی پتہ چلا میں فورا یونیورسٹی سے یہاں اگئی ہوں ہاں کمرے میں ہی ہے دیکھ لو میں ادھر ہی جارہی تھی مگر تم جاؤ میں اتی ہوں جی ٹھیک ہے صوفیا بیگم نیچے چلی گئی جبکہ ثانیہ مرال کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

اللہ۔۔میرا سر توڑ دیا ثانیہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی کمرے سے نکلتا ہوا احتشام ثانیہ سے ٹکرایا جو بے

دہانی میں ہاتھ پر گھڑی باندھتے باہر قدم بڑھا رہا تھا مجھے لگتا ہے اج عورتوں کا زخمی ہونے کا عالمی دن ہے احتشام نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا

تو مردانکھیں کھول کر چلیں سارے فساد کی جڑ ہی مرد ہیں

وہ بھی اپنے ماتھے کو رب کرتے ہوئے بدلے پر اتری جی نہیں عورتوں کو ہی شوق چڑھا ہوا ہے ہم جیسے ہینڈسم مردوں سے چپکنے کا احتشام نے ایک ادا سے بالوں میں

ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا واہ واہ واہ خوش فہمیاں چیک کرواور ویسے بھی بات
توہینڈسم مردوں کی ہوئی ہے یہ تم کس لیے اتنی ادائیں دکھارہے ہو شکل
دیکھو جاکر اپنی ائینے میں افریقن بندر بھی تم سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں
ثانیہ کی اکثر ہی احتشام سے ملاقات ہوتی رہتی تھی کیونکہ میرال اور ثانیہ
کافی پرانی دوستیں تھیں ایک دوسرے کے گھر میں بھی انا جانا تھا ثانیہ مرال
کے سب ہی گھر والوں سے گھل مل گئی تھی سوائے میر کے کیونکہ
وہ کم ہی گھر پر موجود ہوتا تھا میرال کے بتانے پر کہ وہ کافی غصے والا ہے وہ
بھی اسے دور ہی رہتی تھی باقی سب کے ساتھ اس کا مذاق چلتا رہتا تھا
کیونکہ وہ کافی ہنس مکھ لڑکی تھی

او۔۔کوہِ قاف کی پری (چڑیل)

دھیان رکھنا یہ افریکن بندر ہی نہ تمہارے سر کا تاج بن جائے وہ اپنے
دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈال کر کھڑے ہوتے ہوئے مغرورانہ انداز
میں بولا ویسے بھی صبح

سے تین دو شیز ائیں سنبھال چکا ہوں مجھے لگتا ہے باہر نکلوں گا تو چوتھی بھی لپٹنے کو مچل رہی ہو گی مطلب میری چار تو پوری ہو جائیں گی باقی حوروں کی جنت میں دیکھیں گے وہ قہقہ لگاتے ہوئے اسے تنگ کرتے اگے کی طرف بڑھ گیا

او مسٹر۔۔۔کوئی چانس نہیں یہاں "ائی ایم بکڈ "ثانیہ نے جھوٹ کہا تھا

ثانیہ نے اپنے ریشمی بال پیچھے کو جھٹکے

مجھے چانس مارنے کی ضرورت ہی نہیں لڑکیاں ویسے ہی اڑاڑ کر لپٹتی ہیں

شاپر ہوتی ہیں وہ۔۔۔۔ثانیہ نے بلند اواز میں قہقہ لگایا

احتشام کو تو مانو چپ لگ گئی ثانیہ ہنستے ہوئے مرال کے کمرے میں چلی گئی ماما

میں ذرا باہر جا رہا ہوں احتشام کچن میں داخل ہوتے بولا صوفیا بیگم کچن میں

دوپہر کے کھانے کی ہدایت دے رہی تھی بیٹا پہلے تم اس بچی کو گھر چھوڑ کر

اؤ بعد میں کہیں جانا ماما میں کیسے چھوڑ

کراؤں اب اپ اسے ڈرائیور کے ساتھ بھیج دیں صوفیا نے اسے انکھیں دکھائیں چپ کر کے جو کہا ہے وہ کرو اور چلو میرے ساتھ اوپر صوفیہ بیگم حکم صادر کرتی اگے چل پڑی اور احتشام ان کے پیچھے پیچھے

مرہا بیٹا اس کے گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے تم اور احتشام جاؤ اسے گھر ڈراپ کر کے اؤ نہیں انٹی تکلف کی ضرورت نہیں میں چلی جاؤں گی میں ابھی بابا کو کال کر لیتی ہوں نہیں تم رہنے دو وہ خواہ مخواہ پریشان ہوں گے

کمرے میں داخل ہوتے ہی احتشام کی نظر بیڈ پر بیٹھے وجود پر پڑی اس کے کمرے میں داخل ہونے پر سب نے اس کی جانب دیکھا عالیہ نے جب نظر اٹھائی تو احتشام نے اس کی انکھوں میں جھانکا انکھیں واقع ہی بہت خوبصورت تھی زاویار حق بجانب تھا وہ انکھیں واقع ہی قابل تعریف لگ رہی تھی اسے یوں یک ٹک اپنی طرف دیکھتے پا کر عالیہ نے سٹپٹاتے ہوئے اپنا رخ بدلا

احتشام جاؤانہیں ساتھ لے جاؤ صوفیہ کی اواز پر احتشام
نے ان کی جانب دیکھا جی۔۔۔۔وہ صرف اتنا ہی بول سکا
میں گاڑی نکالتا ہوں اپ اجائیں کہہ کر وہ روم سے باہر نکل گیا
جھوٹ نہ بولی مجھے سچی بتا جان بوجھ کر گری تھی ناثانیہ میرال کے ساتھ
اس کے بیڈ پر بیٹھے اس سے سوال جواب کر رہی تھی ثانیہ کی بات سنتے
میرال کی آنکھیں پھیلیں تیرا دماغ خراب ہے میں بھلا کیوں خود کو اتنی
تکلیف دوں گی مجھے کیوں یقین نہیں ارہا پھر ثانیہ نے
انکھیں چندیاتے ہوئے کہا
کیونکہ تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے اب تم مجھ پہ الٹے سیدھے الزام لگاؤ گی اج
کے بعد میں نے تم سے میر کی کوئی بات نہیں کرنی
نہیں یار میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں ثانیہ اسے ناراض ہوتے دیکھ کر بولی
اچھا اس بات کا اور کیا مطلب نکلتا ہے اس کے علاوہ کہ میں جان بوجھ کر
میرے سے ٹکرائی ہوں تاکہ ان کی تھوڑی سی قربت مل جائے

میرال مجھے ایسا لگا تھا مگر۔۔واؤ میرال نے اس کی بات درمیان میں ٹوکی

تمہیں لگتا ہے کہ میں اتنی گری ہوئی حرکت بھی کر سکتی ہوں تمہیں لگتا

ہے کہ میں ہوس پرست ہوں میرال میری بات سنو میرا وہ

مطلب۔۔۔۔۔

مطلب تو میں تمہارا اچھے سے سمجھ چکی ہوں تم نے بہت خوبصورت الفاظ

کی ادائیگی سے میری محبت کو گالی دی ہے

میرال میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اگر تم نے یہ حرکت

جان بوجھ کر کی ہے تو یہ بہت غلط ہے میں تو صرف تمہیں سمجھا۔۔۔۔

شکریہ کہ تم نے مجھے بتا دیا کہ یہ بہت غلط ہے کیونکہ مجھے تو اندازہ ہی نہیں

تھا اس کا کہ میں میر کی قربت پانے کے لیے اس حد تک بھی جا سکتی ہوں

یار تم اووری ایکٹ۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔میں اوپر ری ایکٹ کر رہی ہوں

؟ایک سیکنڈ میری بات ارام سے سنو ثانیہ نے لہجہ نارمل کرتے کہا میرے

خیال میں اب تمہیں واپس جانا

چاہیے میرال اس وقت غصے کی انتہا پر تھی

اس کی بات سنتے ثانیہ خاموش ہوئی پھر کچھ دیر بعد بولی مجھے لگتا ہے میرے الفاظ غلط تھے مگر میری نیت غلط۔۔۔۔۔۔۔تم لنچ کر کے جاؤ گی؟میرال نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا اس کی بات سنتے سینے میں کچھ ٹوٹا تھا ثانیہ کی انکھیں سیکنڈ میں بھریں

سکینہ بی۔۔۔۔۔ثناء۔۔۔۔۔میرال ملازمہ کو اواز دینے لگی

ثانیہ اپنے انسو پیچھے کی جانب دھکیلتے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ خود پر پھیلایا موبائل اور بیگ اٹھاتے باہر نکل گئی

وہ جلدی سے سیڑھیاں پھیلانگ رہی تھی وہ اس وقت کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی کسی کی نظروں میں انا چاہتی تھی وہ ڈرائیور کو کال کر کے جلدی سے گیٹ سے باہر نکلی کہ احتشام اور مرہا عالیہ کو گھر ڈراپ کرنے کے لیے جا رہے تھے

ثانیہ تم اتنی جلدی واپس اگئی ؟احتشام نے پوچھا جی وہ

بس مجھے کام تھا اس وجہ سے وہ نظریں چراتے بولی اچھا اجاؤ ہمارے ساتھ

ہی چلی جاؤ نہیں ڈرائیور پاس ہی ہے وہ پہنچ رہا ہے اپ لوگ جائیں چلو جیسے

تمہیں مناسب لگے مرہا کہتے گاڑی میں بیٹھی احتشام بھی بیٹھا اور گاڑی

اگے بڑھادی گئی تھی

کچھ ہی دیر میں ڈرائیوران پہنچا ثانیہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی اور گھر چلنے

کا حکم دیا

انسو جن پر کب سے بند باندھا گیا تھا بیڈ کے قریب بیٹھتے ہی انہیں بہنے دیا

کیا مجھے اس کی اتنی فکر نہیں کرنی چاہیے ؟کیا مجھے اسے اچھے برے سے

نہیں روکنا چاہیے ؟کیا انے والے وقت میں میں اسے تڑپتے ہوئے دیکھتی

رہوں ؟انسو لگاتار انکھوں سے بہہ رہے تھے وہ بنا منزل کے جس راستے کی

طرف گامزن ہے سب جانتے ہوئے بھی اسے اسی راستے پر چلنے دوں ؟میر

کبھی اس کا نہیں ہو سکتا یہ ایک حقیقت ہے کیا پھر بھی اسے خوابوں کی دنیا میں رہنے

دوں؟ثانیہ اپنے ذہن میں خود سے مخاطب تھی میر سب کچھ جاننے کے بعد کیا اپنی اس سے دوری نہیں بڑھالے گا؟جب یہ بات سب کو پتہ چلے گی تو سب اسے حقارت بھری نظروں سے دیکھیں گے اسے یہ سب سمجھانا اور صحیح غلط میں فرق بتانا ایک اچھے دوست کا فرض نہیں؟

اگر میں اسے یہ سب بتانا چاہتی ہوں اس پر حقیقت عیاں کر رہی ہوں تو وہ مجھے ہی کیوں غلط سمجھ رہی ہے؟وہ اہستہ اہستہ مجھ سے بد گمان کیوں ہو رہی ہے؟کیا میں

اتنے سالوں میں بھی اس سے اپنی دوستی کا یقین نہیں دلا سکی؟کہ میں اس کے لیے مخلص ہوں وہ اوور تھنکنگ کرتے ہوئے کچھ زیادہ ہی حساس ہو رہی تھی کیا میں اسے اس کے حال پر چھوڑ دوں؟اسی جملے کو ذہن میں بار بار دہراتے خود سے سوال کر رہی تھی میرے خیال میں مجھے اس معاملے

میں اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے وہ بالغ ہے وہ سمجھدار ہے وہ اپنا اچھا برا سمجھتے خود فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتی ہے میر کے متعلق بات کرنے سے ہم دونوں کی دوستی خراب ہو رہی ہے اور میں ایسا ہر گز نہیں چاہوں گی میں اج کے بعد اس سے میر کے متعلق کوئی بات نہیں کروں گی میں میرال کو نہیں گنوا سکتی یہی سہی رہے گا اس نے اپنے دونوں گال رگڑ کے صاف کیے میں اپنی اور تمہاری دوستی کے درمیان میر کو نہیں انے دوں گی اور نہ ہی میر اور تمہارے درمیان خود اؤں گی تم میری اکلوتی دوست ہو اور تم ہی میری دوست رہو گی وہ کھڑی ہوتی واش روم کی طرف چل پڑی

ایڈریس بتا دیں احتشام گاڑی کے درمیانی مرر سے پیچھے بیٹھی عالیہ سے مخاطب ہوا عالیہ نے ڈریس بتانے کے لیے اوپر دیکھا تو سامنے نظر مرر میں پڑی وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا لمحے کے لیے نظر کا ٹکراؤ ہوا کہ عالیہ نے نظر بدل لی احتشام جو ایک لمحے کے لیے سبز انکھوں میں کھویا تھا

نظر کے ہٹتے ہی ونڈ سکرین کی طرف دیکھنے لگا عالیہ نے بنا اس کی طرف دیکھے ایڈریس بتایا مرہا گا ہے بگا ہے اس سے باتیں کرتی اسے بور نہیں ہونے

دے رہی تھی

مطلب تم بچوں کی روحانی ماں ہو مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا جواباوہ بھی ہلکاسا مسکرائی

احتشام کے کان انہی کی باتیں سننے میں مصروف تھے جبکہ انکھیں مرر میں سے گرین انکھوں کا اٹھنا اور جھکنا دیکھ رہی تھی کچھ ہی دیر کے بعد گاڑی ایک گھر کے سامنے رکی یہی ہے گھر اپ کا؟ احتشام ایک دفعہ پھر اس سے مخاطب ہوا جی! وہ بنا احتشام کی طرف دیکھ کے

اپنی چادر سیدھے کرتے بولی احتشام نے گاڑی سے اترتے پیچھے کی جانب کا دروازہ کھول کر اس پر بازو ٹکائے کھڑا ہوتا حیرانگی سے گھر کو دیکھ رہا تھا

شکریہ بہت بہت اچھا لگا اپ سے مل کے عالیہ اندر ہی بیٹھی مرہا سے مخاطب ہوئی چلیں اب اپ اندر ائیں اور مجھے مہمان نوازی کا موقع دیں ارے پھر کبھی صحیح پلیز اپ اندر ائیں مجھے اچھا لگے گا عالیہ نے انہیں التجائیہ انداز میں کہا

دراصل اج میری کزن میرال کا برتھ ڈے ہے تو اسی سلسلے میں مجھے شاپنگ کے لیے جانا ہے ہم انشاءاللہ دوبارہ چکر لگائیں گے مرہا نے مسکراتے ہوئے وجہ بتائی

چلیں ٹھیک ہے مگر میں اپ کا انتظار کروں گی ایئے گا ضرور

اوکے وعدہ رہا میں ضرور تم سے ملنے اؤں گی اگین تھینکس اللہ حافظ کرتے ہوئے وہ اپنا بیگ پکڑ کر باہر نکلی نظریں سامنے کھڑے وجود پر پڑی ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے

اس سے ہم کلام ہونے کی کوشش کر رہی تھی

احتشام اس کا کنفیوز ہونا نوٹ کرتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو اپس میں
پیوست کرتے اس کے بولنے کا منتظر تھا
بہت شکریہ اپ کا اپ نے میری مدد کی اگر اپ بروقت نہ اتے تو میں اج
یہاں نہ ہوتی میں اپ کا یہ احسان نہیں اتار سکتی میں ہمیشہ اپ کی مشکور
رہوں گی وہ کبھی نظریں اٹھاتے اس کی طرف دیکھتے اور کبھی اس سے
نظریں چراتے سب بول رہی تھی وہ دروازے پر ایک ہاتھ جمائیں
کھڑا کبھی اس کے لبوں اور کبھی ہری انکھوں کو دیکھتا صدقے واری جا رہا تھا
تیرے ہونٹ تیری زلفیں تیرے گال تیرے بال
یہ سب بعد کا قصہ ہے تیری انکھیں بہت پیاری ہیں
وہ اس کی انکھوں کی گہرائی میں جاگتے ہوئے دل ہی دل میں شاعرانہ انداز
میں اس کی تعریف کر رہا تھا ا

وہ اس کی نظروں کو ہنوز اپنی طرف دیکھتے پا کر سٹپٹائی اور
بنا کوئی جواب وصول کیے اپنے گھر کی طرف چل پڑی وہ بنا مڑے گھر میں
داخل ہوئی احتشام ابھی بھی نظریں اسی پر مرکوز کیے ہوئے تھا
اندر ہی چلے جاؤ دو تین گھنٹے بعد گھر چلے جائیں گے کوئی مسئلہ نہیں مرہانے
اپنی ہنسی دباتے ہوئے اسے طنز کا تیر مارا ارادہ تو بن رہا تھا مگر اس نے بلایا ہی
نہیں وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے بولا اچھا تو مجھے
اپنے ارادے سے پہلے آگاہ کر دیتے میں اسے
منع نا کرتی
کیا مطلب؟ اس نے اندرانے کی دعوت دی تھی؟
ہمم مرہانے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے ہینڈ بیگ میں سے چاکلیٹ
نکالی

احتشام نے افسوس سے سر جھٹکا اور گاڑی سٹارٹ کی کھاؤ گے ؟ مرہا نے کھلے دل سے چاکلیٹ اس کی جانب بڑھاتے کہا نہیں جناب اپ کھائیں ایزیو وش مرہا نے کندھے اچکا کر کہا اور خود کھانے لگی چلو پھر کھانا کھلاؤ مجھے میں نے صبح سے ناشتہ بھی نہیں کیا

جی وہ کیوں ؟ بتانا پڑے گا ؟ مرہا نے ایک ائی برا اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے استفسار کیا اچھا ٹھیک ہے احتشام نے گاڑی ریسٹورنٹ کی طرف ڈال لی

اگلا دن بھی یوں ہی گزر گیا ناثانیہ کی کال ائی نہ ہی میرال نے اس سے رابطہ کیا رات کے ساڑھے گی کا ٹائم تھا وہ لان میں بیٹھی پاس پڑے موبائل پر نظر مرکوز کیے خاموشی سے انسو بہا رہی تھی اور دور کہیں سوچوں میں گم تھی

اس دفعہ یہ انسو ثانیہ کے لیے تھے اس نے مجھے ایک دفعہ بھی برتھ ڈے وش نہیں کیا ٹھیک ہے میں نے جانے کے لیے کہہ دیا تھا لیکن اس کا

مطلب یہ تو نہیں تھا کہ وہ مجھے کال ہی نہ کرتی یا میسج ہی نہ کرتی اسے پتہ تو ہے میں ایک بھی دن اس سے بات نہ کروں تو میرا دل نہیں لگتا پھر بھی اس نے کوئی رابطہ نہیں کیا مگر کیا میں یہ شکوہ اس سے کر سکتی ہوں؟ کیا پتہ وہ مجھے اس وقت

وش کرنے کا ارادہ رکھتی ہو مگر میں نے بھی تو حد ہی کر دی تھی ڈائریکٹ اسے جانے کا ہی کہہ دیا میں بھلا کیسے اسے خود سے دور جانے کا کہہ سکتی ہوں پتہ نہیں کبھی کبھی دماغ کو کیا ہو جاتا ہے جو منہ میں آتا ہے بول دیتی ہوں اگر میں نے اسے جانے کے لیے کہہ بھی دیا تھا تو اسے دوبارہ وہ سوال نہیں پوچھنا چاہیے تھا وہ بار بار ایک ہی سوال کرتے ہیں میرا دماغ خراب کر رہی تھی کیا اسے میں ایسی ویسی لگتی ہوں؟ مجھے میر سے محبت ہے لیکن میں ایسے واحیات کام کروں گی اس نے سوچ بھی کیسے لیا اس کی اس بکواس پر ناراض مجھے ہونا چاہیے اور خود منہ پھلائے بیٹھ گئی ہے پورا دن گزر گیا ہے کوئی رابطہ نہیں کیا نہ ہی میرا حال پوچھا وہ اپنی سوچوں میں گم بیٹھی رو رہی

تھی کہ دروازے سے اندر اتی گاڑی کی اواز بھی محسوس نہ کر سکی میں بیمار تھی اس وقت اور اسے میری باتوں کو سیریس نہیں لینا چاہیے تھا ٹھیک ہے میں نے اسے جانے کے لیے کہا تھا مگر وہ ایک بات بار بار

دہرا کر میرا دماغ خراب کر رہی تھی اور مجھے اپنا اپ مجرم لگ رہا تھا

میرا ایک بازو پر کوٹ لٹکائے دوسرے ہاتھ میں موبائل تھامے گاڑی سے باہر نکلا گاڑی کو لاک کرتے وہ گھر کے اندر کی جانب چلنے لگا کہ نظر لان میں بیٹھے وجود پر پڑی

مرال اس جانب قمر کیے بیٹھی تھی وہ لمحوں میں سمجھ چکا تھا کہ وہ رو رہی ہے وہ اس کی طرف انے کے بجائے غصے سے گھر کے اندر گیا کوٹ اور موبائل کو حال

میں پڑے صوفے پر پھینکتے اوپر کی جانب بڑھا اب اس کا رخ احتشام کے کمرے کی طرف تھا کیونکہ میر نے اسے کہا تھا کہ میرے پیچھے سے میرال کا دھیان رکھیں

اوپر پہنچتے ہی غصے سے دروازے پر پاؤں مارتے دروازہ کھولا پورا کمرہ
اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا لائٹس ان کرنے کے لیے غصے سے سوئچ بورڈ پر
ہاتھ مارا لائٹس تو ان نہ ہوئی البتہ سوچ بورڈ اتنی سختی برداشت نہ کر سکا اور
بٹن اندر دھنس گئے لائٹس ان نہ ہوئی تو دوبارہ جلانے کے
لیے سوچ بورڈ پر پہلے سے بھی زیادہ غصے سے ہاتھ رکھا
اوہ شٹ۔۔۔۔۔۔ کرنٹ نے اس کے غصے کو مزید بڑھاوا دیا
رول لمبے لمبے ڈھاگ بھرتا کمرے سے باہر نکلا نیچے پہنچتے ہی صوفے سے
موبائل اٹھایا
اگر اگلے 15 منٹ میں تم مجھے میرے کمرے میں نہ ملے تو میں تمہاری
جان لے نکال دوں گا وہ ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے بولا مگر جہاں میں
ہوں وہاں سے گھر کا راستہ تقریبا تیس منٹ کا ہے احتشام نے ڈرے سہمے
انداز میں کہا

اکتسواں نہیں ہونا چاہیے حکم صادر کرتے ہی موبائل جیب میں ڈالتے لان کی طرف بڑھا

سٹینڈاپ۔۔۔۔۔ائی سیڈ سٹینڈاپ اسے ہنوز بیٹھے دیکھ کر وہ پھر سے داڑھا

ج۔۔۔جی۔۔۔جی؟ وہ لڑکھڑاتی زبان سے بولتی ایک دم کھڑی ہوئی

آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ۔۔۔اس۔۔۔الفاظ حلق میں ہی اٹک گئے

میر کھڑا غصے سے اسے دیکھ رہا تھا مہرون کھلے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے جس کی کچھ لیٹیں چہرے پر جھول

رہی تھی انکھیں درد کی شدت بیان کرتی سرخ انگارہ بنی ہوئی تھی میر کہ یوں اچانک غصے پر اسے اپنی ٹانگیں بے جان ہوتی محسوس ہو رہی تھی

پیار کی زبان سمجھ نہیں اتی؟اس دن ب**** کی تھی نہ کہ یہ انکھیں بھیگنی نہیں چاہیے وہ نوز کھڑی لڑکھڑاتی ٹانگوں اور کپکپاتے ہاتھوں کو سٹل کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہا تھا نا کوئی بھی تکلیف ہو شیئر کر لیا کرو تو

اگر میر کے ہوتے ہوئے بھی تم نے تنہا ہی سب برداشت کرنا

ہے تو لعنت ہے میر پر

وہ غصے سے بولتے اندر ونی جانب بڑھنے لگا کہ مرال بھاگتی ہوئی اس کے سامنے اگ کھڑی ہوئی اور دونوں ہاتھوں کی پشت سے انسور گڑے

س۔۔ سو۔۔ سسوری۔۔۔۔۔ پلی۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ پلیز ہچکی بھری

آ۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ۔۔ ن۔۔ نن۔ ناراض نہ ہویئے گا میں ائندہ کبھی نہیں رہوں گی

نہیں مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میری بات کی کوئی اہمیت

نہیں ہے تمہاری نظر میں سوو وجو تمہارے دل میں اتا ہے کرو کہہ کر وہ پھر قدم بڑھا گیا مرال کو اپنا دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوا

اسے خود سے دور جاتے دیکھ کر دماغ میں منفی سوچیں ابھرنے لگی پہلے ہی دل ثانیہ کی وجہ سے بھرا پڑا تھا اوپر سے میر کا اچانک ناراض ہوتے ہی غصے سے دوڑنا اور پھر اپنے لیے اتنے کرخت الفاظ بولنا میرال سے مزید برداشت نہ ہوا

تو وہ وہیں زمین پر بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی میر کے بڑھتے قدموں کو بریک لگی انکھوں کو میچتے غصے کو کنڑول کرنے کی کوشش کی واپس مڑ کے بھاگتے ہوئے میرال تک پہنچا دونوں گھٹنے زمین پر ٹکاتے اس کے پاس بیٹھا

میرو۔۔۔۔میرو۔۔۔میرو ادھر دیکھو میری طرف اسے اتنی شدت سے روتے دیکھ کر سارا غصہ جاگ کی طرح بیٹھ گیا وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہیچیوں سے رونے میں

مصروف تھی میرال! میر نے ہاتھ بڑھاتے اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹائے

تمہیں پتہ تو ہے غصے میں کچھ بھی سمجھ نہیں اتا بس جب تم اس طرح روتی ہو تو چچا جان سے کیا ہوا وعدہ یاد اجاتا ہے جو مجھے غصہ د** جاتا ہے میرال نے نم انکھوں سے اس کی طرف دیکھا مطلب یہ سب محبت فکر صرف بابا جان کی سامنے سرخرو ہونے کے لیے ہے نمکین پانی پھر سے انکھوں میں رقص کرنے لگا تم جانتی ہو نا کہ

تم ہم سب کے لیے کتنی امپورٹنٹ ہو ہمارے گھر کی رونق ہو تم بے شک
تم زیادہ ہنستی نہیں ہو اپنے چھوٹے ہونے کا حق استعمال نہ کرتے ہوئے
شرارتیں نہیں کرتی مگر تمہارا اس گھر میں ہونا ہی ہمارے گھر کی رونق ہے
مگر میرال کی سوئی ابھی بھی اس بات پر اٹکی تھی کہ یہ سب بابا جان کی وجہ
سے ہے وہ میر سے نظریں ہٹا کر زمین پر مرکوز کر گئی میر انجانے میں اسے
ایک اور تکلیف دے گیا تھا پہلے ہی تمہارا اتنی سی عمر میں اتنا سنجیدہ رہنا
مجھے بالکل پسند نہیں اور اوپر سے تم نے یہ سب رونا دھونا بھی شروع کر لیا
ہے اسے ہنوز نظریں جھکائے زمین کی طرف دیکھتے میر بولا مجھے پتہ ہے
لان کی گھاس مجھ سے کئی گناہ زیادہ خوبصورت ہے مگر اپ سب سے زیادہ
پیارے ہیں دنیا کی ہر چیز سے پورے جہان سے میر ابھی اگے کچھ بولتا کہ
میرال نے جڑ سے اس کی طرف دیکھتے کھلے دل سے اس کی تعریف کی میر
نے ہونٹوں کو اپس میں پیوست کرتے اپنی عمر نے والی ہنسی چھپائی وہ

اپنے جلدری ایکشن کی وجہ سے ہمیشہ میر کو مسکرانے پر مجبور کر دیتی تھی

میر اپنا مضبوط ہاتھ بڑھاتے اپنی انگلیوں کی پشت سے اس کے انسو صاف کرنے لگا مرال کے دل کی دھڑکنیں سر پٹکنے لگی

ائس کریم کھاؤ گی؟ میر نے ائی برو اٹھاتے استفسار کیا میرال نے نفی میں سر ہلایا کیوں؟ میر و کو ائس کریم نہیں پسند؟ اس نے جان بوجھ کر یہ سوال کیا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اسے ائس کریم بہت پسند ہے وہ اٹھ کھڑا ہوا ہاتھ مرال کی طرف بڑھایا وہ اج اپنی باتوں اور حرکتوں سے اسے حیران پہ حیران کیے جا رہا تھا

ہمم؟ میر نے پھر ہنکارا برتے سوال کا جواب مانگا پسند نہیں بہت پسند ہے مگر اپ ابھی تو تھکے ہوئے ائے ہیں اپ کو ڈریس کرنا چاہیے بس اسی لیے وہ ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑتے ہوئے بول رہی تھی میری فکر چھوڑو تم بتاؤ تو تمہارا دل کر رہا ہے کھانے کا وہ دونوں ہاتھوں کو پینٹ کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے بولا مرال کو یہ سنہری موقع لگا وہ

اثبات میں سر ہلا گئی میر نے ہاتھ پر بندی گھڑی دیکھی اور ساتھ ہی گاڑی کے ہارن کی اوازائی مرال نے فورا گیٹ کی طرف دیکھا گاڑی اندر داخل ہوئی اور احتشام نے ان دونوں کو دیکھ لیا تھا وہ جلدی سے گاڑی سے نکلتا اندر کی طرف بھاگنے لگا کہ میر نے پکار لگائی

نظر چرانے کا کوئی فائدہ نہیں

احتشام نے انکھیں میچتے زبان دانتوں تلے دبائی اور اپنا رخ بدلتے قدم قدم چلتا ان کے قریب ایا السلام علیکم

وعلیکم السلام مرال نے جٹ سے جواب دیا میر نے غصے سے بری ایک نظر احتشام پر ڈالی میر کو سلام کا جواب نہ دیتے ہوئے پا کر مرال نے میر کی طرف دیکھا جو غصے سے احتشام کو گھور رہا تھا مرال نے بے ساختہ دو قدم کی دوری بڑھائی میر میریال کی اس حرکت کو نوٹ کر چکا تھا اس لیے خود کو نارمل کرتے ہوئے بولا میر کو ائس کریم کھانی ہے ساتھ لے کر جاؤ اور اس کی من پسند جگہ سے ائس کریم کھلا کر لاؤ لہجہ حکمیہ تھا مرال نے حیرانگی

سے میر کی طرف دیکھا وہ تو سمجھی تھی کہ میر۔۔۔۔۔۔

مگر وہ تو میں آ۔۔۔۔۔۔۔ مرال بولتے بولتے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کے

کیونکہ اسے محسوس ہوا تھا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی اواز بھاری ہو رہی ہے

میر اور احتشام اس کا جملہ مکمل ہونے کا انتظار کرتے ہیں اس کی طرف دیکھ

رہے تھے مرال نے انہیں اپنی طرف دیکھتے پا کر نفی میں سارے ہی لایا گو

فاسٹ اور اگر وہ مسکراتی ہوئی واپس نہ ائی تو میں نے تمہاری جان نکال

دینی ہے کہتے ہی وہ میر اکی طرف پلٹا میر و بچے جاؤ میں خود جاتا مگر مجھے لگتا

ہے کہ میں تمہیں مزید بور کروں گا تو تم احتشام کے ساتھ چلی جاؤ اور اگر

کچھ چاہیے تو وہ بھی لے لینا

مگر بھائی ٹائم تو دیکھیں اتنی رات کو۔۔۔۔۔۔ جتنا کہا ہے صرف اتنا

کرو۔۔۔۔۔ جاؤ!

حکمیہ کہتے وہ اندر کی جانب چل پڑا

اوئے پکے ہوئے سیب یہ کوئی وقت ہے ائس کریم کھانے کا جیسے ہی میر انکھوں سے اوجھل ہوا احتشام مرال کی کلاس لگانے لگا

نہیں کھانی کوئی ائس کریم وائز کریم جائیں اپنا کام کریں جا کر وہ بھی ڈبل غصے سے بولتی ہوئی اندر کی جانب چلی گئی بھائی کو کیا کہنا ہے یہ تو بتا کر جاؤ اسے اندر کی جانب بڑھتے دیکھ کر اواز لگاتے پوچھا مگر میر رال کچھ نہ بولی ہیں۔۔۔اس میڈم کو کیا ہو گیا ہے جسے دیکھو مجھ پہ ہی چڑھائی کرتا ہے کوئی ویلیو ہی نہیں

میں تو نہیں جا رہا اس وقت شیر کے پنجرے میں صبح پوچھیں گے تو خود ہی جواب دے گی وہ بھی سر جھٹکتے اندر کی جانب چل پڑا اپنے انسوؤں پر بند باندھتے وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگ رہی تھی میر جواج پھر اپنی ماں سے ملنے ان کے کمرے میں گیا تھا مگر ان کے سوئے ہونے کی وجہ سے بنا ملے واپس اگیا تھا بروقت اسے

دیکھتے وہیں دروازے میں رک گیا مرال اس کی موجودگی محسوس کر چکی تھی مگر بنا اس کی طرف دیکھی اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی

مر گئے یہ ابھی اپنے کمرے میں نہیں گئے احتشام جو ابھی اندر آیا تھا سامنے ہی میر کو دیکھ کر ہم کلام ہوا

اجاؤ اجاؤ شاباش تمہاری خاطر تواضہ میں نے صبح پر ڈال دی ہے وہ جو میر سے نظریں بچاتے واپس باہر بھاگنے لگا تھا میر کی اواز سنتے ہی قدموں کو بریک لگی

نہیں میں تو بس۔۔۔۔۔۔وہ اپنی انگلی سے ائی برو رب کرتے بہانہ بناتے بول رہا تھا

تم نے کچھ کہا ہے اسے ؟ میں نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ٹوکا نہیں وہ کہہ رہی ہے میں نے نہیں جانا وہ وہیں فاصلے پر کھڑا اسے جواب دے رہا تھا چلو تم اپنے کمرے میں ائندہ اتنی رات گئے بتائے بغیر کہیں گئے تو جان نکال دوں گا سمجھے ؟ جی وہ سر جھکائے سیڑھیاں چڑھنے لگا

!!!!!_____

میرا ایک ہی ہاتھ میں دونوں مگ پکڑے دوسرے ہاتھ سے دروازہ بجاتے ہینڈل گھما کر اندر داخل ہوا

میرال جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ٹیڈی بیئر کو دونوں بازوں میں دبا کر منہ پھلائے بیٹھی تھی اچانک میر کو دیکھ کر سیدھی ہوئی اور مر سے نظروں کا زاویہ بدلا روز تم مجھے بنا کر دیتی ہو اج میں بنا کر لایا ہوں وہ مگ ٹیبل پر رکھتے بولا

میرال نے چور نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا وہ ابھی بھی بلیک پین پر سفید شرٹ پہنے ہوئے تھا البتہ ٹائی غائب تھی اور اوپری دو بٹن کھلے ہوئے تھے جن سے سینہ واضح نظر ارہا تھا میرال نے میر کے اپنی جانب دیکھتے ہی جلدی سے نظریں بدلیں

ائس کریم کھانے کیوں نہیں گئی؟میری صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا وہ ہنوز چپ بیٹھی فرش کو گھورتی اپنی ناراضگی جتا رہی تھی میں تو سمجھا تھا ناراضگی ختم ہو گئی ہے اس لیے ائس کریم کا پوچھا تھا

وہ ٹیک چھوڑتے سیدھا ہوا پہلے یہ بتائیں ناراض کون ہوا تھا؟ وہ بیڈ سے اٹھتی میر کے برابر والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی

میں۔۔۔۔۔میر ذہن پر زور ڈالتے بولا

نہیں جی۔۔۔۔۔۔۔۔پہلے اپ ہوئے تھے پھر میں ہوئی تھی وہ انکھوں کو چھوٹا کرتے فورا بولی میر نے ہونٹوں کو اپس میں پیوست کرتے ہنسی دبائی

اچھا یہ کب کی بات ہے؟ مجھے تو نہیں یاد مجھے تو بس

اتنا پتہ ہے کہ میں ناراض ہوا تھا اور تم نے منانے کی بجائے خود رونا شروع کر دیا تھا وہ اپنی ہنسی کو چھپاتے اب اسے تنگ کر رہا تھا میں خود باخود کیوں رونا شروع ہو جاؤں گی میرا کوئی دماغ خراب ہے؟ایسی باتیں یوں کھلے عام کھلے عام نہیں کرتے وہ دھیمی سی اواز میں بولا جیسے یہ بات بہت رازداری

کی ہو گھر والوں کو پتہ چل گیا تو تمہیں ایڈمٹ کروادیں گے پھر مجھے روز خود کافی بنانی پڑے گی

کافی سے یاد ایا یہ تو پکڑو میر نے کافی کم اس کی جانب بڑھایا

میں اب اگر ناراض ہو گئی نا تو سچی میں ائس کریم کھلا۔۔۔ائس کریم سے یاد ایا ہم کسی اور ٹاپک پہ تھے اچھا یہ تو پکڑو میر نے کافی کہ مگ کی طرف اشارہ کیا میر ال نے مگ تھاما اور مگ میں دیکھا یہ کیا یہ تو ملکی ہے وہ منہ بسورتی بولی کیونکہ تم مل کے پیتی ہو وہ نارمل انداز میں کندھے اچکا کر بولا میں بھی بلیک ہی پیتی ہوں

اپ کو اتنا بھی نہیں پتہ اور دیکھیں اس میں اپ نے کتنی کم کافی ڈالی ہے وہ مصنوعی غصے سے بولی مجھے کیا پتہ تھا تم نے اتنی توہین کرنی ہے میں بنا کر ہی نہ لاتا اب اپ کو پتہ چل گیا ہے نا یہ زیادہ وائٹ ہے تو ایک کام کرتے ہیں کہتے ہوئے وہ تیزی سے میر کے ہاتھ سے مگ پکڑے اپنے مگ میں انڈیلنے

لگی مگر یہ میری جھوٹی ہے میر جلدی سے بولا تاکہ وہ رک جائے اپ کو یاد ہو تو جھوٹا صرف اپ نہیں کھاتے کہتے ہی اپنی چالاکی پر امڈنے والی ہنسی کو دباتے مگ میر کی طرف بڑھایا میر نے مگ پکڑتے ہی اندر دیکھا ویسے یہ بہت غلط حرکت ہے میر نے ناک چڑھاتے کہا ائس کریم نہ کھلانے کا نتیجہ

وہ اپنے بکھرے بالوں کو جھٹکتے ہوئے بولی بال اس لیے کھلے ہوئے تھے کیونکہ باندھنے سے زخم میں کھچاؤ لگتے درد ہوتا تھا

ائس کریم کھانے تم خود نہیں گئی اور بدلہ مجھ سے کیوں وہ کافی کا سب بھرتے بولا

ہاں ہاں یاد اگیا ناراضگی اور ائس کریم پر بات ہو رہی تھی

وہ مگ کو ایک ہاتھ میں پکڑتے دوسرے ہاتھ سے سر پر چپت لگاتے ہوئے بولی آہ۔۔۔۔۔ارام سے زخم دکھ جائے گا میر نے فکریہ لہجے میں کہا ٹھہریں پھر بات بھول جاتی ہے وہ اپنی کمزور یاداشت سے پریشان ہوتے بولی

میر جو کم کم ہی ہنستا تھا میرال کا کیوٹ سا منہ بنا کر باتیں کرنا اسے مسکرانے پر مجبور کر دیتا تھا یہ جو اپ بار بار پوچھ رہے ہیں کہ میں ائس کریم کھانے کیوں نہیں گئی

ناراضگی ہم دونوں کے درمیان ہوئی تھی نا تو اصولا ائس کریم بھی ہم دونوں کو ہی کھانے جانا چاہیے تھا یہ احتشام بھائی اندر کہاں سے اگئے بس اس لیے میں نے جانے سے منع کر دیا وہ سر جھٹک کر بولی

اوہ تو یہ بات تھی۔۔۔۔۔۔۔جی بالکل

اچھا یہ تو ہو گئی ناراضگی کی بات اب رونے کی وجہ کون شیئر کرے گا وہ خالی مگ کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا

اہم اہم۔۔۔۔۔میرال ہاتھ کو رول کر کے منہ کے اگے رکھتے گلا کھنکارنے لگی میر نے ایک ائی برا اٹھا کر اس کی طرف دیکھا پہلے وعدہ کریں ڈانٹیں گے نہیں وہ انکھیں ٹمٹماتے بولی وعدہ کوئی نہیں کر رہا اگر بات ڈانٹنے والی ہوئی تو ضرور پڑے گی

جائیں پھر میں نہیں بتا رہی وہ ہاتھ ہلا کر بولی

ایک لڑکی صرف اپنے پسندیدہ مرد کو ہی لاڈ دیکھاتی ہے

اچھا اگر تم نے نہیں بتانا تو میں پھر چلتا ہوں وہ صوفے سے اٹھنے لگا نہیں

نہیں رک جائیں میرال نے میر کے بازو

سے اسے تھام کر واپس بٹھایا اس کا مطلب اپ نے ڈانٹنا ضرور ہے

ہمممم۔۔۔۔۔میر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہنکارا بھرا میرال نے دل

ہی دل میں ماشاءاللہ کہا کیونکہ وہ یوں سر ہلاتے ہوئے بہت پیارا لگا تھا چلیں

پھر سنیں جس دن میں گری تھی اس دن ثانیہ تیمارداری کے لیے ائی تھی

میں اس وقت اپنے روم میں تھی وہ ایک ہی بات کو بار بار دہرائے جا رہی

تھی اور وہ بات مجھے بہت ناگوار گزری تھی اور وہ بات

میں ثانیہ کے علاوہ کسی سے شیئر نہیں کر سکتی ائی ہوپ اپ اس بات کا برا

نہیں منائیں گے وہ پر اعتماد لہجے میں بولی

ہمم۔۔۔۔آگے بولو میرال نے اگے پیچھے ہوئی ساری بات بتادی وہ بات کو مکمل کیے میر کی ایکسپریشن چیک کر رہی تھی میر اس کی بات سنتے ہوئے ہنوز ٹیبل پر پڑے مگ کو دیکھ رہا تھا کچھ کہیں گے نہیں؟ اسے ایسے ہی چپ بیٹھے دیکھ کر میرال کچھ دیر بعد پوچھنے لگی تم چاہتی ہو میں کچھ کہوں؟ میر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جی بالکل مگر ڈانٹ کے علاوہ

اوکے۔۔۔۔سب سے پہلی بات وہ تمہاری دوست ہے یا نہیں اس بات کو ایک سائیڈ پر رکھتے ہیں اچھے گھروں میں جب کوئی اتا ہے تو اچھے لوگ ان کی اچھی خاطر مدارت کرتے ہیں نہ کہ ان سے واپسی جانے کا کہتے ہیں کوئی مہمان اجائے کوئی دشمن اجائے یہاں تک کہ کوئی فقیر بھی اجائے تو اچھے لوگ اس کو کبھی بھی خود اپنے گھر

سے جانے کا نہیں کہتے بشرطیکہ وہ فساد برپا نا کرنے والا ہو اور مجھے تمہاری یہ بات بالکل بھی پسند نہیں ائی میرال کو شرمندگی نے ان گھیرا دوسری

بات وہ تمہاری اتنی اچھی دوست ہے اچھے برے میں ہمیشہ وہ تمہارے ساتھ ہوتی ہے اور جب تم اس کے ایک بات برداشت نہیں کر پائی تو تمہیں اپنی جانب کی طرف سے کی گئی دوستی پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جن سے محبت کی جاتی ہے ان کی ہر غلطی کوتاہی کو معاف کیا جاتا ہے کیونکہ مکمل ذات تو صرف اللہ کی ہے انسان تو خطاؤں کا پتلا ہے تمہیں اس کی بات برداشت کرنی چاہیے تھی میں تسلیم کرتی ہوں کہ واقعی ہی میری غلطی تھی وہ سر جھکائے ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑتے ہوئے بولی اگر تم اس بات کو تسلیم کر چکی ہوتی تو اب تک تم اس سے معافی مانگ چکی ہوتی ایسی غلطی تسلیم کرنے کا کیا فائدہ جب تم دونوں کا رشتہ دوبارہ برقرار ہی نہیں ہو سکا میں یہ نہیں کہتا کہ صرف غلطی تمہاری ہی تھی بلکہ ثانیہ کی بھی غلطی تھی جب اسے ایک دفعہ محسوس ہو چکا تھا کہ تمہیں وہ بات ناگوار گزر رہی ہے تو اسے بار بار یہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن اگر وہ ایسا کر رہی تھی تمہیں اس وقت برداشت کرنا چاہیے تھا یا ٹاپک کو

چینج کر دینا چاہیے تھا نہ کہ تم اسے ایسے الفاظ بولتی اور ایک اور بات جب تم اس بات کو تسلیم کر چکی ہو غلطی تمہاری ہے تو پھر تم رو کیوں رہی تھی؟

مجھے نہیں پتہ بس خودی خودی رونا ائی جا رہا تھا وہ

نظر زمین پر ٹکائے بولی

نہ چاہتے ہوئے بھی میر کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا اس نے بالکل بچوں کی طرح اس جملے کو بولا تھا اب مجھے بتائیں میں اس کو کس طرح مناؤں؟ سو سمپل ائس کریم کھلا کر وہ اب اسے فریش کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو اتنی سی بات کرتے ہوئے پھر اداس ہو چکی تھی ہاں جی جیسے ائس کریم اپ نے مجھے کھلا کر منایا ہے میر ال نے بھی لگے ہاتھ بات سمیٹی چلو ٹھیک ہے صبح کی ائس

کریم میری طرف سے اب خوش؟ اگر کھلانے بھی اپ ہی لے کر جائیں گے تو پھر مانوں گی نہیں تو میں ابھی بھی ناراض ہوں اپ سے وہ صوفے پر

سیدھی ہوتی ٹیک لگا کر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ گئی ائس کریم کی کیا بات ہے بس میرو خوش ہونی چاہیے

اور میرا وقت تو ویسے بھی تم ہی سب کا ہے جیسے تم لوگ خوش ویسے میں خوش میر کے لیے ہر چیز سے بڑھ کر اس کی فیملی تھی اس بات کو وہ اقرار سے نہیں بلکہ

عملا ظاہر کرتا تھا

وہ شکریہ، معافی، محبت، نفرت کا اقرار زبان کی بجائے اپنے عمل سے ظاہر کرتا تھا یہ اس کا اپنا اصول تھا

ٹائم کافی ہو گیا ہے میرے خیال میں اب تمہیں بھی ریسٹ کرنا چاہیے وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے کھڑے ہوتے ہی میرال بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور صبح ڈاکٹر کے پاس بھی چلیں گے بینڈج کے لیے اوکے ؟ وہ ہمیشہ حکم صدر کیا کرتا تھا مگر وہ میرال کی دفعہ ہمیشہ اپنے اصول توڑ دیتا وجہ یہ تھی کہ وہ حسین صاحب کی بیٹی تھی

حسین صاحب کی تب شادی بھی نہیں ہوئی تھی جب میر پیدا ہوا تھا وہ ہر طرح سے میر کے لاڈ اٹھاتے تھے اپنی ہر تنخواہ سے وہ میر کے لیے کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور لاتے تھے میر کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات حسن صاحب سے پہلے حسین صاحب پوری کرتے تھے وہ بالکل اسے اپنے بیٹوں کی طرح پیار کرتے تھے اور جیسے جیسے میر بڑا ہوتا گیا دونوں کی محبت مزید گہری ہوتی گئی میر کی

ضد کرنے پر پہلی ریسنگ بائیک بھی حسین صاحب نے ہی دلائی تھی اور اس کے پائلٹ بننے کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اپنے بڑے بھائی حسن صاحب کو حسین صاحب نے ہی منایا تھا میر نے سب کے سامنے دو اپشن رکھے تھے یا تو میں پائلٹ بنوں گا یا پھر حسن صاحب کی طرح پولیس جوائن کروں گا حسین صاحب نے پہلی فرصت میں ہی پولیس جاب کے لیے انکار کر دیا کیونکہ وہ جان چکے تھے کہ اس جاب کا فائدہ تو جو ہوتا ہے سو ہوتا ہے مگر دوست

سے زیادہ دشمن جمع ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے چہیتے بھتیجے اور بہترین دوست کو کسی بھی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے تو انہوں نے پائلٹ کی جاب کو ہی ترجیح دی البتہ حسن صاحب یہی چاہتے تھے کہ وہ ان کے بزنس کو ہی لے کر چلے کیونکہ وہ ان کا بڑا بیٹا ہے حسین صاحب نے اپنے ہر دوست و دشمن سے میر کو اگاہ کیا ہوا تھا اور اس کے پولیس بننے کے شوق کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے پرسنل ٹرین کیا کرتے تھے وہ سنجیدہ رہتے ہوئے اپنے تیز دماغ اور تیز نظر کا استعمال کرتا رہتا تھا وہ لوگوں کی بات چیت سے ان کی اندرونی گہرائی کو جان جاتا تھا مگر چہرہ ایسا سنجیدہ رکھتا کہ سامنے والے کو بھینک بھی نہ پڑتی گھڑ سواری کرنا، گنز کا انبار لگانا، قیمتی اور نیو ماڈل گاڑیاں خریدنا ایک وقت میں یہ سب شوق عروج پر تھے مگر حسین صاحب کے گزر جانے کے بعد ہر چیز سے دل اکتانے لگا اور اس نے اپنے اپ کو صرف جاب کی حد تک محدود کر لیا

حسین صاحب نے وقتِ اخر پر میرال کی ذمہ داری میر کو سونپی تھی اور اسے ہمیشہ خوش رکھنے اور اس کی انکھوں کو کبھی نم نہ ہونے دینے کا وعدہ لیا تھا اسی وجہ سے وہ باقی گھر والوں کی نسبت میر و کو زیادہ اہمیت دیتا تھا اور اس کا خود بھی خیال رکھتا اور وقت باوقت باقی سب کو بھی ہدایت دیتا رہتا تھا

جی جیسے اپ کہیں وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے ہوئے بولی چلو میں پھر چلتا ہوں کہتے ہی وہ پیروں کا رخ

پلٹنے لگا

میر تھینکس فار ایوری تھنگ مجھے اپنے بابا کے بعد دنیا کے سب سے خوبصورت مرد اپ لگتے ہیں بابا کے بعد اگر میرا کوئی ائیڈیل ہو تو وہ اپ ہوں گے اج میر کی اتنی قربت پا کر میرال کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اج اظہار محبت کر ہی دے مگر اسے ڈر تھا کہ اظہار کے بعد اتنی قربت بھی میسر نہ ہوئی تو۔۔۔۔۔۔۔۔میر کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا ہمیشہ خوش رہو خدا حافظ کہتے ہی وہ پلٹا میر۔۔۔۔۔میرال

نے پھر اسے اواز دی نہ چاہتے ہوئے بھی اواز بھیگی محبوب کی قربت کے بعد کچھ لمحوں کی جدائی بھی عذاب لگتی ہے اور میرال کو کچھ ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا میر واپس پلٹا ائی بر واٹھاتے استفسار کیا مسکراہٹ ابھی بھی لبوں پر قائم تھی وہ پہلے تو چپ سادے اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی پھر نفی میں سر ہلایا وہ مزید مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا میرال بھاگتی ہوئی دروازے تک ائی اور دروازے میں کھڑی اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

نہ جانے کیوں اسے اج خود کا اتنے قریب اکر پھر سے دور جانا برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ دروازے کو بند کرتی لاک لگا کر وہیں زمین پر بیٹھ گئی دروازہ بند ہونے کی اواز پر میر نے مڑ کر دیکھا وہ جان چکا تھا کہ وہ دروازے میں کھڑی تھی وہ سمجھ رہا تھا وہ ایک دفعہ پھر تنہا ہونے کی وجہ سے ایسا کر رہی ہے اس بات سے انجان کہ وہ کیوں کھڑی تھی اور میر و میں جھانک کر تو اسے اپنا اپ ملنا تھا مگر یہاں پر وہ کوتاہی برت گیا

یااللہ۔۔۔۔۔وہ دروازے کے ساتھ کمر ٹکائے زمین پر بیٹھی رونے لگی یا اللہ اپ نے مجھ سے میری ماں لے لی جن کی ممتا کو میں کئی سال ترسی مگر میں نے کبھی شکوہ نہیں کیا پھر اپ نے مجھ سے بابا کو دور کر دیا میں نے "ان اللہ مع صابرین" پر یقین رکھا اپ نے مجھے کھیلنے کے لیے کوئی بھائی بہن نہیں دیا مگر میں پھر بھی اپ کی شکر گزار ہوں

مگر اللہ میر مجھے دے دیں یہاں میں صبر نہیں کر پاؤں گی میں انہیں کسی کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی مجھے لگتا ہے کہ پوری دنیا میں اپ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد صرف وہ ہی میرا سہارا ہے

اگر میر کسی اور کے ہوئے تو صبر کے سارے بند ٹوٹ جائیں گے میں خود پر قابو کھو دوں گی اے اللہ۔۔۔۔۔وہ روتے ہوئے وہیں سجدے میں گر گئی میں تیری ناشکری نہیں کرنا چاہتی مگر میں ڈرتی ہوں کہ میر کا دور ہو جانا مجھے گنہگار نہ کر دے اللہ تو مجھ سے پیسہ دولت اسائش عیش

وعشرت سب لے لے میں کبھی بھی تم سے شکوہ نہیں کروں گی مگر مجھے
بس میر عطا کر دے میں نے دس سالوں میں اپ سے صرف ایک ہی دعا
مانگی ہے جس عمر میں بچے ٹاپ کرنے اور پوزیشنز کی دعائیں مانگتے ہیں میں
نے اس عمر میں بھی صرف میر کو ہی مانگا ہے کچھ دیر وہ یوں ہی سجدے میں
پڑی اپنے رب سے اپنی محبت کی بھیک مانگتی رہی پھر اٹھی نماز تہجد ادا کی اور
ہمیشہ کی طرح رب سے ہم کلام ہوتے میر کو مانگا
اٹھتے ہیں جب بھی ہاتھ تجھے مانگتی ہوں میں
اب میری کل کائنات تجھے بہت چاہتی ہوں میں
اور پھر سونے کے لیے اپنے بستر پر چلی گئی

صبح کا سورج پوری اب وتاب سے چمک رہا تھا خیریت تم صبح صبح کہاں گھوم
رہے ہو اج تو میر ال نے بھی یونیورسٹی نہیں جانا تھا احتشام کو غصے میں دیکھتے

ہوئے صوفیا نے پوچھا اسی بات پر تو غصہ ارہا ہے اگر اس نے یونیورسٹی نہیں جانا تھا تو پہلے بتا دیتی خواہ مخواہ

صبح صبح نیند خراب کی میری صوفیہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور وہ بھی ان کے پاس اکر صوفے پر بیٹھتے بولا ہاں وہ تو جانے کی ضد کر رہی تھی مگر میں نے نہیں جانے دیا کچھ دیر ارام کرنے کا کہا ہے تو مجھے تو بتا دیتی نا تا کہ میں اپنی نیند خراب نہ کرتا وہ صوفیا کے کندھے پر سر رکھتے نیم دراز ہوتے بولا تو کچھ نہیں ہو گیا روزانہ اس کو چھوڑ کر اکے بھی تو سوتے ہی ہو تو سو جاؤ اور ویسے بھی اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر میرو پہ

غصہ نہ کیا کرو اسے کچھ بول کے تو نہیں ائے وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی اتنی فکر اپ کو اپنے بیٹے کی نہیں جتنی میرو کی ہے نہیں بول کے ایا کچھ اپ کی لاڈلی کو تم کچھ بولنا تو صحیح تمہارے ٹانگیں بھی توڑ دوں گی قسم سے موم مائیں تو اپنے بیٹوں پر اتنی محبت نچھاور کرتی ہیں اور اپ کو دیکھ کے مجھے ذرا

محسوس نہیں ہوتا ادھا پیار اپ میرو کو دے دیتی ہیں اور باقی کا میر بھائی کو اور میں ویسا ہی خالی ہاتھ اچھا اچھا اب زیادہ بولنے کی

ضرورت نہیں

السلام علیکم خالہ جان ! نوشین سامنے دروازے سے اندر داخل ہوئی

وعلیکم السلام کیسی ہو ؟ جی میں ٹھیک ہوں

احتشام ماموں۔۔۔۔۔۔ فیضان بھاگتا ہوا احتشام سے لپٹا

اوئے کیسے ہو چھوٹو احتشام نے اسے زور سے گلے لگایا اچھا ہوا احتشام تم ادھر ہی مل گئے اصل میں میں اس کی وجہ سے ہی ائی ہوں اس کی سکول وین چھوٹ گئی

ہے اور گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہے تم پلیز اسے سکول چھوڑ اؤ

/////

تو رہنے دیں اپی یہ کون سا بہت بڑی کلاس میں ہے کہ ایک دن نہ جائے گا تو لاس ہو جائے گا مشکل سے پی جی سے نرسری میں تو پہنچا ہے احتشام فیضان کی چھوٹی سی ناک دباتے بولا بات تو تمہاری ٹھیک ہے مگر پھر اس کی ٹیچر عالیہ کا دن نہیں گزرتا اس کے بنا اب تم ساری باتیں بعد میں اکر پوچھ لینا کیونکہ اسے پہلے ہی دیر ہو گئی ہے

چلو اجاؤ چھوٹو احتشام صوفے سے اترتے فیضان کا بیگ اتارتے اپنے کندھے پر لٹکایا اور ایک جست میں اسے بازو میں اٹھا لیا

کتنے دن ہو گئے ہیں تم ملنے نہیں ائے تھے احتشام اسے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے باہر نکل گیا

اؤنوشین بیٹھو نوشین صوفیا کی بڑی بہن کی بیٹی تھی

اور اس کی شادی پاس ہی گھر میں ہوئی تھی

اصل میں میں کچھ مصروفیات کی وجہ سے چکر نہیں لگا

سکی اور مجھے یہ بتائیں میرا ل کیسی ہے مجھے اس کے بارے میں پتہ چلا تھا میں انہ سکی

ہاں بہتر ہے اب ڈاکٹر کے پاس جائے گی شاید وہ اج بینڈ تج ریمو و کر دے

اب وہ دونوں بیٹھی اپنی باتوں میں مصروف ہو گئی تھی

کچھ دیر کے بعد گاڑی سکول کے سامنے رکی چلو چھوٹوا گیا تمہارا سکول

ماموبہ کھوتو نہ بولا کریں میں اب براہو گیا ہوں

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔احتشام کا قہقہ بلند ہوا اوئے میں نے تمہیں کھوتا نہیں چھوٹا بولا ہے

یہ دیکھیں میں براہو دیا ہوں (فیضان سے ٹ، ڑ، ڈ نہیں بولی جاتی تھی) وہ پیسنجر سیٹ پر کھڑا ہوا

ہاں جی ہاں جی بڑے ہو گئے ہیں چلو نکلو باہر پہلے ہی دیر ہو گئی ہے وہ دوسری طرف اکے دروازہ کھولتے ہوئے اسے باہر نکالتا پچھلی سیٹ سے اس کا بیگ پکڑتے اسے پہنانے لگا

بائے بائے۔۔۔۔۔۔فیضان ہاتھ ہلاتے ہوئے گیٹ سے اندر چلا گیا احتشام باہر کھڑا دور تک اسے جاتے دیکھتا رہا پھر دوبارہ اپنی گاڑی میں ابیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کی کہ نظر سامنے پانی کی بوتل پر پڑی جلدی سے بوتل اٹھاتے دوبارہ دروازہ کھول کر گیٹ کی جانب ایا سکول کے ویٹنگ ایریا میں ہی ایک لڑکی گھٹنا زمین پر ٹکائے اس کے گالوں کو کھینچتے ہوئے اس سے باتوں میں مصروف تھی فیضان کی احتشام کی طرف کمر تھی اور وہ بالکل لڑکی کے سامنے کھڑا تھا

احتشام لڑکی کا چہرہ نہ دیکھ سکا

ہئے فیضان۔۔۔۔احتشام نے گیٹ کے باہر سے ہی اواز دی مگر فیضان نے اس کی اواز نہ سنی وہ قدم بڑھا اندر کی جانب چل پڑا وہ سارا ویٹنگ ایریا تھا اس لیے وہاں تک پیرنٹس کو جانے کی اجازت تھی

فیضان یہ اپ گاڑی میں چھوڑائے تھے احتشام کی اواز پر فیضان پیچھے مڑا احتشام نے بوتل اس کی طرف بڑھائی

فیضان نے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے بوتل تھامی احتشام

نے اسے بوتل پکڑاتے جیسے ہی سامنے دیکھا اس کی نظر ٹھہر گئی سبز انکھیں

پہلے ہی اس کی طرف متوجہ تھیں وہ کچھ لمحے اسے ایسے ہی دیکھتا رہا

عالیہ سرخ شارٹ شرٹ اور گرین پلازو میں ملبوس گلاب کی مانند لگ رہی

تھی ایک ہاتھ میں چند سرخ چوڑیاں پہنی ہوئی تھی جو تعداد میں تقریبا 10

سے 12 تھی ہلکا سا بیکمن بنائے باقی بال کمر پر جول رہے تھے احتشام اس کا

مکمل سراپہ دیکھ کر ایک سائیڈ کی طرف مسکرایا

السلام علیکم احتشام کو مسلسل اپنی طرف دیکھتے پا کر سٹپٹاتے ہوئے اسے یہی

سوجا اور جلدی سے سلام کی

احتشام اس کی اواز پر ہوش میں ایا وعلیکم السلام مگر نظریں پھر بھی نہیں ہٹائی

تھی

مامو۔۔۔۔۔ فیضان نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کی ٹانگ

ہلائی

جی۔۔۔۔۔ نظریں ابھی بھی سامنے کھڑے وجود پر تھی

ادھر دیکھیں مامو۔۔۔۔۔۔۔جی بولیں جناب احتشام بدمزہ

ہوتے اس کی طرف دیکھنے لگا

نیچے ہون نہیں تو تیچر سن لیں گی عالیہ کی حیرت سے انکھیں پھیلیں جبکہ

احتشام نے اپنی ہنسی دبائی ماموواپسی پر بھی اپ ہی لینے ایئے گا کیونکہ وین

میں جاتے ہوئے راستے میں سے ائس کریم نہیں کھائی جاتی وہ احتشام کے

کان کے گرد دونوں ہاتھ رکھے سرگوشی کرتے بولا میں کوئی نہیں ارہا ہم

شام کو ائس کریم کھالیں گے اس ٹائم میں نے میرال اپی کو بھی لینے جانا ہوتا

ہے

مامو پلیز پلیز پلیز مان جائیں وہ باقاعدہ ترلے منتوں پر اترایا اچھا چلو ٹھیک

ہے فیضان بیٹا ہمیں دیر ہو رہی ہے کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے جلدی کریں عالیہ

سنجیدگی سے بولی اوکے تیچر

چلو جاؤ تم کلاس میں احتشام اٹھ کھڑا ہوا احتشام نے ایک نظر عالیہ کی طرف دیکھا عالیہ کو جب کوئی بات نہ ملی تو کنفیوز ہوتے پوچھ لیا مرہا اپی کیسی ہیں؟

سورج کی شعائیں عالیہ کے ناک کی لونگ پر پڑتی دل کش

ریفلیکشن دکھا رہی تھی جی وہ ٹھیک ہیں وہ خود پر قابو پاتے ہوئے مسلسل اس کی سبز انکھوں میں دیکھ رہا تھا اللہ حافظ وہ اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتی جلدی سے کہہ کر فیضان کا ہاتھ تھامے پلٹی احتشام نے اپنا نچلا لب دبایا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے پلٹ گیا

فیضو جناب اب تو لگتا ہے کہ اپ کی بھی پک اینڈ ڈراپ کی ڈیوٹی اٹھانی پڑے گی احتشام مسکراتے ہوئے خود سے ہم کلام ہوتے گاڑی میں بیٹھ گیا ثانیہ یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہوتی شیشے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی کہ موبائل پر رنگنگ ہوئی سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھاتے نظریں سکرین پر مرکوز کی میرو کالنگ دل میں ایک الگ سا ہی سکون اترا اس نے دھڑکتے دل سے کال پک کی

السلام علیکم کی اواز اس کی کانوں میں گونجی وعلیکم السلام ثانیہ صرف اتنا ہی

بولی تم یونیورسٹی جارہی ہو؟ہاں۔۔۔۔اج یونیورسٹی نا جانا۔۔۔۔وجہ؟بس

کہا ہے نہ جانا

تو نہ جانا ثانیہ نے موبائل کان سے ہٹا کر سکرین کو دیکھا نارا ضگی میں بھی

کتنے حق سے حکم سنا رہی تھی بے ساختا ثانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ ائی اللہ

حافظ کہتے ہی کال کٹ کر دی ثانیہ نے کچھ دیر موبائل کو دیکھا اور پھر سر

جھٹکتے یونیورسٹی جانے کا ارادہ کینسل کرتے بال باندھنے لگی

تائی امی میرا اٹھ گئے ہیں میرال سیڑھیاں اترتی نیچے اتے صوفے پر بیٹھی

صوفیا سے استفسار کرنے لگی

نہیں بیٹا۔۔۔۔السلام علیکم نوشین اپی کیسی ہیں اپ؟وعلیکم السلام میں

ٹھیک ہوں تم سناؤ کیسی ہو؟میں بھی ٹھیک ہوں اور زحم کیسا ہے تمہارا؟جی

بہتر ہے سوری میں نہیں اسکی کچھ مصروفیات کی وجہ سے نہیں اپی کیسی

باتیں کر رہے ہیں اپ وہ چلتی ہوئی نوشین کے پاس ا بیٹھی فیضان کو ساتھ

نہیں لائیں ارے اسی کے لیے توائی ہوں اس کی وین نکل گئ تھی تو احتشام کو کہا ہے کہ اسے سکول چھوڑائے اور وہ سکول چھوڑنے گیا

ہے اوہ اچھا۔۔۔میر نے کہا تھا کہ مجھے اٹھا دینا؟ صوفیہ میرال سے پوچھ رہی تھی نہیں وہ انہوں نے کہا تھا کہ صبح ڈاکٹر کے پاس چلیں گے تو بیٹا احتشام کو لے جاؤ انہوں نے کہا تھا میں خود ساتھ جاؤں گا

اچھا وہ سویا ہوا ہے اٹھا لو جا کر کیونکہ تین بجے پھر اس نے ایئرپورٹ کے لیے نکلنا ہے جی ٹھیک ہے اوکے اپی پھر ملاقات ہو گی وہ نوشین سے کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی

میرال بنا دروازہ کھٹکھٹائے کمرے میں داخل ہوئی دن کے

وقت بھی کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وہ چلتی ہوئی کھڑکی کے پاس ائی اور ایک جست میں پردے ہٹائے پردے ہٹا کر وہ مڑی نظر بیڈ پر بنا شرٹ کے سوئے ہوئے میر پر پڑی شرم وحیا نے اسے ان گھیرا وہ جلدی سے بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ وہ باہر سے گزرتے احتشام کے ساتھ ٹکرائی اس نے بنا احتشام کی طرف دیکھیں نفی میں سر ہلایا احتشام نے اس کے چہرے پر نظر ڈالی اج تو

بنا دھوپ کے ہی سیب سرخ ہے خیریت؟ وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا پہلے نفی میں سر ہلاتی ہوئی پھر اثبات میں سر ہلایا یہ جو تم انکھیں بند کر کے بھاگتی پھرتی ہو نا انہیں کھول لو ابھی پچھلا زخم صحیح نہیں ہوا

جی وہ اتنا ہی کہتے احتشام کے سائیڈ سے گزر کر دوبارہ نیچے چلی گئی کیا ہوا بیٹا میرا ٹھ گیا؟ ناشتہ لگواؤں؟ ن۔۔۔۔ نہیں تائی امی وہ۔۔۔۔ وہ

اپ۔۔۔اپ خود انہیں اٹھا دیں

بیٹا تم گئی تھی تو اٹھا کر نہیں ائی کیا یا اس نے کچھ بولا ہے نہیں وہ بس میں نہیں گئی اپ خود جا کر اٹھا دیں نو بج کر بیس منٹ ہو گئے ہیں وہ گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولی اچھا تم یہاں بیٹھو میں اتی ہو

میرال وہیں صوفے پر بیٹھ گئی صوفیااوپر کی جانب چل پڑی کیاہوامیرال
تمہاراچہرہ کیوں اتناسرخ ہے نوشین نے حیرانگی سے پوچھانہیں توکچھ نہیں
ہوااچھاشاید بھاگ کرائی ہوتوسانس کی وجہ سے.جی.جی بالکل اسے
توجیسے بہانہ مل گیاتھاجٹ سے بولی چلومیں چلتی ہوں کافی دیرہوگئی ہے
یہاں بیٹھے ہوئے اپی بیٹھیں ناشتہ کرکے جایئے گاپہلے ہی اتنے دنوں بعدائی
ہیں نہیں میں نے جوس پیاتھاابھی کچھ بھی کھانے کاموڈ نہیں وہ اٹھ کھڑی
ہوئی اور کبھی تم بھی چکر لگالیاکرومیری طرف وہ اسے گلے لگاتے ہوئے
بولی اوکے وہ مسکراکر باہر نکل گئی
صوفیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں میراب کروٹ بدلے
سیدھالیٹاہواتھاصوفیا مسکرادیں کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ میرال کمرے
میں اکر بھی اسے کس وجہ سے اٹھاکر نہیں گئی وہ سر نفی میں ہلاتی میر کے
پاس پہنچی میر بیٹا۔۔۔۔۔یس مام؟بنداانکھوں سے ہی بولابیٹاساڑھے نو
ہونے کوہیں تم نے میرال کوڈاکٹر کے پاس نہیں لے کر جانا؟اپ ناشتہ

لگائیں میں کچھ دیر میں نیچے پہنچتا ہوں یہ کچھ دیر پہلے میرے کمرے میں کوئی ایا تھا؟ وہ اب انکھیں کھولتے ماں کی جانب دیکھتے پوچھ رہا تھا میر کی نیند بہت کچی تھی چھوڑو اس بات کو چلو تم اجاؤ جی چلیے اپ میں اتا ہوں

میرال بیٹا تم بھی اکر ناشتہ کر لو جی تائی امی میرال ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری سیڑھیوں سے اترتا ہوا دکھائی دیا میرال کی انکھوں میں کچھ دیر پہلے والا منظر لہرایا وہ سر جھکائے مسکرانے لگی

السلام علیکم ! وہ سر براہی کرسی پر بیٹھتے بولا اپنے باپ اور چچا کی غیر موجودگی میں وہ اسی کرسی پر بیٹھا

کرتا تھا وعلیکم السلام میرال نے سر اٹھائے سلام کا جواب دیا وہ بلیک ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھا ماتھے کے اوپری بال ہلکے ہلکے گیلے تھے جو اگے کی جانب گرتے پیشانی کا بوسہ لے رہے تھے

بھائی اپ کا ناشتہ ثناء نے میر کے سامنے جوس کا گلاس رکھا اور املیٹ اور براؤن بریڈ کے کچھ سلائس رکھیں

جلدی سے کھانا ختم کرو اور جا کر تیار ہو جاؤ کیونکہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں میرال کو اہستہ اہستہ کھانا

کھاتے ہوئے دیکھ کر وہ بولا جی میرال لقمہ منہ میں رکھ کر پانی پی کر جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی میر نے اس کی اتنی تابعداری پر داد دیتی نظروں سے اس کی پشت کو دیکھا میر بھی جلدی سے ناشتہ کر کے چینج کرنے اپنے کمرے میں چلا گیا

کچھ دیر بعد وہ تیار ہو کر باہر نکلا اور مرال کے کمرے کا دروازہ نہ کیا میں گاڑی نکال رہا ہوں پانچ منٹ میں نیچے پہنچوں کہہ کر وہ پورچ میں پہنچا گاڑی کی طرف

دیکھتے ہی میر شاکڈ ہوا میرال گاڑی کے بونٹ پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھی مسکرا رہی تھی وہ اس وقت بلیک کیپری شرٹ پر سرخ دوپٹہ گردن

سے چپکائے کانوں میں سیاہ رنگ کی تار نما باریک بالیاں پہنے درمیانی مانگ نکالے بالوں کو دونوں اطراف پھیلائے نارمل سا میک اپ کیے بلا کی حسین لگ رہی تھی میر نے ائی برو اٹھا کر سر کو سائیڈ خم دیتے اسے اتنی جلدی تیار ہونے پر داد دی میر کی اس حرکت پر وہ کھلکھلا اٹھی

بڑی جلدی ہے بھئی دوست سے ملنے کی میر قدم قدم چلتا اس کے قریب ا رکا میں نے تو بس اپ کی بات مانی ہے وہ کندھے اچکاتی نارمل انداز میں بولی اتنی فرمانبرداری واؤؤؤوو۔۔۔۔۔میر اال مسلسل اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اب چلنا ہے کہ یہیں بیٹھنا ہے؟ چلیں چلیں وہ بونٹ سے اترتی گاڑی کا دروازہ کھولتی پسنجر سیٹ پر بیٹھی میر بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے گاڑی سٹارٹ کر گیا اس کے گھر کا ایڈریس؟ یا یونی سے پک کرنا ہے؟ میر

بنا اس کی طرف دیکھیں پوچھنے لگا گھر سے ہی پک کرنا ہے میں اپ کو ایڈریس بتاتی ہوں ہمم

یہاں سے لیفٹ پھر سامنے سے رائٹ پھر۔۔۔۔۔۔میر وجگہ نیم پلیز؟وہ ابھی اسے روڈ بائے روڈ راستہ بتا رہی تھی کہ میر نے اسے ٹوکتے ہوئے چند الفاظ میں جگہ کا نام پوچھا میر ال نے نچلا دانتوں میں دبایا اتنی بے عزتی میر ال اسے جگہ کا نام بتانے کے بعد سیدھی ہو کر بیٹھ گئی باقی کا راستہ خاموشی سے گزرا یہی ہے گھر؟میر نے گاڑی ایک سائیڈ پر لگاتے ہوئے کہا جی۔۔۔۔چلو پھر جاؤ جلدی سے اسے بلا لاؤ وہ ہاتھوں کو مروڑتی ہوئی چپ بیٹھی رہی میر نے ائی بروا چکاتے اس کی طرف دیکھا جیسے پوچھا ہو کہ جا کیوں نہیں رہی وہ مجھے سمجھ نہیں ارہی کہ میں اس سے جا کر کیا کہوں گی کیسے ری ایکٹ کروں بس اتنی سی بات تم نارمل انداز میں جانا سب سے پہلے جیسے بیہیو کرتے ہیں حال احوال دریافت کرتے ثانیہ کے پاس چلی جانا اور گزرے ہوئے وقت کی کوئی بھی بات کیے بنا اسے چلنے کے لیے کہنا مجھے امید ہے وہ انکار نہیں کرے گی میر ال منہ بسورے ابھی بھی اسے دیکھ رہی

تھی رہنے دیتے ہیں ہم واپس چلتے ہیں وہ کنفیوز ہوتی بولی میر و چلو شاباش جلدی جاؤاو کے وہ بجھے دل سے بول کر ابھی اس سے نظر ہٹانے ہی لگی تھی کہ ایک دم نظر اس کے ڈریس پر پڑی وہ سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس تھا بے ساختہ میرال کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی میر نے اس کی طرف انکھیں چندیاتے ہوئے دیکھا وہ میر کے یوں دیکھنے پر جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی کتنی پاگل ہے تو۔۔۔۔تو نے گھر میں نوٹ ہی نہیں کیا اج تو میچنگ ہو گئی وہ خود سے بولتی ہوئی گھر کی جانب بڑی

السلام علیکم انٹی کیسی ہیں اپ وہ ثانیہ کی ماں کے گلے لگتے ہوئے بولی میں ٹھیک ہوں تم سناؤ اور یہ ابھی ٹھیک نہیں ہوا پہلے سے بہتر ہے وہ اصل میں میں تھوڑا جلدی میں ہوں میں ثانیہ کو پک کرنے ائی ہوں کہیں جانے کا پلان

ہے؟جی وہ کافی دنوں سے اس سے ملاقات نہیں ہو سکی میں بھی یونیورسٹی نہیں جا رہی تو اؤٹنگ کا موڈ بن رہا تھا بس اس لیے صحیح وہ اپنے کمرے میں

ہی ہے جاؤ مل لو جا کر جی ٹھیک ہے کہتی ہوئی وہ ثانیہ کے کمرے کی طرف چل پڑی

اس کے روم کے دروازے کے پاس کھڑی وہ اپنے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے شرمندگی محسوس کر رہی تھی پھر کچھ دیر بعد نوک کیا اجازت ملنے پر ہی دروازہ کھولتے اندر

داخل ہوئی

میرال جھکی نظر سے ہی قدم بڑھا رہی تھی ثانیہ نے اس کی شرمندگی کو نوٹ کر لیا تھا اور اگے بڑھتے اس سے گلے لگا لیا کیسی ہو میرال؟ میرال حیرت زدہ ہوئی ٹھیک ہوں تم کیسی ہو مجھے کیا ہونا ہے تمہارے سامنے ہی ہوں ثانیہ بالکل نارمل بیہیو کرتی اس کی شرمندگی کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی گلے ملتے ہی وہ دونوں الگ ہوئی اؤ بیٹھو ثانیہ نے میرال کو کہا

میرال نے نم انکھوں سے اس

کی طرف دیکھا اور وہ جو اس سے کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی بھاگتے اس کے گلے لگی نہ چاہتے ہوئے بھی انسو روانی سے بہنے لگے اس کا ایک انسو ثانیہ کے کندھے پر گرا پاگل ہو رو کیوں رہی ہو اس کی بات سنتے میرال نے اس کے گرد حصار اور سخت کیا

سوری ائی ایم سوری پلیز مجھے معاف کر دو مجھے نہیں پتہ میں نے کیسے تمہارے ساتھ اتنا برا بیہو کیا پاگل پن نہ کرو تم جانتی ہو مجھے تمہاری کوئی بات بری نہیں لگتی

اگر بری نہیں لگتی تو تم دوبارہ ائی کیوں نہیں اصل میں میں تمہیں سپیس دے رہی تھی تمہیں پتہ ہے میں نے تمہارا کتنا انتظار کیا تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں دن میں جب تک تم سے بات نہ کر لوں مجھے سکون نہیں ملتا تم نے پھر بھی ایسا کیا اچھا ٹھیک ہے ائندہ تم گالیاں بھی دو گی تو میں پھر بھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی او کے اب خوش؟ وہ اس سے دور ہٹتی اس کے چہرے کے گرد ہاتھ جماتے انگوٹھے سے اس کے انسو صاف کرنے

لگی ویسے اس وقت جس پوزیشن میں ہم کھڑیں ہیں میرا تو دل کر رہا ہے

جھک کر ایک گستاخی کر ہی ڈالو ثانیہ نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے شرارتاً کہا

پیچھے ہٹو بے شرم میرال نے اسے دھکا دیتے ہوئے خود سے پیچھے کیا اچھا

اچھا نہیں چھینتی اپنے جیجا جی کا حق کیا یاد کرو گی وہ احسان کرنے والے انداز

میں مسکراتے ہوئے بولی میرال نے دوبارہ ثانیہ کو گلے لگایا ائندہ میں کہوں

بھی تو مجھ سے دور مت جانا نہیں تو میں نے تمہاری جان نکال دینی ہے

اس نے میر کا ڈائیلاگ بولتے ہوئے اسے دھمکی لگائی

ہاہاہا۔۔۔ نہیں جاتی تم تو جان ہو میری ثانیہ اس کے گال پر کس کرتے بولی

چل میں تجھے لینے ائی ہوں جلدی جلدی تیار ہو کہاں جانا ہے؟ وہ حیرت

سے بولی چل پھر بتاتی ہوں جلدی سے ڈریس چینج کر بتاؤ تو صحیح جانا کہاں

ہے؟ جتنا کہا ہے اتنا کرو جلدی کرو پہلے ہی اتنا ٹائم لگ گیا ہے تمہیں منانے

میں

ہیں ہیں ہیں۔۔۔۔۔ تم نے کب منایا ہے مجھے؟ ثانیہ حیرانگی

سے بولی اچھانا باقی باتیں بعد میں کریں گے جلدی سے کپڑے چینج کرو اور میرے ساتھ چلو اچھا وہ جلدی سے الماری کی طرف بڑی اور بلیک کلر کا پلازو شرٹ نکال کر واش روم کی طرف جانے لگی

اے رکو۔۔۔۔۔میرال نے اواز دی ثانیہ اس کی اواز پر مڑی کیا ہوا؟

کسی اور رنگ کا ڈریس پہنو وہ کیوں میں نے تو جان بوجھ کر یہ نکالا ہے کہ سیم ہو جائے گا نہیں تم کسی اور

کلر کا ڈریس پہن لو ثانیہ نے اسے شکی نگاہوں سے غورا

جلدی کرو وہ اس کی گھوری کو اگنور کرتے ہوئے بولی وہ دوبارہ الماری کی طرف بڑھی لائٹ پنک کلر کا ڈریس نکال کر دیکھنے لگی یہ ٹھیک ہے؟ ہاں بس جلدی کرو وہ ڈریس لیے واش روم میں چلی گئی کچھ ہی دیر بعد وہ باہر نکلی چل مجھے بتا سینڈل کون سی پہنی ہے میں نکالتی ہوں تو جلدی سے لائٹ سا میک اپ کرا و کے الماری میں اسی رنگ کی سینڈل پڑی ہوئی ہے وہ نکال دو جلدی سے اپنے بال

برش کرتے بولی یہ والی؟ثانیہ نے گردن اس کی طرف موڑتے اثبات میں سر ہلایا اب وہ لپسٹک لگا رہی تھی بیگ بتا جلدی بلیک کلر کا۔۔۔۔یہ والا؟

ہاں

چل چل جلدی سے جوتے پہن وہ جلدی سے جوتے پہنتی اٹھ کھڑی ہوئی یہ لے پکڑ بیگ اور یہ تیرا موبائل یہ تو بتا ٹھیک لگ رہی ہوں کہ نہیں؟

بہت پیاری لگ رہی ہو بہت بڑی کمینی ہے تو ثانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا

ہاں ہاں بہت بڑی جلدی جلدی سے باہر نکل کہتے ہی وہ باہر کی جانب بڑی ثانیہ بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر نکل ائی

سوری یار تجھے پچھلی سیٹ پر اکیلے ہی بیٹھنا پڑے گا

کیوں؟تم نے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھنا ہے؟ثانیہ نے ہنستے ہوئے کہا

ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لے جیسے ہی وہ گیٹ سے باہر ہے نکلی میرال نے اسے اشارہ کرتے پچھلی سیٹ پر بیٹھنے کا کہا ثانیہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھی کے نظریں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص پر پڑی اس نے بے ساختہ باہر کھڑی

میرال کی طرف دیکھا میرال نے ہنسی دبائی

اور دروازہ کھول کر پیسنجر سیٹ سنبھال گئی مسکراہٹ ابھی بھی چہرے پر رقص کر رہی تھی جسے وہ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ثانیہ منہ کھول لے کبھی میرال کو دیکھ رہی تھی اور کبھی میر کی طرف اسے چپ بیٹھے دیکھ کر میرال پیچھے مڑی اور اسے اشارے سے سلام کرنے کا کہا ثانیہ ہوش کی دنیا میں واپس اتی بولی

السلام علیکم میر۔۔۔۔۔بھائی میر اور بھائی بولنے کے درمیان

میں کچھ دیر کی خاموشی رہی تھی کیونکہ وہ جب بھی میرال سے میر کی بات کرتی تھی تو اسے میر ہی کہتی تھی

وعلیکم السلام وہ بنا اس کی طرف دیکھے جواب دے کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا ثانیہ نے غصے سے اس کی پشت کو دیکھا اب ایسی بھی کیا اکڑ وہ صرف سوچ سکی پہلے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے یا ائس کریم پارلر؟ میر نے میرال کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا ائس کریم کھانے میرال نے

فوراجواب دیامیر ذراساتھ سر کو خم دیتے دوبارہ ڈرائیونگ میں مصروف ہو گیامیرال نے پیچھے مڑ کر ثانیہ کی طرف دیکھاثانیہ کا پھولا ہوا منہ دے کر بے ساختہ میرال کاقہقہ بلند ہوامیر نے ایک دم اس کی طرف دیکھا جو پیچھے مڑی ہوئی ثانیہ کی طرف دیکھ کر ہنس رہی تھی اچھی بات ہے ناراضگی ختم ہو گئی ہے میر نے دوبارہ ونڈ سکرین میں دیکھتے ہوئے کہاثانیہ نے انکھیں چھوٹی کر کے میرال کو گھورااور بناآواز کے لپسنگ کرتے ہوئے کہاااا

تمہارے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی میر نے شیشے میں سے اس کی اس حرکت کو دیکھ لیا

میرال نے پھر قہقہ لگایامیر نے گردن گھما کر میرال کی طرف دیکھااور دل ہی دل میں اسے ہمیشہ ہنستے مسکراتے رہنے کی دعادی

بھائی۔۔۔۔۔۔ثانیہ نے چہرہ میر کی طرف کرتے جبکہ میرال کو دیکھتے ہوئے پکارا

ہمم۔۔۔؟

وہ نا۔۔۔۔۔وہ اپنی ہنسی دباتی ہوئی مسلسل میرال کو دیکھ رہی تھی

میرال نے اسے گھورتے ہوئے انکھوں سے باز رہنے کا اشارہ کیا

میر نے میرال کا یوں اسے گھورنا بھی نوٹ کر لیا تھا مگر وہ خاموش رہا

وہ میں کہہ رہی تھی کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثانیہ مسلسل اپنی ہنسی دباتی رک رک کر بول رہی تھی

میرال نے ہاتھ بڑھاتے اس کی ٹانگ پر چٹکی کاٹی

آہ۔۔۔۔ کمین۔۔۔۔۔۔۔میرال نے اسے ڈبل گھوری سے نوازا ثانیہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور ادھا لفظ دبا گئی میر خاموشی سے ان کی نوک جوک دیکھ رہا تھا وہ اپنی عمر کا یہ حصہ گزار چکا تھا وہ جانتا تھا کہ دوستوں کے ساتھ یہ وقت ایسے ہی گزرتا ہے اس لیے وہ خاموش بیٹھا ہوا ظاہر کر رہا تھا جیسے وہ دونوں جو مرضی کریں مجھے کوئی مسئلہ نہیں البتہ اس کی چیل سی نگاہیں ان کی ہر ہر حرکت

نوٹ کر رہی تھی اور کان ان کے ادھے ادھورے لفظوں کو بخوبی سن رہے تھے ان کے ادھورے لفظوں کا مطلب سمجھنا اس کے لیے مشکل نہ تھا

میرال میر سے اپنا دایاں ہاتھ بچاتے اپنے کان کو لگا کر ریکویسٹ کرنے کے انداز میں انکھوں سے اسے چپ رہنے کا اشارہ کرتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

میر بھائی میں سوچتی تھی کہ میرال اتنی سنجیدہ کیوں ہے مجھے اج اپ کو دیکھ کر اندازہ ہوا ہے کہ وہ اپ پر گئی

ہے کیونکہ باقی سب گھر والے تو بڑے خوش مزاج ہیں

تم ان ڈائریکٹلی یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ ہم دونوں خشک مزاج ہیں اور بائی دا وے اگر یہ مجھ پر گئی ہے تو پھر میں کس پر گیا ہوں وہ مڈ مرر سے ثانیہ کی طرف دیکھتے ہلکی مسکراہٹ سے گویا ہوا

ویسے کافی سمجھدار ہیں اپ وہ ڈکے چھپے الفاظ میں اسے کھڑوس کہہ رہی تھی

میرال نے پیچھے مڑ کر اسے گھوری کرائی اور ساتھ میں

بنااواز کے کہنے لگی یہ کیا بکواس کر رہی ہے

اب ان کی کبھی نہ ہونے والی سالی ہوں اتنا مذاق تو کر ہی سکتی ہوں اس نے اگے ہو کر میرال کے دائیں کان میں سرگوشی کی اور جھٹ سے پیچھے ہوتے قہقہ لگانے لگی اس کی کبھی نہ ہونے والے الفاظ پر میرال صرف اسے اس وقت گھور ہی سکی تھی نہیں تو دل تو چاہ رہا تھا ابھی دو اس کے کان کے نیچے لگائے

انسان کو اتنا بولنا چاہیے کہ سننے والا اس کے دوبارہ بولنے

کا انتظار کرے نہ کہ اتنا بولنا چاہیے کہ سننے والا اس کے خاموش ہونے کا

انتظار کریں مقابل بھی پھر میر تھا بلا وہ اپنی یوں انسلٹ کیسے برداشت کر سکتا تھا

بات تو اپ نے 16 انے صحیح کہی ہے مگر میں سوچ رہی ہوں اپ اتنی انٹیلیجنٹ ہیں میرال کو کچھ دیر سٹڈی ہی کروا دیا کریں اج کل اس کی

ٹیسٹنگ کچھ خاص اچھی نہیں ہو رہی وہ اپنی امڈتی ہنسی کو چھپاتے بھرپور سنجیدہ انداز میں بولی

وہ کس بات کو ذہن میں رکھ کر بول رہی تھی میرال اچھی طرح سمجھ چکی تھی

میر گاڑی روکے مجھے پچھلی سیٹ پر جانا ہے میرال ثانیہ کی طرف گھورتے ہوئے بولی

ثانیہ نے میرال کو انکھ ونک کی ثانیہ کی بات سے میر سمجھ چکا تھا کہ ثانیہ اب اسے ڈانٹ پڑوانے کے چکر میں ہے سو وہ ثانیہ کا ساتھ دیتے ہوئے بولا اگر تمہیں ہیلپ کی ضرورت تھی تو تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا یہاں سے گھر جا کر مجھے اپنے سارے ٹیسٹ دکھاؤ میرال اب معصوم سی شکل بنا کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی کیونکہ لاسٹ ٹیسٹ اس کے واقع ہی کچھ خاص اچھے نہیں ہوئے تھے میر کو اس کی بے وقوفی اور یوں منہ پھلائے دیکھ کر

ہنسی ائی کیونکہ وہ اس وقت بھول چکی تھی کہ گھر جا کر تو میر کے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہونا

وہ ابھی بھی بیٹھی اسی سوچ میں گم تھی کہ میر کو کس طرح ٹالے کی گاڑی کو بریک لگی میرال خیالوں کی

دنیا سے باہر ائی تم چلو میں گاڑی پارک کر کے اتا ہوں جی میرال کہتی ہوئی باہر نکلی

بھائی میں صرف اسے تنگ کرنے کے لیے مذاق کر رہی تھی اپ اسے نہ ڈانٹیے گا ثانیہ کو لگا میرال کو برا لگا ہے اس لیے بات کو سمیٹنے کی کوشش کی یس ائی نو ڈونٹ وری۔۔۔۔۔۔ تھینک یو ثانیہ کہتی گاڑی سے باہر نکلی میر گاڑی زن سے اگے بڑھا گیا یار میں تو تیرا ہی فائدہ سوچ رہی تھی میرال اسے اگنور کرتے اگے بڑھنے لگی

ثانیہ بھی اب خاموش ہو گئی کچھ دیر بعد وہ تینوں امنے سامنے بیٹھے تھے اپنا اپنا فلیور بتاؤ میر میں نے مینو کارڈ دیکھتے ہوئے کہا میرال بالکل سنجیدہ بیٹھی ہوئی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

میرو۔۔۔۔۔میں تم سے بات کر رہا ہوں کوئی بھی منگوالیں غصے کی وجہ سے میرال کے گال سرخ ہو رہے تھے کیا ٹیسٹ واقع ہی اتنے برے ہوئے ہیں؟ جو میرے دیکھنے پر تم اتنی پریشان ہو جاؤ گی میر ہلکا سا مسکراتے ہوئے

پوچھ رہا تھا میرال نے نیچلا لب باہر نکال کر معصومیت کے ساتھ ریکارڈ توڑتے ہوئے میر کی طرف دیکھتے اثبات میں سر ہلایا اور پھر نظریں جھکالی صدقے تیری معصومیت کے ثانیہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں حیران ہوتی اسے اتنی معصومیت پر داد دے رہی تھی

میر نے ہنسی چھپائی چلو کوئی بات نہیں اتنا اتار چڑھاؤ تو چلتا رہتا ہے لیکن ائندہ اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہو تو

مجھ سے پوچھ لینا اگر مجھ سے نہیں تو احتشام سے پوچھ لینا بلکہ میں احتشام کو بولوں گا کہ تھوڑا سا وقت نکال کر تمہیں ٹویٹ کر دیا کریں

مسئلہ سالو ہو چکا ہے اب فلیور بتاؤ دونوں

چاکلیٹ۔۔۔۔۔۔ نہیں نہیں سٹرابیری

ثانیہ چاکلیٹ فلیور بتا رہی تھی میرال نے ٹیبل کے نیچے سے اس کے پاؤں پر زور سے پاؤں مارا اور وہ جلدی سے اپنا فلیور چینج کرتے سٹرابری بتا گئی اور

تم؟ ونیلا میرال

اب مطمئن بیٹھی ہوئی تھی

ایکسکیوزمی! میر نے ویٹر کو بلاتے ہی ارڈر دیا

تم لوگ باتیں کرو میں اتا ہوں کہہ کر وہ موبائل نکال کر کسی کو کال ملانے لگا اور باہر کی طرف قدم بڑھا گیا اج پتہ چلا کہ تو اس کی دیوانی کیوں ہے

میرال انکھیں کھلے حیرانگی سے اسے دیکھتے مسکرا رہی تھی تمہارا دیوانہ ہونا

بنتا ہے کتنا لونگ اور کیرینگ ہے ہلکا سا تیرا موڈ خراب ہوا اس کی جان پر بنا
ائی تیرے لیے یہ اتنا پوزیسو ہے تو
اپنی بیوی کی توارتی اتارے گا دن رات اسے تو گود میں اٹھا کر گھومے گا کہ
کہیں چل چل کر اس کے پیر سخت نہ ہو جائیں
ان کی تعریف کر مجھے جیلس نا فیل کروا میرال انکھیں گھماتے بولی
اور یہ کالے کپڑے تم نے مجھے اسی لیے نہیں نہ پہننے دیے میرال نے
انکھیں بند کر کے اثبات میں سر ہلایا چل پھر میری ایک بات مان گھر جاتے
ہی پہلی فرصت میں اس کی
یہ شلوار قمیض غائب کر میرال نے انکھیں چھوٹی کرتے اس کی طرف دیکھا
تیرے فائدے کی ہی بات کر رہی ہوں میں تو تیری دوست ہوں تیرے
حق پر ڈھاکا نہیں ڈالوں گی مگر دوسری لڑکیوں سے تیرے میر کو بچانا چاہتی
ہوں کوشش کر ائندہ اسے کالا رنگ نہ پہننے دے تو اب کیا میں ان کے

کپڑے چوری کروں؟ کرلیں تو نے کون سا پہلی دفعہ یہ کام کرنا ہے ثانیہ کرسی سے ٹیک لگا کر بولی

میں نے نا تیرا منہ توڑ دینا ہے جان من میرے منہ کی فکر

چھوڑ اور میر کی فکر کر اور جتنی جلدی ہو سکے اس بات کو سمیٹنے کی کوشش کر

اہمم اہمم میر گلا کھنکارتے سیٹ سنبھال گیا اس نے گلا اس لیے کنگارہ تھا کہ اگر وہ کوئی پرسنل بات کر رہی ہوں تو خاموش ہو جائیں میر کے بیٹھتے ہی ویٹر ائس کریم لیے حاضر ہوا ویٹر ٹیبل پر ائس کریم رکھ کر چلا گیا اور وہ تینوں بیٹھے ائس کریم کھا رہے تھے کہ میر ال کے شیطانی دماغ میں ایک ائیڈیا یا وہ سر جھکائے اپنی ہنسی پر قابو

کرتی ائس کریم کھا رہی تھی جب میر نے کچھ دیر ائس کریم کھا لی تو میر ال اپنا کپ سائیڈ پر کرتی ہوئی بولی یہ والی زیادہ ٹیسٹی نہیں ثانیہ تم اپنے ٹیسٹ کرواؤ اس نے ثانیہ کے کپ میں سے چمچ بھرا چلیں اب اپ بھی ٹیسٹ

کروائیں کہتے ہی وہ میر کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے ہاتھ سے اسی کا چمچ پکڑ کر ائس کریم لگاتی منہ میں رکھ گئی میر کا ہاتھ ابھی بھی ہوا میں معلق تھا

وہ صرف حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ ثانیہ منہ کی اگے

ہاتھ رکھتے اپنی ہنسی چھپا رہی تھی

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ لڑکیاں بھی ٹھرکی ہوتی ہیں مگر یہ بات صرف ان کی بیسٹ فرینڈ ہی جانتی ہے

سویمی میر ابھی بھی اسے دیکھے جا رہا تھا خود تو اپ اتنے مزے کا فلیور کھا رہے ہیں اور اس کا تو کوئی ٹیسٹ ہی نہیں میر ال اپنے کپ کو تھوڑا اور پیچھے کرتے بولی میر ابھی بھی چپ بیٹا صرف اسے دیکھ رہا تھا اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں ائس کریم ہی تو کھائی ہے یہ لیں واپس

لے لیں اس نے چمچ دوبارہ کپ میں رکھا اور معصوم بنتی اپنا کپ اپنے اگے کرنے لگی نہیں بلکہ مجھے یاد ایا ہے اب تو یہ میر ا جھوٹا ہو گیا ہے اپ ایسا کریں اور منگوالیں یہ میں کھا لیتی ہوں کہتے ہی وہ دوبارہ چاکلیٹ فلیور اپنے سامنے

کر کے تسلی سے چمچ بھرنے لگی ثانیہ ایک دفعہ میرال کی طرف دیکھتی اور ایک دفعہ میر کی طرف جو بس چپ بیٹھے میرال کی حرکتیں دیکھ کر اپنی ہنسی کو چھپا رہا تھا اگر تمہیں وہ فلیور کھانا تھا تو تم مجھے بتا دیتی میں تمہارے لیے منگوا دیتا یہ بہت غلط بات ہے

دیکھیں میں اپ کو بتاتی ہوں ائس کریم تو میں اور بھی منگوا سکتی تھی مگر بیسکلی میں نے اپ کا ہی فائدہ کیا ہے اپنی چیز کسی کو دینے سے ثواب ملتا ہے تو میں نے یہ اپ سے لے کر اپ کو ثواب حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا ہے جواب غصہ کر کے زائل کرنے والے ہیں

ایکسکیوزمی ! ون چاکلیٹ فلیور وہ میر کو اپنا لوجک ایکسپلین کر کے ویٹر کو بلاتی ارڈر دے کر دوبارہ اپنی

ائس کریم کھانے میں مصروف ہو گئی میر حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا کہ اس نے غلطی کر کے کس طرح لفظوں کا چناؤ کر کے اسے اچھائی کی چادر ڈالی ہے اچھا اب ایسے نہ دیکھیں سچی بات بتاتی ہوں وہ نہ دوسرا ارڈر انے کے

لیے ٹائم لگنا تھا اور مجھ سے صبر نہیں ہو رہا تھا بس اسی لیے میرال کہتے ہی

ہنسنے لگی میر نے اوپری ہونٹ دانتوں میں دبا کر ہنسی روکی

ثانیہ ان دونوں کو یوں خوش دیکھ کر دل ہی دل میں خدا

سے ان کے ہمیشہ ساتھ رہنے کی دعائیں مانگ رہی تھی

چلو شاباش جلدی کرو کافی ٹائم ہو رہا ہے بھائی ویسے یہ تو بتایا ہی نہیں اپ

نے کہ یہ کس خوشی میں کھلائی ہے ثانیہ کی بات پر میرال ہنسنے لگی میرال

سے پوچھو میر اب اپنی ائس کریم کے ساتھ انصاف کر رہا تھا تم ناراض تھی

نہ تو بس تمہیں منانے کے لیے کھلائی ہے وہ اندر والی بات میر کے سامنے

اسے نہیں بتانا چاہتی تھی اس کا مطلب اس کا بل تم ادا کرو گی؟ نہیں تمہارا

بل میں ادا

کروں گی اور میرا بل میر ادا کریں گے اور میرا؟ میر بھی اب دو دو ہاتھ

کرنے کے لیے سیدھا ہوا

پھر میر بھائی کا بل میں ادا کر دیتی ہوں تینوں ثواب کما لیں گے

نہیں تم کیوں دو گی تمہاری کون سامیر سے لڑائی ہوئی ہے تو کیا مطلب تمہاری لڑائی ہوئی ہے؟ میرال نے زبان دانتوں تلے دبائی اور میر کی طرف دیکھا میر اسی کی جانب دیکھ رہا تھا میرال کا قہقہ بلند ہوا میر بھی مسکرا دیا جبکہ ثانیہ منہ اٹھائے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی تم مجھ سے ناراض ہوئی تو میں تمہیں ائس کریم کھلا رہی ہوں اور میں میر سے ناراض ہوئی تھی تو میر مجھے ائس کریم کھلا رہے ہیں اور پھر میر مجھ سے ناراض ہوئے اور انہیں بھی میں ائس کریم کھلاؤں گی سمپل وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر دوبارہ ائس کریم کھانے لگی شکر ہے کوئی مجھ سے ناراض نہیں ہوا ورنہ مجھے بھی اپنی جیب خالی کرنی پڑتی ثانیہ نے کہتے ہوئے میرال کے ہاتھ پر ہاتھ

مارا

میر وائلٹ نکال کر بل ادا کرنے لگا ثانیہ نے میرال کو پاؤں مار کر اس کا دھیان میر کی طرف کروایا

میر اپ کا اور ثانیہ کا بل میں دوں گی کوئی بات نہیں میں دے دیتا ہوں اتنا تو چھوٹی بہنوں کے لیے بھائی کر ہی سکتے ہیں ثانیہ نے بمشکل اپنا قہقہ روکا

میر مینیو کارڈ میں پیسے رکھ کر کھڑا ہوا میں گاڑی نکالتا ہوں جلدی پہنچو اور باہر نکل گیا میرال صرف اس کی

پشت کو گھور رہی تھی میر کے غائب بہت ہی ثانیہ بلند اواز میں قہقہ لگانے لگی

او بھائی کی بہنا۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔اگر چاہتی ہو کہ تمہارا منہ سلامت رہے تو دانت بند کر لو شکر کرانہوں نے پیار نہیں دے دیا ہوں ں

ں۔۔۔۔۔۔میرال نے ناراضگی سے کہا اوئے ہوئے پیار بھی دیتے ہیں پھر تو بڑا ظلم کرتے ہیں بھائیییییی

وہ بھائی پر زور دیتی بولی میرال کو مزید تپ چڑھ رہی تھی چل اٹھ جا کمینی

باہر تیرے جیجا صاحب انتظار فرما

رہے ہیں

بھیا بول ثانیہ بیگ کو کندھے پر لٹکاتے ہوئے بولی

بھیا ہوں گے تیرے ہمارے توسیاں ہیں وہ ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹکتے ہوئے بولی

اوئے ہوئے پاس ہی ٹیبل سے اوازائی دونوں نے فوراان کی طرف دیکھا کہ ایک لڑکا گنگنانے لگا

کالی کالی زلفوں کے پھندے نہ ڈالو ہمیں زندہ رہنے دو اے حسن والو""

میر ال اپنے غصے پر قابو پاتی اپنے بالوں کا
جوڑا بناتی دو قدم قریب لے کر بولی

جارضیہ جی لے اپنی زندگی "ثانیہ کے ساتھ ساتھ اس ٹیبل پر موجود سب "
لڑکوں کا قہقہ بلند ہوا جبکہ وہ لڑکا اپنی بعزتی پر صرف اپنی زبان دانتوں تلے دبا سکا

قہقے ہنوز جاری تھے کہ وہ دونوں باہر نکل ائی اب کہاں کا ارادہ ہے ثانیہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی جب کہ میر باہر کھڑا کال پر بات کر رہا تھا

ارادے چھوڑ وہ دیکھ یار رر ر! اتنا حسین شخص سامنے ہو تو دل قابو میں رہے میں اس

دل کو دل ہی نہیں مانتی وہ دونوں سر جھکائے ونڈ سکرین سے باہر کھڑے شخص کو حسرت سے دیکھ رہی تھیں "میں بھی "ثانیہ نے صرف سوچا کیونکہ ایک لمحے کے لیے میر کو دیکھتے اس کو بھی اپنا دل دھڑکتا ہوا محسوس ہوا تھا میر واقعی اتنی سٹرانگ پرسنلٹی رکھتا تھا کہ ہر لڑکی اس کی خواہش کر سکتی تھی

کبھی کبھی میں سوچتی ہوں اگر ہم ایک نہ ہو سکے تو۔۔۔۔۔۔؟ثانیہ

خاموش رہی کیونکہ اس نے سوچ لیا تھا کہ

وہ دوبارہ کبھی بھی اس سے میر کے نہ ملنے پر نہیں الجھے گی قسم سے میں نے خودکشی کر لینی ہے بکواس نہ کر ثانیہ نے اس کے کندھے پر تھپڑ لگایا میں سچی کہہ رہی ہوں وہ ایک دم ثانیہ کی طرف پلٹی انکھوں میں گرم سیال رقص کر رہا تھا ثانیہ کے دل کو کچھ ہوا اور اسے میری وصیت سمجھنا اول تو مجھے بچنے

نہ دینا کیونکہ اس کے بعد میں میر سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہوں گی اور جب میں مر جاؤں تو میر کو سب بتا دینا انہیں

بتانا کہ ان کی دیوانی تھی میں۔ان سے مجھے محبت تھی اور ان کے پیروں سے عشق انتہا کا عشق انسو عارضوؤں پہ بہنے لگے چل بکواس نہیں کر کچھ نہیں ہو گا تجھے (ثانیہ نے ابھی بھی یہ نہیں کہا تھا کہ میر تمہارا ہی ہو گا وہ حقیقت جانتے اسے اس دلدل میں نہیں جھونک سکتی تھی وہ اسے جھوٹی امیدیں نہیں دلانا چاہتی تھی)

انسو صاف کر میر ارہا ہے میر ال جلدی سے سیدھی ہوتی دوپٹے سے گال رگڑنے لگی

میر و مجھے ذرا جلدی نکلنا پڑے گا ڈاکٹر کے پاس جانا۔۔۔۔۔نہیں کوئی بات نہیں میں احتشام بھائی کے ساتھ چلی جاؤں گی اواز رونے کی وجہ سے بھاری تھی مگر میر شاید اپنی سوچ میں گم محسوس نہ کر سکا

میر نے گاڑی سٹارٹ کر کے سپیڈ بڑھا دی

اچھاوہ مجھے تم دونوں کہ تھوڑی ہیلپ چاہیے تھی وہ بنااان کی طرف دیکھ کے بولا میرال اواز کے بھاری ہونے کی وجہ سے خاموش رہی جی بھائی؟ مگر اپ جیسے ویل

ایجوکیٹڈ بندے کی بھلا ہم کیا مدد کر سکتے ہیں

پورا نام صرف اللہ کا ہے!!!!

سورۃ الاحزاب ایت نمبر 59 کو میں پڑھ رہا تھا تو میں سوچ رہا تھا کہ جو مطلب میں سمجھا ہوں کیا واقعی اس کا وہی مطلب ہے اگر تم لوگ وہ پڑھ کر مجھے اپنی رائے کا اظہار دو تو شاید اسانی ہو جائے وہ ایک ہاتھ سے سٹرنگ سنبھالے دوسرے سے موبائل چلاتے ہوئے بول رہا تھا جی بھائی

ضرور۔۔۔۔۔ثانیہ نے حامی بھری اور میرال تم؟ میر نے اس کی جانب دیکھا وہ سائڈ شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی

جی ضرور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گڈ

کچھ دیر کی خاموشی چھائی کہ گاڑی کو بریک لگی میرال آجاؤ تم بھی شام کو چلی جانا ثانیہ میرال کی تکلیف سمجھتے ہوئے بولی میرو چلی جاؤ اچھی بات ہے ٹائم سپینڈ ہو جائے گا نہیں تم جاؤ کل یونی میں ملیں گے اوکے جیسے تم چاہو میر بھائی خوشی ہوئی اپ سے مل کر

اچھا وقت گزرا ہے اپ کے ساتھ۔۔۔۔ہمم اللہ حافظ وہ کہتے ہی میرال کے کندھے پر تسلی بھا ہاتھ رکھ کر باہر نکل گئی گاڑی میں ہنوز خاموشی تھی میر ڈرائیونگ کے ساتھ ساتھ موبائل استعمال کر رہا تھا اور میرال وقتاً فوقتاً اس کی جانب دیکھ رہی تھی اور گہری سوچوں میں گم تھی

السلام علیکم! میرال گھر میں داخل ہوتے بولی کہ نظر لاونج میں بڑے صوفے پر پڑی پھپھووووووہ بھاگتی ہوئی

ان سے لپٹی

کیسا ہے میرا بچہ ؟میں ٹھیک ہوں اپ کیسی ہیں ؟تمہارے سامنے ہی ہوں یہ کیا حال کیا ہے تم نے اپنا وہ اس کا چہرہ پکڑ کر پیشانی دیکھتے ہوئے بولی کچھ نہیں پھپھو اب تو صحیح ہو گیا ہے

اپ ائی کیوں نہیں تھی میری سالگرہ پر میں نے اپ کو اتنا مس کیا زوبیہ کے پیپر ہو رہے تھے اسی وجہ سے میں نہیں اسکی اب اگئی ہوں نا مل کر سیلیبریٹ کریں گے وہ اسے خود کے ساتھ لگاتے ہوئے بولی ہم بھی ادھر ہیں میڈم زوبیہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا میرال اٹھ کر زوبیہ کے گلے لگی

السلام علیکم میر جو ابھی لاؤنج میں داخل ہوا تھا سامنے ہی زہرا پھپھو کو دیکھ کر بولا

وعلیکم السلام وہ رسمی علیک سلیک کر کے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا زوبیہ ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی تھی شاید اس کی نظریں کسی کی متلاشی تھی

اوئے اٹھ ذوالقرنین نے سوئے ہوئے زاویار کو ٹانگ ماری

تمہاری جان کو سکون کیوں نہیں ہے زاویار نے گردن اٹھا کر تھوڑی سی انکھیں کھول کر ذلقرنین سے کہا

میری جان کو تو بہت سکون ہے بیٹا تیری جان باہر ائی ہوئی ہے اور کب سے تجھے ڈھونڈ رہی ہے

اب نہیں میں تیرے پرینکس میں انے والا چل نکل یہاں سے سونے دے

وہ دوبارہ چادر کو خود پر کھینچ کے لیٹ گیا

اوئے پاگل اٹھ سچی کہہ رہا ہوں باہر پھپھو زہرائی ہوئی ہیں

کھا قسم۔۔۔۔۔ تیری زوبیہ کی قسم ذلقرنین نے اسے چرانے والے انداز میں ہنس کر کہا

بکواس نا کر مر جائے گی وہ مرے گی تو تب نہ جب قسم جھوٹی ہو گی سچی کہہ رہا ہوں نہیں کرنا یقین تو نہ کرو

پڑے مرے سڑے رہو یہاں پر ہی

جھوٹ بول رہا ہو گا پہلے بھی تو کتنی دفعہ یہی کہا ہے اس نے وہ دوبارہ چادر کو لیٹے سو گیا کچھ دیر بعد شائستہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں اور اتے سارے ہی زاویار سے چادر کھینچی

کہا ہے نا ایک دفعہ۔۔۔۔۔۔۔۔بول ہی رہا تھا کہ سامنے ماں کو دیکھ کر اس کی زبان کو بریک لگی حرکتیں تیری ہیں کہ تجھے کوئی اپنی بیٹی دے باہر تیری پھوپھو بیٹھی ہوئی

ہیں اور تو گدھے گھوڑے بیچ کر یہاں سو رہا ہے کام کاج تجھے کوئی اتا نہیں ہاتھ پاؤں تمہارے چلتے نہیں انہوں نے ضوبیہ کے رشتے سے انکار کر دینا ہے پھر پڑھے سوتے رہنا وہ نان سٹاپ اسے سنائی جا رہی تھی

کیا واقعی ہی پھپھو آئی ہیں؟ وہ اٹھ بیٹھا دل تو کر رہا ہے تمہارے کان کے نیچے دو لگاؤں جلدی سے تیار ہو کر باہر اؤ بیچاری کب سے بیٹھی تجھے ڈھونڈ رہی ہے کون زوبیا؟ اس کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ پھیلی

نہیں اس کی ماں وہ طنز کرتی کمرے سے باہر نکل گئی زاویار نے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور مسکراتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

میں کمرے میں جاؤں میرال نے پوچھا چپ کر کے بیٹھی رہو میرے پاس خبر دار یہاں سے ہلی بھی تو اتنی دیر بعد آئی ہوں تم سب کے سب ہی مصروف ہو میر بھی سلام جھاڑ کر چلا گیا ذلقرنین صاحب بھی دیدار کروا کے گم ہو گئے ہیں اور زاویار صاحب کے تو کیا ہی کہنے ہیں ابھی تک ملنے ہی نہیں آئے حالانکہ مجھے پتہ ہے بڑا سو رہا ہو گا کہیں وہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی دیکھ لیں پھر پھپھو میں یہیں پہ بیٹھا ہوں کب سے احتشام اپنی کمر اکڑا کر بولا جی بہت نوازش اپ کی زہرا بیگم نے جواباً کہا

لاؤنج میں بیٹھے ہر شخص کا قہقہ بلند ہوا یہ تو اپ نے انسلٹ کر دی ہے جائیں میں بھی جا رہا ہوں بیٹھے رہو تم بھی چپ کر کے یہاں خبر دار یہاں سے کوئی بھی ہلا زوبیہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کے اپنے ہنسی چھپائی پھپھو زریون

کیوں نہیں ایا احتشام نے سوال کیا وہ اس کا ہم اتج تھا اسے کچھ کام تھا تو شاید کل ائے

السلام علیکم حاضرینِ محفل

زاویار دور سے ہی مسکراتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا اور اتے ہی زہرا پھپھو کے گلے لگا ہٹو پیچھے ناراض ہوں میں تم سے زہرا بیگم کے دو ہی چہیتے تھے زاویار اور میرال اور وہ دونوں کو ہی اپنے گھر کی رونق میں شامل کرنا چاہتی تھیں ناراض کیوں ہیں؟ وہ ان کے ہاتھ کو تھامے ہوئے ہی ساتھ والے ڈبل سیٹ صوفے پر بیٹھا جس کی دوسری جانب صوبیہ بیٹھی ہوئی تھی اس کی اتنی قربت پر زوبیہ کی دھڑکن نے رفتار پکڑی مجھے پتہ چلا تھا تم کوئٹہ ائے تھے؟ جی وہ دوستوں کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے ابھی تک زوبیہ کی طرف نہیں دیکھا تھا تو مجھ سے ملنے کیوں نہیں ائے؟ اس لیے کہ پھر اپ لوگوں نے کہنا تھا نام ہمارا اور درشن کسی اور کے زوبیہ اس کی یوں بے باکی پر سٹپٹائی مگر

وہ وہاں سے اٹھ بھی نہیں سکتی تھی

زہرا نے اسے مصنوعی غصے سے گھورا چلو پکے ہوئے سیب اگے ہو میرا ل

ناک چڑھاتے زہرا سے فاصلہ بنا گئی کہ زاویار درمیان میں بیٹھا میری بات

سنیں پھپھو کی بیٹی مل رہی ہے شکر کریں پھو پھو پر قبضہ کرنے کی ضرورت

نہیں کہتے ہی وہ مزید فاصلہ بنا گئی تمہارے پر تو میں بعد میں کاٹتا ہوں چیونٹی

کہتے ہی وہ زاہرہ کے گرد بازوں کا حصار بنا گیا سچی اس وقت دوستوں کے

ساتھ تھا اپ کو نہیں

پتہ کتنے بے شرم ہیں وہ اگر اپ سے ملنے کا اظہار کرتا تو وہ بھی ساتھ چل

پڑتے تو میں ایسے کیسے انہیں اپنے رشتہ داروں کے گھر لے جاتا زہرہ اس کی

بات سمجھ گئی تھیں انہوں نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا تو وہ ان کے کندھے

سے سر ٹکا گیا

پتہ نہیں کون سے لوگ ہوتے ہیں جن کی پھپھیاں، فساداً، جنگلی، جھگڑالو ،بھائیوں کے گھر خراب کرنے والی ہوتی ہیں ہماری تو پیار، محبت، انس کا گہوارہ ہے وہ وقتاً فوقتاً

زوبیہ کی طرف بھی دیکھ رہا تھا مگر وہ اس کے علاوہ سب کی طرف دیکھ رہی تھی

پھپھو ایک دفعہ ذرا رشتے سے انکار کیجئے گا احتشام نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا زہرا مسکرا دیں وہ اس کی بات سمجھ چکی تھی اپ محلے کی فساداً عورتوں والے کام کر رہے ہیں پھوپھو کو ورگلا رہے ہیں زوبیہ نے ایک نظر اٹھا کر زاویار کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس سے پہلے کہ زوبیہ نظر ہٹاتی زاویار نے آئی بھر وا اٹھاتے اسے سر تا پاؤں

دیکھتے آنکھ ونک کی زوبیہ نے فورا نظروں کا رخ بدلا اور لاؤنج سے اٹھ کر باہر نکل گئی میرال زاویار کی اس حرکت کو دیکھ کر سرخ پڑی اسے اندازہ تھا

کہ وہ کافی منہ پھٹ ہے مگر اس کی بے باکی کی کوئی حد نہیں اسے اج علم ہوا تھا

پھپھو میں مرہا اپی کو بلا کر لاتی ہوں کہتے ہی میرال فورا وہاں سے رفو چکر ہوئی

ممانی جان ایک گلاس پانی مل سکتا ہے ؟زوبیہ کچن میں داخل ہوتے بولی زوبیہ ذرا شرمیلی اور جھجکنے والی لڑکی تھی ہاں ہاں بیٹا یہ بھی کوئی بات ہے کرنے والی ادھر اؤ بیٹھو انہوں نے کچن میں بڑے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچتے کہا اور خود فریج کی طرف بڑھیں

اوہ واؤ۔۔۔۔تم کب ائی مرہا جس کی صبح ایک بجے ہوئی تھی کافی کا کہنے کچن میں اتی سامنے زوبیہ کو دیکھتے بولی وہ ازاد خیال لڑکی تھی وہ خود پر کسی کی چلنے نہیں دیتی تھی سٹائلش اور ماڈرن سوچ رکھتی تھی

ہمیشہ اپنی مرضی کا لباس زیب تن کرتی تھی میرال سے پہلے اکیلی لڑکی ہونے کی وجہ سے سب کی چہیتی تھی بعد میں یہ جگہ میرال نے لے لی اکیلی

ائی ہو؟ وہ اس سے بغلگیر ہوتے ہوئے بولی نہیں ماما بھی ائی ہیں اچھا چلو میں ان سے مل لوں سکینہ بی میرے لیے کافی بنا دیں

شائستہ نے ٹیبل پر پانی کا گلاس رکھا مما اپ کیا کر رہی ہیں؟ نکمی اولاد کے اٹھنے کا انتظار شائستہ نے مختصر جواب دیا

لگتا ہے زاویار اج پھر لیٹ اٹھا ہے وہ مسکراتے ہوئے انہیں بیک ہگ کرتے ہوئے بولی زاویار کا سنتے ہی زوبیہ کی انکھوں کے سامنے لاؤنج کا منظر لہرایا اسے پھر شرم نے ان گھیر اوہ کتنا بے باک تھا وہ صرف سوچ سکی

اگر تمہیں یاد ہو تو تم بھی میری ہی اولاد ہو اور زاویار ہی کی بہن ہو اکیلے زاویار کا سنتے ان سے رہا نہ گیا وہ کتنے مزے سے ان کے لاڈلے بیٹے کو برا کہہ رہی تھی ہائے۔۔۔۔۔۔

دیکھ رہی ہو زوبی چھوٹے کو اتنی سی بات کیا کر دی فورا بدلہ لے لیا وہ ان کے گال کے ساتھ گال کو مس کرتے ہوئے بولی ہٹو پیچھے کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے خود تو تم نے چار بجے ناشتہ کرنا ہوتا ہے مرہا ان کو

چھوڑتی پیچھے ہوئی بابا کو انے دے کہتی ہوں ان کو ہمیں نئ مامالا کر دیں یہ
والی بہت سناتی ہیں وہ انہیں تنگ کرتی کچن سے باہر نکلنے لگی ہاں ہاں جاؤ بولو
۔۔۔۔۔۔۔وہ تو پھولوں کی سیج سجائے گی نا تم سب کے لیے مرہانے زوبیہ
کی طرف دیکھتے ہونٹوں کو جنبش دیتے بنا اواز کے کہا یور مدران
لاسو جیلسنگ کہتے ہی مسکرا کر باہر نکل گئی جب کہ زوبیہ دھیما دھیما ہنسنے
لگی اب مرہا زہرا کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی احتشام۔۔۔۔۔۔پھپھو
اتنی دیر بعد ائی ہیں اج سب مل کر باہر ڈنر کرتے ہیں کیا خیال ہے؟
خیال تو بہت نیک ہیں احتشام کی بجائے زاویار بولا زہرا اسے اپنے پاس سے
اٹھنے نہیں دے رہی تھی وہ تو کب سے اپنی منگیتر سے ملنے کو اتاولا ہو رہا تھا
چلو پھر ڈن ہوا اج سب ڈنر باہر کریں گے مرہا نے بات فائنل کرتے کہا میر
لاؤنج میں داخل ہوا اور اس سے چند قدم پیچھے میرال بھی تھی کارکیز؟ وہ
سنجیدگی سے احتشام سے پوچھتے صوفے پر بیٹھا میرال بھی اس کے مخالف
صوفے پر بیٹھتی نظریں میر پر مرکوز کر گئی وہ اس وقت بلیک پینٹ پر سفید

یونیفارم شرٹ پہنے اوپری دو بٹن کھولے ہوئے تھاٹائی دائیں ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی جسے وہ شاید بعد میں پہننے کا ارادہ رکھتا تھا بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر بلیک دلکش رنگ نما چھلہ اور چوڑی سفید

کلائی پر سیاہ برانڈڈ گھڑی پہنے گھنے سیاہ بالوں کو پیچھے کی جانب سیٹ کیے چہرے پر سجی سنجیدگی سے میرال کی دھڑکنیں منتشر کر رہا تھا

احتشام نے جیب سے چابی نکالتے اٹھ کر میر کے ہاتھ میں پکڑائی تھی کیونکہ میر اپنے رسپیکٹ کروانا جانتا تھا

انکل کیسے ہیں؟ وہ اب زہرہ سے مخاطب تھا ہاں ٹھیک ہیں تمہارا کافی پوچھتے ہیں تمہیں پتہ تو ہے انہیں تمہاری کمپنی کتنی پسند ہے میر رسماً مسکرایا ذریون کو ہر وقت

تمہارے جیسا بننے کا کہتے رہتے ہیں وہ کیوں؟ میر نے حیرانگی سے ناک چڑھاتے کہا وہ ایسے ناک چڑھاتے کتنا پیارا لگا تھا اللہ جی۔۔۔۔۔۔۔ایک

تو اتنے حسین ہیں اوپر سے ایسی حرکتیں کرتے ہیں جس نے نہ بھی ہونا ہو وہ بھی فدا ہو جائے میرال دل ہی دل میں خدا سے مخاطب تھی

اس کی اپنی پرسنلٹی اپنی سوچ ہے اگر وہ یوں اسے مجھ جیسا بننے کا کہتے رہیں گے تو ایک وقت ائے گا کہ وہ اپنی پہچان بولتا مجھ سے بھی چڑ کھائے گا اپ انکل کو اس

بات سے منع کیجئے گا تمہاری انہی باتوں کی وجہ سے تو وہ تم سے اتنے انسپائر ہیں زہرا نے اسے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا وہ چاہتے ہیں کہ ان کے بیٹے کہ ائیڈیل وہ نہیں تم بنو

میرال اپنے بے قابو دل کی طلب کو محسوس کرتے میر پر نظر جمائے اپنی ہی دنیا میں مگن بیٹھی تھی

یوں نہ اکر بیٹھا کرو۔۔۔۔۔

!میرے سامنے ایسے۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو!!! صبر تو صبر ہے

یہ مجھ سے ہر بار نہیں ہوتا

ہیں میں نے کون سار یاستوں پر حکومت کی ہے جو وہ۔۔۔۔۔۔۔۔دلوں پر

تو کی ہے نامیر ال کی زبان بے ساختہ

پھسلی اس کی اچانک بات پر سب نے اس کی طرف دیکھا ان کی نظروں کو

خود پر محسوس کرتی اپنی زبان کو کوس رہی تھی جو کتنے غلط وقت پر کتنی غلط

بات لیے پھسلی تھی اچھا پھر سب ریڈی ہو جانا ہم سب ڈنر باہر کریں گے

اور ماما کو بھی بتادیں وہی نہ ہو دوپہر کا کھانا بناتے ہی رات کا بنانے لگ جائیں

میر ال کو کنفیوز ہوتے دیکھ کر مرہا نے بات پلٹی

زوبیہ ابھی بھی شائستہ ممانی کے پاس کچن میں بیٹھی

ہوئی تھی کیونکہ وہ سب کی موجودگی میں دوبارہ اس شخص کے سامنے نہیں

انا چاہتی تھی میں بتا کر اتا ہوں زاویار موقع کو غنیمت جانتے جلدی سے اٹھتا

لاؤنج سے باہر بھاگا سیڈیں چیک کرواس کی ذلقرنین جو کچھ ہی دیر پہلے

احتشام کے پاس اکر بیٹھا تھا احتشام کے کان میں سرگوشی کی چلیں اب اپ

لوگ بیٹھیں میں نکلتا ہوں میر کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اس کے اٹھتے ہی

ہمیشہ کی طرح میرال کا دل بری طرح دھڑکا

احتشام فالومی وہ زہرہ سے ملتے احتشام کو کیسے پورچ کی طرف بڑھا

احتشام بھی اس کے پیچھے باہر نکلا ایکسٹرا پیسے ہیں تمہارے پاس؟ کس چیز

کے لیے بھائی؟ اچھا یہ پکڑو میری کبرڈ کی کیز اس میں میرا کریڈٹ کارڈ ہے

لے لینا اور جب رات کو اؤٹنگ کے لیے جاؤ تو میرو کو شاپنگ کروا دینا ہمیشہ

کی طرح دوبارہ ہدایت کر رہا ہوں کسی بھی چیز کو دیکھتے اسے چچا جان کی کمی

محسوس نہ ہو

سمجھے؟ جی۔۔۔۔ اچھا بھائی اس میں سے میں بھی کچھ۔۔۔۔۔۔ وجہ؟

چھوٹے نہیں تم اب اپنے احراجات خود اٹھاؤ وہ کہتے ہوئے گلاسز لگاتے

گاڑی کی طرف بڑھا اور دو چار دن۔۔۔۔۔۔

جتنی موج مستی کرنی ہے کرلو واپس اکر لگاتا ہوں کسی ٹھکانے تمہیں کہتے ہی وہ گاڑی میں سوار ہوا احتشام چپ کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہ اسے ہلچل میں ڈال کر کتنے سکون سے چلا گیا تھا

مماآپ اتنی گرمی میں کچن میں کھانے پکا رہی ہیں اور وہاں سب لاؤنج میں اے سی کی ٹھنڈی ہواؤں میں بیٹھے کھانا باہر کھانے کی پلاننگز کر رہے ہیں زاویار سنجیدگی سے کچن میں داخل ہوتے ہوئے ٹیبل پر پڑے جگ میں سے زوبیہ کے ہی گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے بولا کیا مطلب؟ شائستہ نے حقگی سے اس کی جانب دیکھا مجھے نہیں پتہ اپ کی محنت پر پانی پھیرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں وہ جان بوجھ کر بات کو گول مول کرتا گلاس لبوں کو لگائے

گھونٹ بھرنے لگا جائیں کلاس لیں جا کر ان کی اور تائی امی کہاں ہیں؟ اس نے یہ سوال اس لیے پوچھا تھا کہ کہیں ماں کو بھیجوں تو تائی امی نا کچن میں ا

جائیں ان کی طبیعت خراب ہو رہی تھی تو میں نے انہیں ارام کرنے کے
لیے بھیج دیا اچھا وہ ہاتھ دھو کر کہتی ہوئی کچن سے باہر نکل گئی زوبیہ جو
شائستہ کے پیچھے ہی باہر نکلنے لگی تھی زاویار نے اس کا راستہ روکا
وہ ممانی۔۔۔۔۔وہ ایک انگلی اٹھاتے ہوئے شائستہ بیگم کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے بول رہی تھی کہ زاویار نے اس کی انگلی کو اپنی دو
انگلیوں میں پکڑتے ایک جست میں پورے ہاتھ کو تھاما
تیرے انے سے دل میں ہلچل سی مچ جاتی ہے
ایسا لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دل کا حقدار اگیا ہو
السلام علیکم ! وہ اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے شعر بولتے
دل کی کیفیت بیان کر کے سلام کرنے لگا لہجہ ایسا مٹھاس بھرا تھا کہ زوبیہ
کہ دل نے ایک بیٹ
مس کی مگر نظر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھا

I am not a devil so you can send peace on me

السلام علیکم! زاویار نے دوبارہ سلام کی

زاویار کی اتنی سی قربت پر زوبیہ کی ہتھیلیاں بھیگنے لگیں کیا سلامتی بھیجنے کا موڈ نہیں بن رہا؟ وہ چہرا اس کے چہرے کے قریب کرتے بولا

وـــوـــ وعلیکم السلام! نہ چاہتے ہوئے بھی لہجہ لڑکھڑایا

ادھر دیکھو! زوبیہ نے نفی میں سر ہلایا زاویار نے انگشتِ شہادت اس کی تھوڑی کے نیچے رکھتے چہرا اوپر اٹھایا

زوبیہ نے اس کی جانب دیکھا زاویار مسکرایا

یہ نظریں گھائل کریں گی مجھے زوبیہ نے شرماتے نظریں واپس جھکائیں

ارے یار۔۔۔۔میں نے ہٹانے کے لیے تو نہیں کہا تھا میں نے تو میرو کے فیورٹ ڈرامہ (خانی) جو ہر وقت وہ لگائے دیکھتی رہتی اس کا ڈائیلاگ بولتے ان کے سحر انگیز ہونے کی تعریف کی ہے

ممانی جان میں باہر ہی آرہی تھی یہ نہیں آنے دے رہے تھے

زاویار نے جلدی سے اس کا ہاتھ چھوڑتے پیچھے دیکھا اس سے پہلے کہ وہ پلٹتے زوبیہ کو پکڑتا وہ باہر بھاگ گئی

نہیں ماما ہم نے تو ڈنر کا پلان بنایا ہے زاویار نے جان بوجھ کر غلط بتایا ہے اپ کو ہمارے نہیں بلکہ اس کے کان کھینچے مرہا نے لاونج میں نظر دوڑائی زوبیہ کو وہاں غیر حاضر دیکھ کر وہ سمجھ چکی تھی کہ زاویار نے یہ حرکت کیوں کی ہے ماما زوبیا کہاں ہے مرہا نے پوچھا وہ کچن میں اچھا (میسنا) مرہا نے صرف سوچا چلو میں کھانا لگاتی ہوں سب باہر اجاؤ اور ویسے یہ رات کا کھانا کس خوشی میں باہر کھایا جارہا ہے؟ شائستہ نے پوچھا بس یوں ہی اؤٹنگ کے لیے اپ کھانا نہ بنایئے گا کھانا کیوں نہ بنایئے گا تم سب بچوں نے تو باہر کھانا ہے تمہارے بابا لوگوں نے تو گھر ہی اکر کھائیں یہ نہیں ماما اج سب باہر چلتے ہیں نہیں یہ بچوں والے کام ہیں تم لوگ جاؤ کیوں

اپا؟ہاں بالکل تمہاری ماں سہی کہہ رہی ہے تم بچے جاؤ ہلا گلا کر کے اؤ ہم بوڑھوں کا کیا کام تم لوگوں میں

زہرہ نے بھی شاہستہ کی ہاں میں ہاں ملائی جو ڈیسائیڈ ہو گا ہمیں بتا دیجئے گا

ذلقرنین اٹھ کھڑا ہوا

زوبیہ اوپر میرال کے کمرے میں چلی گئی جبکہ زاویار پھر لاونج میں ایا مرہا اپی میری بات سنیں ہم نے اس دفعہ میرال کی برتھ ڈے سیلیبریٹ نہیں کی اور کچھ دنوں بعد میر بھائی کی بھی برتھ ڈے ہے تو کیوں نہ ہم ایسا کریں وہ بات کرتے ہوئے چلتے چلتے مرہا کے پاس ابیٹھا دونوں کی برتھ ڈے سیلیبریٹ کرتے ہیں کیا خیال ہے؟خیال تو اچھا ہے زہرا نے کہا مگر میر بھائی کا مسئلہ ہے وہ برتھ ڈے سیلیبریشن کے لیے نہیں مانتے زاویار نے منہ بسورتے کہا اس کی تم فکر نہیں کرو ایسے کیسے نہیں مانے گا ہم اسے بتائیں گے ہی نہیں بس یہ کنفرم کرو کہ اس کی واپسی کس دن ہے تھینک یو پھپھو کتنی دیر بعد گھر میں کوئی فنکشن ہو گا

زاویار خوش ہوتے بولا چلو اٹھو اب کھانا کھانے چلو

پاپا کی پریوں نکل بھی اؤ باہر کب سے تم سب کا انتظار کر رہا ہوں زاویار سیڑھیوں کے پاس کھڑا چہرہ اوپر کی جانب کیے بول رہا تھا

اوئے زیادہ نہ بولو نہیں تو زوبی کو یہیں پر چھوڑ جائیں گے میرہا سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے بولی مرہا اس وقت لائٹ پیچ کلر کی شارٹ فراک تلے میچنگ سفید جینز

پہنے جسے ٹخنوں سے اوپر کی طرف فولڈ کیا گیا تھا پہنے ہوئے تھی اپ کو کیا لگتا ہے اپ اسے یہاں چھوڑ کر خود چلی جائیں گی؟ کیوں بھئی یہ نہ سمجھو کہ ہم صرف تمہارے سہارے ہی ہیں میرا ایک اور بھائی ہے شاید تم بھول رہے ہو اور ویسے بھی اگر تم نہ بھی لے کر جاؤ تو مجھے خود گاڑی چلانا اتی ہے یہ دیکھیں میرے ہاتھ اپ سے کوئی نہیں جیت سکتا بالکل چلو گاڑی نکالو جا کر ان دونوں کو تو بلا لیں تمہیں جتنا کہا ہے اتنا کرو تو بہ ہے اپی

بڑے ہونے کا مکمل فائدہ اٹھاتی ہیں اپ اور میر بھائی کو تو بندہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تمہیں نہیں لگتا تم زیادہ بول رہے ہو چلیں میں باہر نکل رہا ہوں جلدی سے پہنچے اچھا ایسا کرو احتشام اور ذلکرنین کو بھی کال کر دو وہ بھی ہمیں جوائن کر لیں جی بہتر وہ انگلی پر چابی گھماتے ہوئے ہونٹوں کو گول کر کے سیٹی بجاتے باہر نکل گیا

میر زوبی ابھی جاؤ کہاں رہ گئی ہو؟ بس اپی اگئی میرال لیں اواز لگائی کیارہ گیا ہے زوبی؟ یہ سینڈل سٹرپس بند کر رہی ہوں۔۔۔ ہو گئی ہیں چلو میرال دوپٹہ سنبھالتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر نکلی وہ اس وقت بلیک پلازو پر مہرون شارٹ شرٹ پہنیں بلیک دوپٹہ بازوں پر پھیلائے ہوئے تھی مہرون بال کیچر کی گرفت میں تھے انکھوں میں سیاہ کاجل نہیں تھا نہ ہی ہونٹ رنگے گئے تھے وہ بالکل سادہ سے حلیے میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ سامنے سے ہی صوفیا اتے ہوئے دکھائی دیں جا رہے ہو؟

جی تائی امی چلو خیر خیریت سے جاؤ وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے اللہ حافظ وہ کہہ کر باہر نکلی ضوبیہ سیڑھیوں سے بھاگتے ہوئے نیچے ائی ارام سے بچے سوری ممانی جان بہت پیاری لگ رہی ہو صوفیا نے اسے سر تا پاؤں دیکھتے ہوئے کہا شکریہ ممانی میں جاؤں؟ وہ نہایت ادب سے پوچھنے لگی ہاں جی بیٹا ضرور صوفیا نے مسکراتے ہوئے اجازت دی اللہ حافظ وہ کہتے ہوئے باہر نکل گئی مرہا پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولے دروازے پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی جیسے ہی زوبیہ باہر نکلی تو مرہا نے پیسنجر سیٹ کی طرف ہاتھ کرتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا نہیں اپی اپ بیٹھے میں میرال کے ساتھ بیٹھوں گی وہ دروازہ کھولنے لگی کہ مرہا نے ہاتھ بڑھا کے دروازہ کھولا اور پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی زوبیہ باہر کھڑی اس کے اگے انہوں نے کہا انتظار کر رہی تھی زاویار اسے پچھلی سیٹ کی طرف کھڑے دیکھ کر بولا میں باہر نکل جاتا ہوں ڈرائیور کو ساتھ لے جائیں ٹھیک ہے؟ زوبیہ شرمندہ ہوئی

مرہانے ہنسی چھپاتے اسے اگے بیٹھنے کا اشارہ کیا زوبیہ نے دائیں بائیں سر ہلاتے منت بھرے لہجے میں نہ کی دیکھو میڈم پیچھے تو اب ہمارے ساتھ احتشام بیٹھے گا چلو شاباش تمہاری سیٹ وہ ہے کہتے ہوئے مرہانے ہاتھ بڑھا کر دروازہ بند کیا زوبیہ کو نہ چاہتے ہوئے بھی اگے ہی بیٹھنا پڑا اس کے بیٹھتے مرہانے زاویار کو انکھ ونک کی

ان کے درمیان ڈیل ہوئی تھی اگر زوبیہ کو وہ زاویار کے ساتھ بٹھا گئی تو مرہا کی اج کی شاپنگ زاویار کروائے گا

چلیں؟ زاویار نے زوبیہ کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا زوبیا نے ہاں میں سر ہلایا زاویار نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر کے منزل کی طرف ڈالی وہ پانچوں اس وقت مال میں موجود تھے احتشام نے انہیں راستے میں جوائن کیا تھا جبکہ ذوالقرنین ابھی نہیں پہنچا تھا اج تو میں مہنگی سے مہنگی شاپنگ کروں گی مرہانے کن اکھیوں سے زاویار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیوں اج اپ کا شوہر شاپنگ کروا رہا ہے جو ابھی تک ملا بھی نہیں احتشام نے

قہقہ لگاتے کہا

ان دونوں کی اپس میں کافی بنتی تھی اس لیے ایسے مذاق بھی کر لیا کرتے تھے بکواس نہیں کرو جو منہ میں اتا ہے بول دیتے ہو اج مجھے میرے چھوٹے بھیا جی شاپنگ کروا رہے ہیں ہیں ں ں۔۔۔۔سب نے حیران ہوتے زاویار کی طرف دیکھا اس سے وجہ بھی پوچھو مرہا نے ہنستے ہوئے کہا ہاں ہاں بتاؤ اور اکیلے اپی کو ہی کیوں کروا رہے ہو احتشام اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے چلتے چلتے پوچھنے لگا یار

مرہا اپی کیا کرتی ہیں میں نہیں کروا رہا کوئی شاپنگ واپنگ زاویار نے سوالوں سے بچنے کے لیے ناراضگی ظاہر کی سوچ لو اس میں نقصان تو تمہارا ہی ہے اب اپ بلیک میل کر رہی ہیں مجھے مگر ایک بات بتا دوں میں صرف اپ کو اور اپنی اہمم۔۔اہمم کو کرواؤں گا شاپنگ باقی اپنی اپنی جیبوں سے کریں وہ جھکتے ہوئے احتشام کے بازو کے نیچے سے نکلتے ہوئے بولا میرا ل چلتے چلتے ایک دم رکی اور ایک لمحے کے لیے زاویار کو دیکھا وہ ہرٹ ہوئی

تھی مگر کچھ کہے بنا پھر قدم بڑھانے لگی تو میرے ہاتھ لگ ذرا احتشام نے میرال کی طرف دیکھ کر زاویار کو کہا

میرو۔۔۔۔۔۔احتشام اگے بڑھتا میرال کے ساتھ قدم ملا گیا انہیں جیلس فیل کروائیں؟احتشام نے میرال کی طرف جھکتے اس کے کان میں کہا میرال نے احتشام کی طرف نہ سمجھی سے دیکھا مزہ دیکھنا اب احتشام ان سب کی طرف مڑا سب کے قدموں کو بریک لگی زاویار جو زوبیہ کے بالکل پیچھے پیچھے چل رہا تھا زوبیہ کے رکنے پر اس سے

ٹکرایا زوبیہ ایک دم پلٹی سوری زاویار نے ایک کان پکڑتے لبوں کو ہلایا

اوہار رمووی کے ہیرو ہیرو ئن احتشام نے اواز لگائی زوبیہ جلدی سے مڑی باقی سب کا قہقہ بے ساختہ تھا

اوبہنا کے بھیا اور اپنی اہمم اہمم کے سیاں

احتشام نے زاویار کو بلایا احتشام کے اہمم اہمم کہنے پر زوبیہ شرمندہ ہوئی

زاویار نے امڈنے والی ہنسی چھپائی میرال کو کس نے شاپنگ کروانی ہے؟

احتشام نے سنجیدہ

ہوتے ہوئے پوچھا زاویار کی ہنسی کو بریک لگی اسے اب سمجھ آئی تھی وہ کتنی غلط بات کر گیا تھا میرال کو بھی اس کا بھائی شاپنگ کروائے گا مگر بھیا کا نام احتشام ہو گا زاویار اپنی شرمندگی کو کم کرتے ہوئے بولا

پکی بات ہے؟ احتشام نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ہاں زاویار نے فوراً جواب دیا بعد میں ہم سے کوئی غلہ نہ کرنا پھر اب کی دفعہ مرال نے بھی اس کی طرف نہ سمجھی سے دیکھا چلو میرواج تمہیں تمہارا یہ والا بھائی شاپنگ کروائے گا میرو نے نہ سمجھی سے سب کی طرف دیکھنے لگی چلو بھی میرو احتشام میرال کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے کر آگے بڑھ گیا!!!!

اور وہ تینوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہ گئے زاویار کا موبائل رنگ ہوا ہیلو کہاں ہو؟ میں مال پہنچ گیا ہوں دوسری طرف ذلقرنین بولا ہاں ہم اوپر تھرڈ فلور پر ہیں اجاؤ او کے وہ موبائل کو اف کر کے ابھی جیب میں رکھنے ہی لگا تھا کہ سامنے ہی اسے ٹھوکر لگی اور وہ منہ کے بل گرتا گرتا بچا وہ خود کو

سنبھالتے ہوئے ایک جست میں مڑا سامنے ہی لڑکی کھڑی تھی جس کے پاؤں اڑیسنے کی وجہ سے وہ گرنے والا تھا اریو بلائنڈ؟ وہ تیزی سے اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا سامنے کھڑی لڑکی نے نچلا ہونٹ باہر نکالا اور انکھوں کو ٹپٹپاتے چہرے پر بھرپور معصومیت لیے اثبات میں سر ہلانے لگی ذوالقرنین بے یقینی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا میں سچ کہہ رہی ہوں یہی کہیں اس پاس میری سٹک بھی پڑی ہو گی جو ابھی میری فرینڈ رکھ کے گئی ہے

ذلقرنین نے ارد گرد نظر دوڑائی اور واقعی اس سے کچھ فاصلے پر شاپنگ بیگز کے ساتھ ایک چھڑی پڑی ہوئی تھی ذلقرنین نے حیرانگی سے واپس اسے دیکھا اگر اپ کو کوئی پریشانی نہ ہو تو پلیز وہ مجھے پکڑا دیں گے چہرے پر معصومیت ہی معصومیت تھی ذلکرنین کو ابھی بھی یقین نہیں ارہا تھا وہ قدم بڑھا کر سٹک کو لیے اس کی طرف ایا وہ ہاتھ کو ہوا میں لہراتی سٹک کو پکڑنے کی تگ ودو کرنے لگی

یہ یہاں ذلکرنین نے سٹک کو اس کے ہاتھ کے قریب کرتے اس کے ہاتھ میں پکڑایا شکریہ بہت بہت ذلقرنین ابھی بھی کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اپ جو بھی کوئی تھے ابھی ادھر ہی کھڑے ہیں؟ لڑکی نے پوچھا جی کہیے؟ ذوالقرنین کو واقعی اب اس کی حالت پر ترس ارہا تھا وہ بس پوچھنا یہ تھا کہ میں تو ہوں ہی اندھی مگر اپ تو دو انکھوں کے مالک ہیں پھر بھی ہم اندھوں کی طرح

کیوں چل رہے تھے وہ بالکل سنجیدگی سے بولی اس کے الفاظوں پر

ذوالقرنین کی انکھیں پھیلی اس کو ہنوز چپ کھڑا محسوس کرتے وہ پھر بولی

نہیں میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ ہم لوگ دیکھ تو نہیں سکتے تو کیا اب اس دنیا

کو محسوس بھی نہیں کر سکتے اس ڈر سے کہ اگر ہم باہر نکلیں گے تو اپ جیسے

اپنی انکھیں استعمال نہ کرتے ہوئے ہم جیسے اندھوں کو روند ڈالیں گے

ذوالقرنین منہ کھولے اس کی باتیں سن رہا تھا وہ اسے ایسے باتیں سنا

رہی تھی جیسے اس کے دیکھ نہ سکنے کی وجہ ذلقرنین تھا مجھے لگتا ہے چلے گئے

اور سر جھٹک کر بولی

ن۔۔۔ نہیں لہجہ لڑکھڑایا اچھا تو چپ کیوں کھڑے ہیں جواب دیں وہ

سنجیدگی سے بولی

دیکھیں میڈم وہ خود کو کمپوز کرتے بولنے کے لیے تیار ہوا اپ تو مجھے ایسے

سنا رہی ہیں جیسے اپ کی اس حالت کا ذمہ دار میں ہوں اور اپ اپنی حالت

سے واقف ہوتے ہوئے بھی یہاں درمیان میں کیوں کھڑی ہیں ایک سائیڈ پر کھڑا

ہونا چاہیے تھا نا اور بائی داوے پاؤں اپ کا مجھے لگا ہے میرا اپ کو نہیں وہ انکھیں چھوٹی کیے اسے اپنے غصے کا بتا رہی تھی ذلقرنین نے اس کے غصے کو دیکھتے اپنی بات بدلی مگر کچھ بھی ہو جائے قصور کسی کا بھی ہو معافی ہمیشہ لڑکوں کو مانگنی چاہیے اس لیے ائی ایم سوری وہ گہری سانس بھر کے بولا نور کو اس کی حرکت پر ہنسی ائی مگر وہ ضبط کیے ہوئے بولی او کے معاف کیا مگر ائندہ خیال رکھیے گا ذلقرنین اس کی باتوں پر حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ کتنے مزے سے اس کی انسلٹ کیے جا رہی تھی نور اس کی دوست اس کے قریب اکر بولی جب کہ پاس کھڑے ذلقرنین کی طرف بھی دیکھا ذلقرنین غصے سے چلا گیا کون تھا یہ؟ اس کی دوست نے پوچھا بتاتی ہوں وہ اپنی ہنسی کو ضبط کیے ہوئے کھڑی تھی دیکھ وہ چلا گیا نور نے کہا ہاں

چلا گیا ہے اور تو خود کیوں نہیں دیکھ رہی مجھے کیوں کہہ رہی ہے نور نے تصدیق کے طور پر خود دیکھا وہ غائب ہو چکا تھا نور نے بھرپور قہقہ لگایا وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے زور زور سے ہنس رہی تھی تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے مجھے بتاؤ ہوا کیا ہے اس کی دوست بولی یار کچھ نہ پوچھ وہ ہنستے ہنستے بولی ہوا کیا ہے؟ مجھے بھی بتا کیوں پاگلوں کی طرح اکیلے ہنسی جا رہی ہے اچھا تم نے بھی ساتھ مل کر پاگلوں کی طرح ہنسنا ہے چل پھر سن وہ اپنی ہنسی پر قابو پاتے بولی یہ یہ جو ابھی میرے پاس کھڑا تھا بیچارا میرے پرینک کی زد میں آگیا

کیا؟ تم نے پھر وہی حرکت کی تم باز نہیں آؤ گی اس کی دوست مسکراتے ہوئے بولی وہ پھر قہقہ لگا کر ہنسنے لگی اچھا بتا کیا کیا ہے؟ چل سامان اٹھا چلتے ہوئے بتاتی ہوں سامان اٹھاتی باہر کی جانب بڑھیں

وہ مین گیٹ سے جب اندر داخل ہوا تھا تو میری نظر اس پر پڑی کافی شریف سا لگ رہا تھا کچھ ہی لمحوں کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ میری طرف سے ہی گزر کر جانے والا ہے میں وہاں کھڑی اس کا انتظار کرنے لگی اور جیسے ہی وہ میرے قریب ایا میں نے اسے پاؤں اڑیسا اور وہ بیچارہ نور کا پھر کہکا بلند ہوا دھڑام سے گرنے ہی والا تھا کہ پھر سنبھل گیا اب کی دفعہ وہ شکستیہ لہجے میں بولی

اوہو ہو۔۔۔۔۔۔یہ تو بہت غلط ہوا اسے تو گر جانا چاہیے تھا اس کی دوست طنز کرتے ہوئے بولی قسم سے یار گر جاتا تو مزہ ہی الگ تھا چل اگے سن ایک دم سے سیدھا ہوتا کہنے لگا اندھی ہو وہ اس کی نقل اتارتے اواز کو بھاری کرتے بولی میں نے بھی کہہ دیا ہاں وہ اتراتے ہوئے بولی

کیاااا؟اس کی دوست چیخی نور نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا کیا کر رہی ہے موٹی لوگ دیکھ رہے ہیں اچھا پھر؟؟وہ تجسس سے بولی پھر کیا یہ تیری دادو

کی چھڑی کام اگئی وہ اسے ساری بات بتا گئی اب کی دفعہ اس کی دوست بھی اس کے ساتھ مل کر ہنس رہی تھی

اور مزے کی بات سن پھر تیری دوست نے معافی بھی اسی سے منگوائی وہ اپنے کندھے سے مصنوئی گرد جھاڑتے ہوئے بولی کوئی حال نہیں تمہارا تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ

سے میں بھی غیض و غضب کا شکار ہو جاتی ہوں نور شاپنگ بیگ کو گاڑی میں رکھتے اپنی انکھیں صاف کر رہی تھی ہنس ہنس کے اس کی انکھیں بھیگ چکی تھی تو دوست اور ہوتے کس لیے ہیں؟ مصیبت میں کام انے کے لیے وہ ہنستے ہوئے گاڑی میں بیٹھی اور گاڑی اگے کی جانب بڑھادی

میرو ایک مزے کی چیز دکھاؤں احتشام مسکراتے ہوئے بولا

میرال بنا کچھ بولے اس کی طرف دیکھنے لگی احتشام نے جیب سے کریڈٹ کارڈ نکال کر میرال کے سامنے لہرایا تو؟ وہ یہ ایک لفظ استفسار کرنے لگی تو یہ

کہ یہ کارڈ میر بھائی کا ہے اور میر بھائی نے تمہیں شاپنگ کروانے کے لیے دیا ہے تو اج دل کھول کر شاپنگ کرو جو پسند اتا ہے لے لو میر ال نے حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے اس کی طرف دیکھا سچی کہہ رہا ہوں میر بھائی نے صرف تمہارے لیے یہ کاڈ دیا ہے اور میں نے ان سے پوچھا تھا کہ میں بھی اس میں سے شاپنگ کر لوں تو میرے بڑے ہو جانے پر مجھے طنز کرنے لگے وہ منہ بناتے بولا جب کہ میر ال کی خوشی سنبھلے نہ سنبھل رہی تھی وہ گہرا مسکرائی اب تم اس میں سے شاپنگ کرو اور مہنگی سے مہنگی چیزیں لو تا کہ ہم واپس جا کر ان سب کو جلائیں اور بتائیں کہ میرو کے بھائی ابھی بھی زندہ ہیں میر ال نے ناک چڑھاتے اس کی طرف دیکھا کیا ہوا؟ کچھ نہیں وہ سر جھٹکتے بولی چلو اجاؤ پھر کہتے ہو دکان میں چلے گئے

یہ کیا میرو تم نے تو کچھ لیا ہی نہیں احتشام اور میرال اب ان سب کو جوائن کرنے والے تھے میں نے تو کہا تھا کہ تم اچھی خاصی شاپنگ کرو گی اور میر بھائی کے کارڈ کا خوب فائدہ اٹھاؤ گی اور ہم ان سب کو جلائیں گے

مگر احتشام بھائی مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے تھا اس نے صرف جھمکے لیے تھے وہ چلتے چلتے ریسٹورنٹ ایریے میں پہنچے سامنے ہی وہ چاروں (زاویار، ذلکرنین، زوبیہ، مرحا) ٹیبل کے پاس کھڑے تھے

اب کہاں کا ارادہ ہے؟ احتشام نے پوچھا بھی تو یہاں بیٹھ کر پہلے گول گپے کھائیں گے اس کے بعد پھر شاپنگ کریں گے پھر ڈنر کے لیے نکلیں گے

میرال اور زوبیہ واش روم میں گئی تھی زاویار بھی ان کے ساتھ تھا

ذوالقرنین ریکنگ کے ساتھ کھڑا نظریں فرسٹ فلور پر جمائے ہوئے گہری سوچ میں ڈوبا تھا

میر بھائی کی ویڈیو کال احتشام نے مرحا کو کہا اور کال ریسیو کی السلام علیکم بھائی وعلیکم السلام کہاں ہو؟ ہم

سب شاپنگ مال ائے ہوئے ہیں احتشام نے جواب دیا مرہا خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے ادھر ادھر دیکھنے لگی سامنے ایک ٹیبل پر ایک ادمی جس کی عمر لگ بھگ انتالیس چالیس کے قریب ہو گی بلیک پینٹ اور بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس چہرے کو ماسک سے ڈھکے انہی کے ٹیبل کی طرف دیکھ رہا تھا احتشام کی اس طرف کمر تھی اس لیے وہ اس بات سے انجان میر سے باتوں میں مصروف تھا مرہا نے نظروں کا زاویہ بدلہ جیسے اسے مکمل

اگنور کیا ہو

مرہا سے میری بات کرواؤ میر نے احتشام کو کہا یہ لیں اپی میر بھائی سے بات کریں اس نے موبائل مرہا کی جانب بڑھایا میر کل رات کی وجہ سے میر ال کے بارے میں کافی پریشان تھا مرہا موبائل پکڑ کر چہرے کے سامنے کر کے بات کرنے لگی کہ وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا میر ال کا دھیان رکھنا

۔۔۔۔۔۔۔وہ شخص چلتا ہوا ان کے ٹیبل کے قریب اتے مرہا پر ایک گہری نظر ڈال کر مرہا کے پیچھے سے گزرتے

ایک نظر موبائل پر اور ایک نظر احتشام پر ڈالتے باہر نکل گیا مرہا کو وہ کچھ مشکوک مشکوک سا لگ رہا تھا وہ اس کے بارے میں سوچ رہی تھی

مرہا کیا تمہیں میری اواز ارہی ہے میر نے پوچھا ہاں ارہی ہے اس کی اواز سنتے ہی مرہا ہوش کی دنیا میں ائی میرا کریڈٹ کارڈ احتشام کے پاس ہے میرال ان دونوں کو وہاں اکیلے چھوڑے واپس اگئی تھی وہ مرہا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی کہ نظر موبائل پر پڑی میر کو وہ نظر نہیں ارہی تھی میرال کو کسی بھی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونی چاہیے اور جتنی شاپنگ تم لوگوں نے کی ہے اس سے ڈبل اس کو کروانا میرال خود کے لیے اس کی اتنی فکر دیکھتے حیران ہو رہی تھی وہ کیوں اتنی کیئر کرتا تھا اس کی سمجھ سے باہر تھا یہ لو خود بات کر لو مرہا نے موبائل میرال کی طرف کیا میرال سٹپٹائی وہ اچانک اس چیز کے لیے تیار نہیں تھی

میرو۔۔۔۔۔۔ج۔۔۔جی؟احتشام بتارہا تھا کہ تم نے کچھ نہیں
لیا جبکہ باقی سب نے شاپنگ کی ہے
وہ۔۔۔وہ مجھے فل وقت کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں تھی بس اسی لیے
کچھ کام ضرورت کو چھوڑتے شوق کے لیے بھی کرنے چاہیے اب چپ کر
کے شاپنگ کرواور بل احتشام کو کہنا وہ پے کرے (میر کو نہیں پتہ تھا کہ
میرال کو اس کی کارڈ کے بارے میں پتہ ہے اس لیے احتشام کا نام لیا تھا)
اور ہاں گھر جا کر اپنی ساری شاپنگ کی پک بھیجنا مجھے
تاکہ میں دیکھ سکوں احتشام نے کوئی کنجوسی تو نہیں کی وہ چپ بیٹھی اسے
یوں دیکھ رہی تھی جیسے صدیوں بعد دیکھ رہی ہو اور میرے لیے بھی ایک
پرفیوم لے کر انا لاؤ گی نا؟جی۔۔۔۔اوکے میں کچھ مصروف ہوں پھر
بات ہو گی

جی۔۔۔۔۔خدا حافظ کہتے کال بند ہو گی اس نے موبائل احتشام کی طرف بڑھایا سب ہی بیٹھے گول گپے کھانے میں مصروف تھے اپ سب کب ائے وہ حیران ہوتے ہوئے

بولی پلیٹیں دیکھ کر اندازہ لگالو

میں اتنی مگن تھی کہ مجھے اندازہ ہی نہیں ہو سکا "میرا پ مجھے دنیا سے بیگانہ کر دیتے ہیں" وہ موبائل کو میز پر رکھ کے سوچنے لگی میرو لو تم بھی زوبیہ نے میرال کے اگے پلیٹ کی

چلو جلدی کرو بیٹھو گاڑی میں مرہا نے کہا احتشام تم ہمارے ساتھ چلو تمہاری بائیک زاویار لے ائے گا وہ سر ہلاتا

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا میرال اجاؤ میرہا کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی میرال اس کے ساتھ بیٹھی زوبیہ !اللہ حافظ زوبیہ ابھی باہر ہی تھی کہ مرہا نے دروازہ بند کرتے اس انکھیں پھیلانے پر مجبور کر دیا چلو احتشام مرہا نے

مسکراتے ہوئے کہا تو زوبیہ ؟ وہ اپنے اہمم اہمم کے ساتھ ائے گی اس کے بعد پرسب مسکرا دیے اور احتشام نے گاڑی اگے بڑھا دی زوبیہ پیچھے کھڑی دیکھتی رہ گئی

ہائے بیوٹی فل لیڈی زاویار بالکل اس کے پیروں کے نزدیک بائیک روکتے بولا زوبیہ جلدی سے پیچھے ہٹتی اس کو گھور کر دیکھنے لگی

ایسے نہ مجھے تم دیکھو سینے سے لگالوں گا

وہ ارد گرد دیکھتے اپنی ہنسی کو چھپاتے گنگنانے لگا زوبیہ اس کی اتنی بے باکی پر سرخ پڑی

مسئلہ کیا ہے اپ کے ساتھ ؟ وہ اپنی شرم کو ایک سائیڈ پر رکھتی ناک چڑھا کر بولی

تینوں دل دا مسئلہ دسیا

وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتے بولا

اے وی دسیا مسئلہ تو ہے

وہ دو انگلیوں سے اس کی ناک دباتے بولا زوبیہ اس کی بات پر مسکرائی لڑکی یہاں کھڑے رہ کر تم ہمارے قیمتی لمحے ضائع کر رہی ہو وہ منہ بسورتے بولا میں نے نہیں بیٹھنا اتنی واحیات بائک پہ

یہ بائک پہ واحیاتی کہاں سے اگئی؟ زاویار کہتے ہوئے اس کی بات کو سمجھنے کے لیے گردن گھما کر بائیک کا جائزہ

لینے لگا یہ واحیاتی نہیں تو اور کیا ہے وہ پچھلی سیٹ کی طرف اشارہ کرتے بولی جو ڈرائیونگ سیٹ سے تھوڑی اونچی تھی اوئے بے وقوف لڑکی یہ واحیاتی نہیں ڈیزائن ہے ہیوی بائکس ایسی ہی ہوتی ہیں ہاں تو یہ واحیات ڈیزائن ہے میں جب اس پر بیٹھوں گی تو اپ بریک لگائیں گے تو میں ان بیلنس ہوتی اپ کے سا۔۔۔۔۔۔

وہ روانگی سے بولتے ہوئے اپنے الفاظوں پر غور کرتی اپنے منہ پر ہاتھ رکھے باقی کے الفاظ منہ میں دبا گئی

زاویاراس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے قہقہ لگا کر ہنسنے لگا وہ شرمندہ ہوتی اپنی نظریں جھکا گئی اول تو زبان نہیں چلتی اور جب چلتی ہے تو رکنے کا نام نہیں لیتی وہ سوچتے ہوئے خود کو کوس رہی تھی

تو اس میں بائیک کا کیا قصور ہے قصور تو پیچھے بیٹھنے والی کا ہے وہ ان بیلنس ہو ہی کیوں؟ وہ اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے بولا

اسے اب سمجھ ہی نہیں ارہی تھی کہ وہ مزید اسے کیا بولے اس لیے چپ کھڑی رہی

اچھا چلو بیٹھو نہیں لگاتا بریک میں نے نہیں بیٹھنا اور ائندہ میں کبھی بھی میرہا اپی لوگوں کے ساتھ باہر نہیں جاؤں گی وہ ناک چڑھاتے بولی ٹھیک ہے ائندہ تم میرے ساتھ چلی جانا او کے؟ وہ محبت بھرے لہجے میں بولا

ن۔۔۔ نہیں

پھر؟ پھر یہ کہ میں نے اپ کے ساتھ بھی کہیں نہیں جانا اور مرہا اپی کے ساتھ بھی کہیں نہیں جانا

ابھی گھر جانا ہے کہ نہیں؟ کہ یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں؟

جا سکتے ہیں؟

زاویار نے نفی میں سر ہلایا تو چپ کر کے کھڑے رہیں

کیا ہمارے لیے شاہی سواری ارہی ہے جو یہاں کھڑے رہ کر انتظار کرنا ہے

اتنے اپ جلال الدین اکبر ہوں ں ں۔۔۔۔۔

اگر اگلے تیس سیکنڈز میں تم بائک پر نہ بیٹھی تو بریکس تو بعد کی بات ہے اپنی باہوں میں اٹھا کر بائک پر بیٹھاؤں گا پھر سوچتی رہنا کہ اصل بے شرم بائک کا ڈیزائن ہے یا پھر۔۔۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ زوبیہ جلدی سے بائک پر بیٹھی لیکن اپنے اور اس کے درمیان میں فاصلہ رکھنا نہ بولی زاویار نے بمشکل اپنا قہقہ روکا

مائی فیوچر وائف سپورٹ کیوں نہیں لی کہ ان بیلنس ہونے کا ارادہ ہے؟

نہیں میں ٹھیک ہوں

زاویار نے ہاتھ پیچھے کی جانب کرتی ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچے اتارتے اپنے سامنے کھڑا یہ جو تم نے بریکس والی

بات کی ہے نا ایسی حرکتیں منگیتر کے ساتھ نہیں بلکہ منکوحہ کے ساتھ کی جاتی ہیں اور میں تمہارا شوہر نہیں ہوں میں اچھی طرح سے جانتا ہوں سو تم ریلیکس کرو میں اپنی حدود کبھی نہیں بھولوں گا وہ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا دباتے اسے نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا جسٹ ریلیکس ہمممم؟

زوبیہ نے اثبات میں سر ہلایا زاویار نے ہاتھ ابھی بھی نہیں چھوڑا تھا وہ دوسرے ہاتھ سے اپنی جیب میں سے موبائل

نکال کر کال کرنے لگا

ہیلو کرامت چچا بابا گئے ہیں گھر؟

جی۔۔۔۔۔میں ایڈریس سینڈ کرتا ہوں ڈرائیور کو ان کی گاڑی دے کر بھیجیں زوبیہ نے دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا زاویار نے حیران ہوتے اس کی طرف دیکھا زوبیہ نے نفی میں سر ہلایا زاویار نے موبائل کو تھوڑا سا

پیچھے کر کے ائی بروا چکائے اسی پہ چلتے ہیں وہ نظریں جھکاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ اٹھا گئی

پکا؟ جی۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے کرامت چچا رہنے دیں کہہ کر فون بند کیا چلیں؟ جی

زاویار نے اس کا ہاتھ چھوڑا وہ بائیک پر بیٹھتی زاویار کے کندھے پر ہاتھ رکھ گئی فاصلہ ابھی بھی درمیان میں موجود تھا زاویار اس کی چالاکی پر مسکرایا پھر سر جھٹک کر بائیک سٹارٹ کی

وہ تھکے ہارے گھر لوٹے زہرا حال میں صوفے پر بیٹھی چائے پی رہی تھی شائستہ اور وہ دونوں بیٹھے باتوں میں مشغول تھے جب زوالفقار کی اواز پر شائستہ ان کی بات سننے گئی تھیں

میرہا سلام کرتی جلدی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی مرہا! زہر نے اواز لگائی نہیں پھپھو پلیز صبح۔۔۔۔۔ صبح بات کریں گے اس وقت میں بہت تھک

گئی ہوں وہ کہتی جلدی سے سیڑھیاں پھیلانگنے لگی زوبیہ نظر نہیں ارہی؟

سب کو

اندر داخل ہوتے دیکھ کر انہوں نے دوبارہ پوچھا کہ مرہا قدم روکے دوبارہ

مڑی تو کیا اپ کو میرا بھائی نظر ارہا ہے؟ زہرا اس کی طرف حیرت سے

دیکھنے لگی کہ مرہا قہقہ لگاتی سیڑھیاں چڑھنے لگی

میرال اتے ہی صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھک گیا ہے میرا بچہ؟

ہمم۔۔۔۔وہ معصومیت سے سر ہلاتے بولی

زہرہ نے اسے پیار سے ساتھ لگالیا زوبیہ اور زاویار کہاں ہیں؟ وہ بائک پر ا

رہے ہیں میرال نے انکھیں موندے جواب

دیا ضرور انہوں نے ہی کچھ کیا ہو گا ورنہ وہ یوں اس کے ساتھ کبھی بھی

بائیک پر نہ بیٹھتی وہ ہلکی مسکان سے گویا ہوئی کیونکہ وہ اپنے بھانجے کو خوب

اچھی طرح جانتی تھی

پھپھو انہوں نے پتہ ہے کہ کیا اس کے ساتھ میرال چہرہ اٹھائے زہرا کی طرف دیکھ کر بولی کیا کیا ہے؟ یہ مرہا آپی اور زاویار بھائی نے پہلے ہی پلان بنایا ہوا تھا جیسے ہی ہم سب گاڑی میں بیٹھے زوبیہ بیٹھنے لگی کہ مرہا اپی نے فوراً گاڑی کا دروازہ بند کر دیا اور احتشام بھائی نے گاڑی اگے بڑھا دی وہ وہیں روڈ پر کھڑی رہ گئی کہ پھر زاویار بھائی بائیک لیے اس کے سامنے ائے اب اگے کی بات مجھے نہیں پتہ وہ معصومیت سے بولتی دوبارہ ان کے کندھے سے لگتی انکھیں بند کر گئی

زہرا کو اس کے بولنے کے انداز پر جی بھر کے پیار ایا جائے ذرا زاویار کان کھینچوں گی اس کے

دروازے کی اواز پر زہرہ اور میرال دونوں کی نظر دروازے کی طرف اٹھی احتشام شاپنگ بیگ اٹھائے اندر داخل ہوا اور لا کر میرال کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیے

یہ تم سب اس لیے بھاگ آئے تھے نااندر میں جانتا ہوں بہت تیز ہو تم

سب میرال ہنسنے لگی

لیکن میں تم سب سے زیادہ تیز ہوں میں بھی صرف اپنے اور تمہارے ہی

لے کرایا ہوں باقی جا کر خود نکالیں گے نہیں تو صبح تک ملازموں کے اٹھنے کا

انتظار کریں

تھینک یو میرال خوش ہوتے بولی اب تم یہ بھی کہو گی کہ میرے کمرے

میں رکھ دیں احتشام ناک چڑھاتے کہا

نوازش ہو گی اپ کی اس کے لفظوں پر احتشام ہنستے ہوئے بیگ اٹھا کر

سیڑھیاں چڑھنے لگا

پھپھو! اس دفعہ جلدی نہ جایئے گا پچھلی دفعہ بھی اپ اتنی جلدی واپس چلی

گئی تھیں

اس دفعہ تمہاری اور میر کی برتھ ڈے سیلیبریشن کے بعد ہی جاؤں گی

خوش؟

کس کی برتھ ڈے؟میرال فوراسے سیدھی ہوتی حیرانگی

سے بولی بھئی تمہاری اور میر کی برتھ ڈے۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔مطلب مجھے سمجھ نہیں ارہی اپ۔۔۔اپ دوبارہ بتائیں چلو

اس میں سمجھ نا آنے والی کون سی بات ہے ہم لوگوں نے دوپہر کو ہی پلان

بنایاہے کہ تمہاری اور میر کی برتھ ڈے اکٹھی سیلیبریٹ کی جائے کافی دیر

ہوگئی ہے اکٹھے انجوائے کیے ہوئے

لیکن میر مان گئے؟میر کو کون بتائے گا وہ ہلکی مسکراہٹ لیے بولیں

تو پھر میر کی برتھ ڈے کیسے سیلیبریٹ ہوئی؟وہ حیران درحیران تھی

وہ سب میں تمہیں صبح بتاؤں گی بس تم فنکشن کی تیاری پکڑو واقعی پھپھو؟

اپ سچ کہہ رہی ہیں؟میری اور میر کی برتھ ڈے سیلیبریشن کا فنکشن اکٹھا

ہوگا؟

ہاں۔۔۔۔ائی لو یو پھپھو ائی ریلی ریلی لو یو وہ ان کے گرد حصار بناتے خوشی

سے پھولے نہیں سمارہی تھی

میرا بچہ زہرا نے اس کے سر پر بوسہ دیا ہمیشہ خوش رہو

اگین لویو پھپھو وہ کھڑی ہوتی جوتے کو ایک ہاتھ میں پکڑے دوسرے ہاتھ سے زہرا کو فلائی کس کرتی بولی

زہرہ اس کی خوشی دیکھتے خوشگوار حیرت میں تھیں

وہ بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی زہرا نے ٹیبل سے کپ اٹھایا چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی میرو تمہاری خوشی کے چکر میں چائے تو میرے ذہن سے ہی نکل گئی وہ کپ پکڑے کھڑی ہوئی کہ دروازہ کھلا زہرا کی نظر دروازے کی جانب اٹھی جہاں سے وہ دونوں ہنستے ہوئے نمودار ہوئے تھے

زہرہ

کپ واپس ٹیبل پر رکھتی سینے پر ہاتھ باندھتے مصنوعی غصے سے ان کی طرف دیکھنے لگی زوبیا نے انہیں دیکھتے نظر جھکالی جبکہ زاویار زوبیہ کی جانب ایک نظر ڈالتا زہرہ سے آلپٹا زوبیہ نظر چراتی جلدی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی

بہت خراب ہو تم لوگ میری بیٹی کی معصومیت کا فائدہ اٹھاتے ہو معصوم وصوم کوئی نہیں ہے اپ کی بیٹی بہت تیز ہے اتنی مشکل سے واپس لایا ہوں بائک پر بیٹھنے کے

لیے تیار ہی نہیں تھی وہ ان کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولا

ہاں تو اچھی بات ہے نا تمہیں کہا کس نے تھا کہ اسے بائیک پر لے کر اؤ وہ اس کا کان کھینچتے بولیں آآاااا پھپھو لٹک جائے گا یہ۔ پھر اپ کو ایک اور بہانہ مل جائے گا نکاح نہ کروانے کا کہ لڑکے کے کان بکرے کی طرح ہے

زہرا اس کا کان چھوڑتی ہنسنے لگی

پھپھو زریون بھائی کی شادی کا ارادہ کب تک ہے؟

وہ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتا انہیں ساتھ لیے اگے بڑھ گیا

ابھی تک کوئی ارادہ نہیں تم ٹھنڈے ہو کر بیٹھو ہائے پھپھو کروادیں زریون بھائی کی شادی تم کیوں اتاولے ہو رہے ہو تمہاری پھر بھی نہیں ہونی تم سے ابھی چار بڑے ہیں یہی تو مسئلہ ہے نہ خود کر رہے ہیں نہ ہمیں کسی سائیڈ پر

لگا رہے ہیں پریشان کر کے رکھا ہوا ہے میر بھائی نے وہ ناک چڑھاتے بولا

کرتے ہیں میر کا بھی کچھ بہت رہ لیا اس نے بھی ازاد۔۔۔پلیز پھپھو

۔۔۔۔۔تمہاری میں ابھی پھر

بھی بہت ٹائم ہے میری بچی پڑھ رہی ہے ابھی وہ کہتے ہی اپنے کمرے کی

جانب چل پڑی جب کہ زاویار منہ بسورتے انہیں دیکھتا رہ گیا

میرال نے کمرے میں اتے ہی سینڈل ہوا میں اچھالتے دور پھینکی دوپٹے

کے سرے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتے پیچھے کی جانب گھماتے سر پر رکھا

ائے ہائے ایسے توتب کرتے ہیں جب من پسند شخص سے شادی ہونی ہو

اس نے دوپٹہ فورا سے صوفے پر رکھا اور قدم قدم چلتی گنگناتے

ہوئے ائینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی

ڈھل رہی پگھل رہی یہ رات دھیرے دھیرے

وہ ائینے میں خود کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے گنگنا رہی تھی

بڑھ رہی ہے پیار کی یہ بات دھیرے دھیرے

یہ۔۔۔چوڑیاں گنگنا کے۔۔۔۔۔۔کیا کہیں سجنا

وہ اپنی چوڑیوں پر انگلی پھیرتے شرما رہی تھی

رات کی رات جگاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے حق ہے

میرال کا قہقہ ہوا کی نظر ہوا کہ پھر سنبھلتے بولی

چاند پونم کا چراؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے حق ہے

اس نے موبائل پکڑتے ثانیہ کو کال ملائی جو پہلی ہی بیل پر اٹھالی گئی تھی

پیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیا۔۔۔۔۔۔۔۔

پیا پیا بولے میرا جیا

دوسری جانب ثانیہ اس کی آواز سنتے مسکرائی

تمہیں حق ہے، تمہیں حق ہے، تمہیں حق ہے

کینوں اینا حق دیئی جان ڈی اے؟

(کس کو اتنا حق دیے جا رہی ہو)

ہائے ے ے ے ثانیییی سارے حق ایکو بندے دے ای نے (سارے حق ایک ہی شخص کے ہیں)

ہائے میں مر جاواں اینی خوش میری سیلی

(ہائے میں مر جاؤں اتنی خوش میری سہیلی)

ہائے مر جانیے کج نا پُچھ میرال نے ایک ہاتھ چہرے پر رکھتے شرماتے ہوئے کہا

ایدا نا کر یار جے تو نا دسیا نیندر نئ پہنی قسمے

(ایسے نہ کرو اگر تم نے نہ بتایا تو مجھے نیند نہیں انی)

چل سن لے فر۔۔۔۔۔۔۔سناؤ سناؤ جناب

گھر میں میری اور میر کی برتھ ڈے سیلیبریشن فنکشن کی بات چل رہی ہے لیکن تم تو کہتی تھی کہ میر برتھ ڈے سیلیبریٹ نہیں کرتا کرتے۔۔۔۔ادب سے بولا کر کتنی دفعہ کہا ہے

اچھا اچھا کرتے۔۔۔۔۔۔ پھپھو نے کہا ہے کہ سب مجھ پر چھوڑ دو بس تیاری پکڑو

زہرہ پھپھو نے؟ نہیں تانیہ پھپھو نے۔۔۔۔ میرال نے ناک چڑھایا

لیکن اگر اس کھڑو۔۔۔۔ میرا مطلب میر نے غصہ کر لیا تو؟

تو مرے گی میرے ہاتھ سے بتا رہی ہوں

نہیں کرتے غصہ۔۔۔۔۔ تمھیں بڑا پتا ہے

مجھے ہی تو پتا ہے جانِ من

میرے تو پیٹ میں ابھی سے تتلیاں پھڑ پھڑا رہی ہیں

کیا منظر ہو گا یار رررر

کیک پر چھری چھری پر میرا ہاتھ اور میرے ہاتھ پر میر رر کا ہاتھ ہائے اللہ جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔لو یو

میرال امیجینیشن کی دنیا میں پہنچ چکی تھی اور ثانیہ میڈم فرست سے اسے سننے میں مصروف تھیں

دوپہر کا وقت تھا وہ سب لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے

میرال اس وقت یونیورسٹی تھی

پھپھو پھپھو زاویار بھاگتا ہوا اتے زہرہ کے پاس بیٹھا میں نے پتہ کروالیا ہے

میر بھائی ہفتے کی رات کو واپس ارہے ہیں سب کے چہروں پر مسکراہٹ

رقص کرنے لگی

اس کا مطلب ہمارے پاس دو دن ہیں زہرا نے کہا۔۔۔ بالکل

مگر اپ کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟ زاویار نے پوچھا

سیدھی سیدھی بات ہے فنکشن کی تیاری شروع کرو اور میر کو کوئی بھی نہ

بتائے میر جس دن رات کو ائے گا اسے فنکشن میں لانے کی ذمہ داری

میری رہی

لیکن اگر وہ نام مانے تو؟ اس بات کی تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہم

مل کر فنکشن انجوائے کریں گے زہر نے تسلی دی

چلو پھر اج رات کا پلان بناؤ شاپنگ کرنے چلتے ہیں مرہا نے کہا

اور جو رات کو کی تھی وہ کیا تھا شائستہ بولیں

ماما وہ تو ہلکی پھلکی سی تھی اب فنکشن میں وہ تو نہیں پہن سکتے

بس تم اور تمہاری باتیں۔۔۔۔۔شائستہ نے خفگی سے کہا

لیکن میری ایک بات سارے دھیان سے سن لیں مرہا بولی

ہم سب اپس میں ہلا گلا کریں گے فیملی سے باہر کسی بھی بندے کو انوائٹ

نہیں کرنا نہیں تو پھر میر کے ساتھ پردہ کرنے کے مسائل سٹارٹ ہو جاتے

ہیں مرہا نے حقارت بھرے لہجے میں کہا کہ سب نے فورا اس کی جانب

حیرت سے دیکھا

اس سے پہلے کہ کوئی بولتا شائستہ بول پڑیں تمہارا دماغ کوئی زیادہ ہی ازاد

نہیں ہوتا جارہا اگر وہ پردے کے لیے کہتا ہے تو تم لوگوں کے بھلے کے لیے

ہی کہتا ہے اگر نہ کرو گی تو اس کا کیا جائے گا

ہوں ں ں۔۔۔۔۔بھلے کے لیے کہتا ہے

مرہا تمہاری زبان کچھ زیادہ ہی چلتی ہے جو کہ مجھے بالکل پسند نہیں ہم چپ ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم ہمارے ہاتھ سے نکل گئی ہو اپنی حدود میں رہنا سیکھو ہمیں سختی کرنے پر مجبور مت کرو ائندہ اگر تمہاری اس طرح زبان چلی نا تو میں تمہارے بڑے ہونے کا لحاظ کیے بنا تمہارے ساتھ بہت برا پیش اؤں گی اور ذرا میر کے ساتھ تمیز سے پیش ایا کرو ایک سال ہی صحیح مگر بڑا ہے وہ تم سے

مرہا کی زبان تالو سے چپکی خوشگوار ماحول میں یک دم مایوسی پھیلی

ابھی تو یہاں میرال نہیں تھی نہیں تو میر کو کچھ کہنے پر وہ تو قطعاً خاموش نا رہتی

مرہا سب کے سامنے اپنی اتنی بے عزتی محسوس کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی

دیکھتے ہی دیکھتے لاؤنج حالی ہو گیا کیونکہ زاویار اور ذلکرنین کو بھی سوج چکی تھی کہ ممکن ہے مرہا کا باقی غصہ ان پر اتر جائے وہ بھی دبے دبے قدموں لاؤنج سے باہر نکل گئے

تمہیں سب کے سامنے اسے ایسے نہیں ڈانٹنا چاہیے تھا زہر نے شائستہ سے کہا اپ نہیں جانتی اس لڑکی کا دماغ کچھ زیادہ ہی خراب ہوتا جا رہا ہے سمجھا سمجھا کے تھک گئی ہوں مگر مجال ہے اپنی بات سے ٹس سے مس بھی ہو اپ جانتی تو ہیں کہ ہم اس کو اور میر کو ایک رشتے میں باندھنا چاہتے ہیں مگر جس طرح کی اس کی حرکتیں ہیں میر نے پہلی فرصت میں ہی انکار کر دینا ہے

اچھا تم پریشان مت ہو میں اس سے بات کروں گی زہرہ نے تسلی دی

مغرب کے بعد کا وقت تھا جب میرال مرہا کے بلانے پر اس کے کمرے میں ائی جی آپی؟

میرواؤ بیٹھو زوبیہ پہلے سے ہی وہاں موجود تھی میرال چلتے ہوئے بیڈ پر جا بیٹھی جہاں وہ درمیان میں کھانے پینے کی چیزیں رکھے باتوں میں مصروف تھیں

مرہانے کولڈ ڈرنک اس کی طرف بڑھائی میرال نے تھام لی

اچھا ویرنگ میں تم نے کیا سوچا ہے؟ مرہانے پوچھا

میں نے تو ابھی کچھ بھی نہیں سوچا

اچھا کیا تم نے نہیں سوچا میرا خیال ہے کیوں نہ ساڑی پہنی جائے میرال کا منہ کھل گیا برتھ ڈے پر کون ساڑی پہنتا ہے؟ میں بھی انہیں یہی کہہ رہی تھی زوبیہ نے کہا

کہ تم ٹھیک رہی ہو مگر جس حساب سے وہ تمہارا کچھ لگتا میر شادی کے لحاظ سے ٹھنڈا بیٹھا ہوا ہے اگر اس کی شادی کا انتظار کرتے رہے تو مزید پانچ سال ہم ساڑی ویئر نہیں کر سکتے

تو اگر اپ کا اتنا دل چاہ رہا ہے تو اپ فیملی فنکشن میں پہن لیجئے گا

نہیں مجھے ابھی پہننی ہے اور تم دونوں بھی میرے ساتھ پہنو گی بلکہ تینوں ثانیہ بھی ہمارے جیسی ہی ڈریسنگ کرے گی

چلیں ٹھیک ہے جیسے اپ کو مناسب لگے میرال نے کہا

ثانیہ سے مشورہ کر کے کلر چوز کر لو پھر میں ارڈر دے دیتی ہوں

ہم سب کی ایک کلر کی ہو گی اور برتھ ڈے گرل کی ڈفرنٹ

جیسے اپ کو بہتر لگے

مرہانے اپنی انسلٹ محسوس کرتے جان بوجھ کر اس لباس کا انتخاب کیا تھا

احتشام جو ابھی گھر ایا تھا نوشین کو دیکھتے اس کی انکھیں چمکیں وہ سلام کرتا صوفے پر ا بیٹھا کہ فیضان بھاگتا ہوا اس سے الپٹا کیسے ہو احتشام اس کے گالوں کو ہاتھوں کی چٹکیوں میں بھرتا پیار سے پوچھنے لگا اپ اج مجھے سکول سے لینے کیوں نہیں ائے تھے میں اپ کا اتنا انتظار کر رہا تھا

میں میرا ل اپی کو لینے گیا تھا اور ان کو دیر ہو گئی تھی اور تب تک تم اپنی وین میں بیٹھ کے گھر آ گئے تھے

احتشام اس سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتا اسے پیار سے بہلا رہا تھا آج آئس کریم نہیں کھانی؟ فیضان نے زور زور سے اوپر نیچے سر ہلایا ٹھیک ہے لیکن ائس کریم ارڈر کرنے کے لیے تو موبائل کا ہونا ضروری ہے مگر میرا تو موبائل ٹوٹ گیا ہے

تو میں ابھی مما کا موبائل لے آتا ہوں ہم اس سے ارڈر کر لیتے ہیں

لیکن اپ کی ماما تو برا منائیں گی نا

نہیں ماموما کچھ بھی نہیں کہتیں

اچھا پھر تم ایسا کرو کہ خاموشی سے صوفے کے پیچھے سے گزرتے ہوئے جاؤ اور وہ سامنے ٹیبل پر تمہاری ماما کا موبائل پڑا ہوا ہے اٹھا کر جلدی سے بھاگ کر میرے پاس اجاؤ اگر ماما کچھ کہیں گی تو میں تمہیں بچا لوں گا اور ہم ائس کریم بھی کھا لیں گے

ڈن وہ ہاتھ کی چھوٹی سی مٹھی بناتا تھم اپ کرتے بولا

دیکھو خاموشی سے جانا یہ نہ ہو کہ مما پہلے ہی پکڑ لیں

ٹھیک ہے ماموا حتشام نے اسے گود سے اتارا

وہ نارمل انداز میں چلتا ہوا صوفے کے پیچھے سے گزرتے ہوئے نوشین کے پاس پہنچا

نوشین صوفیہ سے بات کرنے میں مگن تھی جب وہ جلدی سے ٹیبل سے موبائل اٹھاتا احتشام کی طرف بھاگا

کہ نوشین کی نظر پڑ گئی احتشام اس سے موبائل پکڑ لو یہ موبائل پھینک دیتا ہے نوشین فکر مندی سے بولیں گے احتشام دل ہی دل میں مسکراتا ہوا اس کی جانب بڑھتا

اسے احتیاط سے اپنی گود میں بٹھا گیا موبائل ابھی بھی فیضان کے ہاتھ میں تھا

فیضو اس پر تو پاسورڈ لگا ہے احتشام نے اس کے کان میں کہا ہم ائس کریم کیسے ارڈر کریں گے ؟

ایسا کرو تم شور کرو کہ میں نے ابھی گیم کھیلنی ہے پھر ماما ہمیں پاسورڈ بتادیں گی اور ہم ائس کریم آرڈر کرلیں گے وہ اسے بہلا رہا تھا

ٹھیک ہے ماموں

ماما مجھے گیم کھیلنی ہے فیضان نے نوشین سے کہا

تو بیٹا موبائل اپ کے ہاتھ میں ہے کھیل لو احتشام احتیاط سے موبائل اس کے ہاتھ میں نہ پکڑانا خود بھی ساتھ پکڑ کے رکھنا جی آپی احتشام فرمانبرداری سے بولا

اپی اس کا پاسورڈ کیا ہے ؟ میں اسے گیم لگادوں

نوشین کے پاسورڈ بتانے پر احتشام نے پاسورڈ ڈائل کیا کہ لاک اوپن ہو گیا

احتشام دل ہی دل میں مسکرایا

اب اپ نے شور نہیں کرنا میں ائس کریم والوں کا نمبر

ڈھونڈتا ہوں احتشام نے فیضان کے کان میں سرگوشی کی

ٹھیک ہے ماموفیضان ایک انگلی منہ پر رکھ کے بیٹھ گیا دراصل سکول میں شور کرنے پر ٹیچر اسے منہ پر انگلی رکھنے کا کہتی تھی جس وجہ سے وہ اس کی عادت میں شمار ہو چکا تھا!!!

انگلی منہ پر نہیں رکھنی میرے ہاتھوں پر ہاتھ رکھو پھر ایسا لگے گا کہ ہم گیم کھیل رہے ہیں اور میں جلدی سے نمبر ڈھونڈ کر ائس کریم والوں کو میسج سینڈ کر دوں گا

فیضان نے فوراً ہاتھ احتشام کے ہاتھوں پر رکھے

احتشام واٹس ایپ کی چیٹ باکس کھولے مطلوبہ نمبر سرچ کرنے لگا نام لکھتے ہی مطلوبہ نمبر سامنے آگیا

کیا یہ اسی کا نمبر ہے؟ لیکن اس نام کا کوئی دوسرا نمبر بھی تو نہیں ہے اس کا مطلب یہی ہو گا وہ اپنے ذہن میں سوچ رہا تھا اس نے فورا نمبر اپنے نمبر پر سینڈ کیا اور نوشین کے نمبر سے میسج ڈیلیٹ کرتے اٹھ کھڑا ہوا

ماموہو گیا ائس کریم والے کو میسج؟ وہ مجھے یاد آگیا ہے میں نے تو فرج میں ائس کریم لا کر رکھی ہوئی ہے میرال یونیورسٹی سے واپسی پر ائس کریم لے کر آئی تھی جو احتشام نے ہی میرال کے کہنے پر فرج میں رکھ دی تھی

آپی یہ اپ کا موبائل احتشام نے موبائل ٹیبل پر رکھا اور فیضان کو لیے کچن کی جانب چل پڑا

ثناء فرج میں ائس کریم پڑی ہوئی ہے ایسا کرو فیضان کو کھلا دو

جی بھائی چلو فیضان تم یہاں بیٹھو ثناء تمہیں ائس کریم کھلاتی ہے وہ اسے کچن میں موجود چار کرسیوں پر مشتمل ڈائننگ ٹیبل پر بٹھاتا باہر نکل ایا

وہ جلدی سے سیڑھیاں پھیلانگتا میرال کے کمرے میں ایا

میرو میرا ایک کام کرو گی؟ کون سا کام؟

پہلے بتاؤ کرو گی کہ نہیں؟ اگر کرنے والا ہوا تو کر دوں گی وہ بالکل نارمل لہجے میں بولی

کسی کو فنکشن پر انوائٹ کرنا ہے احتشام نے بتایا

تو کر لیں اس میں اپ کو میری مدد کی کیا ضرورت؟

اچھا میں تمہیں سمجھاتا ہوں احتشام اسے ایکسپلین کرنے لگا اس کی بات سنتے ہوئے میرال کے تاثرات تبدیل ہو رہے تھے

اپ کو اندازہ ہے اپ کیا کہہ رہے ہیں میں نہیں کرنے والی کسی کو کوئی کال وال

اپنی دفعہ تو بھائی بنا کر سارے کام نکلوا لیتی ہو اور اج میں نے ایک کام کہہ دیا ہے تو سرے سے ہی مکر گئی ہو

دیکھیں مجھے ایموشنل بلیک میل نہیں کر سکتے اپ

تو تم مجھے موقع ہی کیوں دے رہی ہو پلیز کر دو ایک کال کی ہی تو بات ہے

میرال کچھ دیر اس کا چہرہ دیکھنے کے بعد مان گئی

احتشام نے کال ملائی جو پہلی بیل پر ہی اٹھالی گئی تھی

اس نے موبائل سپیکر پر لگاتے میرال کے ہاتھ میں پکڑایا

جی کون؟ موبائل میں سے اواز گونجی

السلام علیکم مرال نے سلام کی کہ وعلیکم السلام کا جواب

موصول ہوا

کیا میں عالیہ سے بات کر رہی ہوں؟

جی جی کہیے

میں مرہا آپی کی کزن میرال بات کر رہی ہوں

کون مرہا؟

میں تو کسی مرہا کو نہیں جانتی

میرال نے سخت تاثرات کے ساتھ احتشام کی جانب دیکھا

اسے ایکسپلین کرواسے کہو کہ جس دن سکول سے لوٹتے

ہوئے اپ کے ساتھ وہ حادثہ پیش ایا تھا تو مرہا اپی اپ کو گھر ڈراپ کر کے
ائی تھیں احتشام نے دھیمی سی اواز سے اس کے کان میں کہا
میرال نے حرف باحرف جملے عالیہ کی گوش گزار کیے
اچھا وہ مرہا سوری مجھے ان کا نام بھول گیا تھا
جی وہی مرہا میں انہی کی کزن میرال بات کر رہی ہوں
جی جی کہیے میں سن رہی ہوں
اصل میں نے اپ کو انویٹیشن دینے کے لیے کال کی ہے
مرہا اپی نے اپ کا بتایا تھا اور انہوں نے ہی اپ کو انوائٹ کرنے کا کہا ہے
دراصل وہ خود مصروفیت کی بنا پر اپ کو کال نہیں کر سکی اس لیے انہوں
نے مجھے کہا ہے امید ہے اپ کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہوا ہو گا
جی نہیں بھلا مجھے کیوں اعتراض ہو گا

گھر میں میری برتھ ڈے سیلیبریشن کا فنکشن رکھا گیا ہے تو مرہا اپی نے اپنی ساری دوستوں کو انوائٹ کیا ہے اور بقول ان کے اب بھی ان کی دوست ہیں

میری طرف سے بہت شکریہ کہ انہوں نے مجھے یاد رکھا مگر مجھے لیٹ نائٹ تک فنکشن اٹینڈ کر کے صبح سکول جانے میں پریشانی کا سامنا ہو گا اور کچھ ہی دیر میں سمر ویکیشنز کی وجہ سے میں ابھی چھٹی افورڈ نہیں کر سکتی سو میری طرف سے انہیں معذرت کر لیجئے گا

ارے اپ کو چھٹی کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہم نے اسی لیے ہفتے کی رات چنی ہے تاکہ صبح سب ریسٹ بھی کر سکیں

عالیہ خاموش ہو گئی اس کے پاس مزید کوئی بہانہ نہیں تھا

اب اپ کا یہ مسئلہ بھی دور ہو گیا ہے امید کرتی ہوں کہ اب اپ ضرور ائیں گی

میں کوشش کروں گی لیکن وعدہ نہیں کر رہی

لیکن ہم لوگ اپ کے منتظر رہیں گے

جی بہتر

اوکے اللہ حافظ۔۔۔۔۔دوسری جانب سے دعائیہ کلمات کہتے

کال کٹ کر دی گئی تھی

چلیں اب بتائیں اپ نے اسے کیوں بلایا ہے میرال نے فورا پوچھا

دعا کرو وہ اجائے اگر وہ اگئی تو پکا میں تمہیں بتا دوں گا

احتشام نے کہتے ہی اس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹا اور فورا کمرے سے باہر

بھاگ گیا

مرال کو کچھ گڑھ بڑھ کا احساس ہو رہا تھا

ہفتے کی رات ان پہنچی تھی میرال ائینے کے سامنے کھڑی ایئر نگز پہن کر اپنی

فائنل لک دیکھ رہی تھی کہ مرہا کمرے میں داخل ہوئی

ماشاءاللہ، ماشاءاللہ بہت بہت خوبصورت لگ رہی ہو مرہا نے کھلے دل سے تعریف کی وہ اس وقت سلور ساڑی تلے ہائی ہیلز پہنے ہوئے تھی پچھلا گلا گہرا ہونے کی وجہ سے بال کھلے ہی چھوڑے گئے تھے سلور رنگ کے ایئر رنگ کانوں میں جول رہے تھے ہونٹوں کو سرخ رنگ کی سرخی سے سجایا گیا تھا وہ اس وقت بلا کی حسین لگ رہی تھی اپ بھی ہمیشہ کی طرح بہت پیاری لگ رہی ہیں میرال نے بھی جوابا کہا مرہا، زوبیہ اور ثانیہ سیاہ رنگ کی ساڑی لگائے ہوئے تھیں تینوں نے ایک جیسے ایئر نگز ایک ہی جیسا ہیئر سٹائل بنایا ہوا تھا جب کہ میرال کے ان سسٹ کرنے پر ان تینوں نے بھی بال کھلے ہی چھوڑے تھے تاکہ پچھلا گہرا گلا زیادہ واضح نہ ہو سکے ساڑھی کے آرڈر سے لے کر ریسیو کرنے تک سب مرہا نے ہی دیکھا تھا اس لیے اس نے اپنی مرضی کی بنوائیں تھیں

شکریہ لیکن تم زیادہ پیاری لگ رہے ہو

او تیری خیر۔۔۔۔احتشام جو مرہا سے بات کرنے ایا تھا سامنے میرال کو دیکھتے بے ساختہ بولا میرال کے لبوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ پھیلی

یہ تو پہچانی نہیں جارہی۔۔۔ہے نا۔۔میں بھی یہی کہہ رہی تھی مرہا نے کہا یار چینج کروائیں اس کا یہ ڈریس اتنی بڑی بڑی لگ رہی ہے بالکل بھی نہیں لگ رہا کہ یہ ہماری وہ چھوٹی سی میرو ہے

احتشام بھائی۔۔۔۔۔اتنی بھی چھوٹی نہیں میں میرال نے ناراضگی سے کہا

ہاہاہا۔۔۔۔ہمارے لیے تو چھوٹی سی ہی ہو اس سے پہلے کہ وہ اس کی ناک دباتا میرال فورا سے پیچھے ہوئی

اتنی محنت سے میں نے میک اپ کیا ہے ابھی اپ نے سارا خراب کر دینا تھا میرال نے ناک چڑھایا

کتنی فکر ہوتی ہے تم لڑکیوں کو ہمیں دیکھو وہ ائینے کے سامنے اتا بالوں میں ہاتھ پھیرتا بریڈ سیٹ کرنے لگا

ہاں جی دیکھ لیا ہے ہٹو پیچھے مرہا نے اسے کہنی سے پکڑتے پیچھے کیا اور خود ائینے کے سامنے کھڑی ہوئی

زوبیا جو سیڑھیاں اتر رہی تھی زاویار کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر فورا پلٹنے لگی کہ زاویار نے ادھر ادھر دیکھتے اس کا پلو پکڑ لیا زوبیہ چیخی اتنی مشکل سے میں نے سیٹ کیا ہے

آرام سے آرام سے اتنا چیخنے کی کیا ضرورت ہے چھوڑیں نہیں تو میں مرہا آپی کو آواز دے دوں گی زوبیہ اس کی حرکت سے شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی

مرہا آپی کو بلاؤ گی ؟رات والی بات بھول گئی ہو ؟زاویار اس کے بالکل قریب کھڑا ہوتے بولا

چھوڑ دیں کوئی آجائے گا اب کی دفعہ لہجہ التجائیہ تھا

زاویار اس کا ہاتھ تھامتے سامنے کمرے کی جانب بڑھتا جو کے میر کا تھا اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کرتے اسے دروازے سے پن کر گیا

زوبیہ کی دھڑکنوں نے رفتار پکڑی یہاں ٹھیک ہے؟ یہاں تو کوئی نہیں دیکھے گا

دیکھے گا نا اللہ۔۔۔۔۔۔زوبیہ نے معصومیت سے کہا

تو میں ایسا کچھ بھی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا جس سے اللہ ناراض ہو

میں تو بس تمھیں کچھ دیر دیکھنا چاہتا تھا تم لگ ہی اتنی حسین رہی ہو

زوبیہ آنکھیں میچے بالکل دروازے کے ساتھ چپکی کھڑی تھی

زاویار اسے دیکھتا رہا کہ زوبیہ کچھ لمحوں بعد بولی

جانے دیں پلیز نیچے سب میرا انتظار کر رہے ہوں گے

بہت پیاری لگ رہی ہو وہ فرصت سے اسے دیکھتے بولا پلیز جانے دیں

۔۔۔اوہ یار رر۔۔۔۔۔۔تم کچھ دیر چپ ہو کر کھڑی نہیں رہ سکتی

اگر آپ نے ابھی مجھے جانے نا دیا تو میں نے رونا شروع کر دینا ہے

زاویار نے ہنسی دبائی لیکن ممکن ہے میں اس کے بعد کچھ ایسا کر دوں جو

۔۔۔۔۔۔وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے بول رہا تھا کہ زوبیہ

اسے دھکا دیتی دروازہ کھولتی کمرے سے باہر بھاگی اس کی سپیڈ دیکھتے زاویار کا قہقہ بلند ہوا

رہنے دینا تھا اتنی جلدی اگئی ہو تم ثانیہ کو دیکھتے میرال بولی یار اسائنمنٹ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی تمہیں پتہ ہے کل لاسٹ ڈیٹ ہے اور خود تو تم نے جمع کروالی ہے ہاں تو مجھے پتہ تھا نا کہ اج رات میرے پاس ٹائم نہیں ہونا ہاں جیسے تو نے یہ رات اس کی بانہوں میں گزارنی ہے ناوہ اس کے کان میں دھیمی سی آواز میں بولی میرال نے اس کے بازو پر ہلکا سا تھپڑ لگایا ہائے داوے بہت پیاری لگ رہی ہو کتنی پیاری؟ میرال نے جان بوجھ کر پوچھا اتنی کے اگر کوئی حسن کا طلب گار تجھے دیکھے تو دل تیرے قدموں میں پھینک دے

اس کا مطلب کچھ خاص پیاری نہیں لگ رہی میرال نے ناک چڑھاتے کہا

کیوں؟کیونکہ کوئی دل پھینک ہی میرے قدموں میں دل پھینکے گا نا

مجھے تو وہ(میر)چاہیے جو دل پھینکنے کی بجائے میرا دل کیچ کرے

ہائے اوئے۔۔۔۔اگر وہ خود حسن کا دیوتا نا ہوتا تو قسم سے آج تیرا حسن دیکھتے دل ہار ہی جاتا ٹھیک ہے تو ان کی تعریف کر رہی ہے مگر میری انسلٹ تو نا کرا تنی بھی کو جی نہیں میں حسین بندہ ہی ڈیزرو کرتی ہوں

ہاہاہا۔۔۔۔چل اللہ کرے تجھے حسین ہی مل جائے حسین نہیں حسین ترین بقول تمھارے حسن کا دیوتا(میر)

ہاہاہا۔۔۔چل اللہ کرے

آجا نیچے چلیں اب ملتے ہیں سب سے جا کے میرال اسے ساتھ لیے چل پڑی وہ چاروں(میرال،زوبیہ،ثانیہ،مرہا)اکٹھے باہر جانے کا ارادہ رکھتی تھیں میرال کو درمیان میں کھڑا کیے وہ تینوں اطراف میں کھڑی ہوئیں

کیمرہ مین نہیں آیا؟ثانیہ نے پوچھا ایا ہے لیکن یہاں پہ ہم خود ویڈیوز کے کلپ لیتے ہیں مرہا نے کہا

زاویار! زاویار مرہا کی اواز سنتے ان تک پہنچا چلو ہماری ویڈیوز کے چھوٹے چھوٹے کلپ بناؤ

لائیں جی۔۔۔۔وہ ضوبیہ کو ان کے درمیان کھڑے دیکھ کر بولا

وہ چاروں سیٹ ہوتی ابھی اپنے پلو لہرانے کو تیار ہی ہوئی تھیں کہ اندر داخل ہوتے وجود کی نظر ٹھہر گئی سلور ساڑی میں چہکتی اس حسین و جمیل پری کو دیکھتے اس کی انکھیں چمکیں دل کی رفتار الگ ہی سمت میں رقص کرنے لگی قدم مزید بڑھنے کو انکاری تھے

پیشانی پر گرتے بال ہوا کی وجہ سے انکھوں کے سامنے اتے اس حسین و جمیل دوشیزہ کے حسن کو نظر بھر کے دیکھنے میں خلل پیدا کر رہے تھے

جب اس نے اک ہاتھ کو سر پر پھیرتے اپنے بالوں کو پیچھے ہٹایا نظریں ابھی بھی ہٹنے سے انکاری تھیں وقت کی رفتار جیسے دھیمی پڑ گئی تھی ارد گرد کا

سب کچھ دھندلا گیا تھا صرف واضح تھا تو سلور ساڑھی والا چمکتا وجود

السلام علیکم کی اواز پر حیدر کا سکتہ ٹوٹا وعلیکم السلام وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا

احتشام کی جانب دیکھتے بولا کیا حال چال ہیں؟ احتشام نے پوچھا

حال تو تمہارے سامنے ہے البتہ چال کا ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا وہ میرال پر

گہری نظر ڈال کر صوفے پر جا بیٹھا

اس کی بات احتشام کے سر پر سے گزر گئی وہ سر جھڑکتا باہر نکل گیا

تانیہ پھپھو میرال کی نظر تانیہ پر پڑی اس نے زاویار کو اگاہ کرتے قدم ان کی

جانب بڑھائے

انہیں کس نے انوائٹ کیا ہے زاویار مرہا کے قریب اتا ناک چڑھاتے

دھیمی لہجے میں بولا

تو کیا چاہتے تھے تم؟ انہیں لڑائی کرنے کا ایک اور موقع دے دیتے مرہا نے

دانت پیستے کہا

میں نہیں لے رہا سلام جائیں جا کر لے یا نہ لیں وہ کہتا لان کی طرف چل پڑا

السلام علیکم پھپھو میرال اگے بڑھتی ان کے گلے لگنے لگی تھی کہ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا

حیدر کو اپنی ماں پر جی بھر کر غصہ ایا مگر خاموش بیٹھا نظر میرال پر ٹکائے رہا

میرال شرمندہ ہوتی سائیڈ ہوئی کہ ثانیہ اس کا ہاتھ پکڑے لان کی طرف جانے لگی کہ حیدر اٹھتا ان تک ایا

ہائے۔۔۔۔۔۔بیوٹی فل گرل

کیسے ہیں حیدر بھائی اپ؟ میرال نے ہلکی مسکان سے کہا

حیدر نے ائی برو رب کیا اور بڑے تحمل سے بولا ٹھیک تم کیسی ہو؟ جی میں بھی ٹھیک۔۔۔ گڈ

اتنی حسین پری اور وہ بھی بغیر پروں کے

ثانیہ اس کی نظروں کو بھانپتی اس کی جانب دیکھ رہی تھی جبکہ حیدر اسے سرے سے ہی اگنور کر رہا تھا

If I had guessed that you would take the form of fairy , I swear header Kamal would have arranged wings for you

(اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ تم اج پریوں کا روپ اختیار کرو گی تو قسم سے حیدر کمال تمہارے لیے اج پروں کا بندوبست کر کے اتا) وہ دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے تحمل مزاجی سے بھولا

وہ کیا ہے نا کہ ثانیہ نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے حیدر کا مخاطب کیا کبوتروں کے چند پنکھوں سے پری اڑان نہیں بھر سکتی اس کی خواہشوں کا وزن اس کے اپنے ہی پر اٹھا سکتے ہیں ناااا

اور جب تک اس پری کے وہ پر نمودار نہیں ہو جاتے تب تک شاہ میر حسن جیسا عقاب اس پر اپنے گھنے پروں کا سایہ کیے اسے ہر چرند پرند سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے

Everyone else is also waiting for this fairy

! سوایکسکیوزمی

ثانیہ ٹکا سا جواب دیتی میر ال کا ہاتھ تھامے لان کی طرف بڑھ گئی

حیدر نے مسکراتے لبوں کے ساتھ ان کی پشت کو دیکھا جبکہ سینے میں تو جیسے آتش فشاں پھٹا تھا ابھی میں کوئی بدمزگی نہیں چاہتا کیونکہ حیدر کمال ٹھنڈا کر کے کھانے کا عادی ہوں وہ ان کے آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہی خود کلامی کرتا واپس بیٹھ گیا

میر گاڑی کا ہارن بجاتے گھر کے اندرونی جانب سے اٹھتی رنگا رنگ روشنیوں کو دیکھتے حیران تھا کہ گیٹ کھلنے پر گاڑی اندر کی جانب بڑھائی

اندر کا تو سماں ہی کچھ اور تھا وہ مسکراتا ہوا گاڑی سے نکلا کہ زہرا اس کا ہاتھ پکڑتی اندر کی جانب چل پڑیں

یہ سب کیا ہے؟ وہ ان کے ساتھ ساتھ چلتا پوچھنے لگا

کچھ کھانے پینے کے لیے چاہیے؟ نہیں میں کھانا کھا کر آیا ہوں مگر یہ سب؟ کافی یا چائے وغیرہ کچھ؟ نہیں

اچھی بات ہے وہ اسے لیے سیڑھیوں کے پاس کھڑی ہوئیں

تمھارے کمرے میں بیڈ پر تمھارا مکمل ڈریس اور پاس ہی زمین پر جوتے پڑھے ہیں اچھے بچوں کی طرح پندرہ منٹ میں پہن کر تیار ہو کر نیچے پہنچو مگر یہ سب کیا ہے مجھے بتائیں تو سہی اور میں کس خوشی میں بن سنور کر نیچے آؤں روکے میں دیکھ کر آتا ہوں بھلا

خبردار ابھی صرف تم اوپر جا رہے ہو اور پندرہ منٹ بعد واپس آ رہے ہو کیونکہ ہم آلریڈی تمھارا بہت انتظار کر چکے ہیں وہ اسے سیڑھی کی طرف

دھکیلتی بولی میر سیڑھیاں چڑھتے وقفے وقفے سے پیچھے مڑ کر دیکھ رہا تھا

زہرہ کمر پر ہاتھ رکھے ابھی بھی اسے دیکھ رہیں تھی وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

حیدر کی نظر لاؤنج کی کھڑکی سے باہر نظر اتے وجود پر ٹکی ہوئی تھی

میرال درمیان میں کھڑی تھی جبکہ اس کے دائیں جانب زوبیہ مرہا احتشام

جبکہ بائیں جانب ثانیہ اور زاویار کھڑے تصویر کھنچوانے کو تیار تھے

ایک منٹ مرہا نے فوٹو گرافر کو روکا یہ تم ادھر کھڑے کیا کر رہے ہو وہ

ذریون سے مخاطب ہوئی

زریوں نے دونوں ہاتھ اٹھائے کہ جیسے کہنا چاہ رہا ہو اپ لوگ بنائیں مجھے

کوئی انٹرسٹ نہیں

خاموشی سے اکر ہمارے ساتھ کھڑے ہو جاؤ یہ ہمارا کزن سے فوٹو شوٹ

ہے مرہا نے حکمیہ لہجے میں کہا

زریون خاموشی سے قدم قدم چلتا ان کے قریب اتا زاویار کے ساتھ کھڑا

ہو گیا

سب نے ہاتھ اٹھاتے مرال کی طرف اشارہ کیااوراس خوبصورت لمحے کو کیمرے کی انکھ میں محفوظ کر لیا

سیاہ رنگ کے کپڑوں میں ملبوس وجودوں کے درمیان سلور ساڑی میں کھڑی میرال ہر انکھ کواپنی جانب متوجہ کیے ہوئے تھی

کوئلے کی کان میں ہیرا" حیدر یک تک میرال کو دیکھتے ہوئے دمی سی اواز " میں مسکراتے ہوئے بولا

سیاہ پینٹ پر سیاہ شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولے ہوئے سفید کوٹ جس میں سلور دھاگہ شامل کرتے ہلکی پھلکی ڈیزائننگ کی گئی تھی پہنے ہوئے تھا پیروں کو سیاہ شوزوں میں مقید کیے مربع شکل کی سیاہ گھڑی سفید کلائی پر باندھے بالوں کو ہمیشہ کی طرح پیچھے کی جانب سیٹ کیے دل فریب سی چال چلتا سیڑھیاں اترنے لگا کہ زہرا کی گہری مسکراہٹ کو دیکھتے وہ ہلکا سا مسکرایا بیٹا جی تیار ہونے کو کہا تھا نازک دلوں کو گھائل کرنے کے لیے نہیں

میر ناک رب کرتے ہنسی چھپانے لگا

چلو آجاؤ دیکھتے ہیں آج کون کون گرتی ہے زہرا نے مسکراتے اس کے بازو میں اپنا بازو ڈالا ان کی باتوں پر میر خاموش مسکرا رہا تھا

اور ایک بات ! اگر کوئی گری پکڑنا بالکل نہیں سمجھے ؟ وہ انگلی اٹھاتے واں کرنے لگیں میر نے مسکراہٹ دباتے سر کو خم دیا شاباش سٹائل ہے بھئی کوئی عام بات تھوڑی ہے وہ اسے لیے باہر کی جانب بڑھیں

اسلام و علیکم میر بھائی زریون نے کہا وعلیکم السلام کیسے ہو ؟ میں ٹھیک آپ کیسے ہیں

ارے بس کرو تمھیں نظر نہیں آرہا کیسا ہے زہرا نے ناک چڑھاتے اپنے بیٹے سے کہا اور اسے لیے چل پڑیں زریون حیرانگی کے مارے کھڑا رہا

میر کے لان میں داخل ہوتے ہی ہر نظر اس پر ٹھہر گئی کئی صنفِ نازک کے دل دھڑک اٹھے میرال اس کی جانب پشت کی ہے کھڑی تھی ثانیہ میر سے نظر ہٹاتی میرال کی طرف دیکھتے بولی اگیا تیرا خوابوں کا شہزادہ

میرال نے انکھیں بند کرتے ایک دفعہ اسے تصور میں سوچا کہ پھر انکھیں کھولتے ثانیہ کی جانب دیکھتے اس کا ہاتھ پکڑا ثانیہ نے فورا اس کے اور اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی کہ میرال بولی کیا بہت زیادہ پیارے لگ رہے ہیں؟

جان من پیارا تو بہت چھوٹا سا لفظ ہے غنیمت سمجھ کہ لڑکیوں کے ہاتھوں میں پھل اور چھریاں نہیں پکڑائی گئیں

اس کی بات سنتے میرال کا دل زوروں سے دھڑکا

میرا اپنی ماں سے ملتا باقی سب سے محو گفتگو تھا مجھے تو ایسے تیار کروایا ہے اپ لوگوں نے جیسے میں دو سال کا بچہ ہوں اور جو بچی ہے اس کا کچھ اتا پتہ ہی نہیں

کون؟ برتھ ڈے گرل بھئی اور کون وہ ہلکی مسکان سے بولا

وہ رہی زہرانے ہاتھ کے اشارے سے بتایا میر نے اشارے کے تعاقب میں دیکھا مہرون لمبے بال کمر پر جھول رہے تھے

جو سلور چمکتی ساڑھی پر نہایت ہی دلکش لگ رہے تھے

میر کی مسکان سمٹی کہ میرال پلٹی بال ہوا میں جھولتے اس کے گلے کی

گہرائی واضح کر گئے میر نے نظر پھیر لی

چہرے کے تاثرات سخت ہوئے کشادہ پیشانی پر بل چمکنے لگے ایکسکیوزمی مام

! بات سنیں اکر میری وہ کہتا ان سب سے ذرا فاصلے پر ایک جانب جا کھڑا

ہوا

میرال کی نظر میر کی متلاشی تھی کہاں گئے؟ اس نے ثانیہ سے پوچھا کہ ثانیہ

نے اشارہ کیا وہ رہا مرال نے فورا اس کی جانب دیکھا مگر وہ دونوں ہاتھ

جیبوں میں ڈالے پاؤں زمین پر رب کر رہا تھا میرال کو کچھ ٹھیک نہ لگا

ہاں بولو بیٹا؟ حلیہ دیکھا ہے اپ نے میرال کا؟ وہ اس وقت غصے کی انتہا پر

کھڑا تھا بیٹا وہ یہ۔۔۔۔اسے اس طرح کے لباس کی اجازت کس نے دی

ہے

کیا مطلب میں سمجھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔کیا ہر بات مجھے کھول کر بیان کرنے کی ضرورت ہے وہ ایک ائی برو اٹھائے ماں کی انکھوں میں دیکھتا سخت لہجے میں بول رہا تھا

صوفیہ ابھی بھی نہ سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھیں

اگر اپ کو سمجھ نہیں ارہی تو پھر میں بھی بے شرموں کی طرح بول دیتا ہوں گلے کی گہرائی دیکھی ہے اپ نے اس کی؟ صوفیا کی زبان تالو سے چپکی کیا اپ سے ایک لڑکی ہینڈل نہیں ہو رہی؟ بیٹا ان سب نے مل کر پہنا ہے تو میرال۔۔۔۔۔ان سب کی تو چھوڑ ہی دیں اپ میں اس وقت صرف میرال کی بات کر رہا ہوں

بیٹا اگر میں سب سے ہٹ کر اسے کچھ کہتی تو ممکن ہے کہ اس کا موڈ۔۔۔۔۔۔۔۔موڈ گیا بھاڑ میں

اب موڈ کے ڈر سے انہیں بے لباس کر دیا جائے میں صرف ضبط اس لیے کر گیا ہوں کہ مجھے یہاں پر کوئی لڑکا نظر نہیں ایا نہیں تو خدا کی قسم وہ حشر

کرتا اس کا کہ ٹانگوں پر دوبارہ کھڑی نہ رہ سکتی عزت مذاق سمجھ رکھی ہے

اپ لوگوں نے

ابھی اسے اندر لے کر جائیں اور اس کا لباس تبدیل کروائیں

جائیں۔۔۔۔صوفیا خاموشی سے میرال کی طرف چل پڑیں

اس سے پہلے کہ وہ مرال سے کچھ کہتی حسین صاحب انہیں ساتھ لیے

دوسری جانب بڑھ گئے

میر نے غصے سے انکھیں مسلیں اور قدم بڑھانے لگا

السلام علیکم ثانیہ کیسی ہو؟جی بھائی میں ٹھیک اپ کیسے ہیں میر میری بات

سنوا کر وہ بنا اس کی طرف دیکھے قدم اندر کی جانب بڑھانے لگا

اس کا غصیلہ لہجہ دیکھتے میرال کی جان لبوں کو ائی

انہیں کیا ہوا ہے؟ثانیہ نے پوچھا پتا نہیں اب جا کر پتا چلے گا میرال بھاگنے

کے انداز میں چل پڑی

اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر میر پر پڑی جو سیڑھیاں چڑھ رہا تھا وہ بھی پیچھے ہو لی

میر اپنے کمرے میں داخل ہوا کہ میرال دروازے میں کھڑی ہوتے بولی

ج۔۔۔جی؟ میر نے غصیلی نظر اس کے چہرے پر ڈالی لبوں کو سرخ سرخی سے سجا دیکھ کر اسے مزید طیش آیا اس کی جانب بڑھتے اسے شانے سے پکڑا پکڑا اتنی سخت تھی کہ میرال کو لگا ابھی اس کی انگلیاں بازو میں دھنس جائیں گی میر نے اسے آئینے کے سامنے لا کھڑا کیا وہ مجرموں کی طرح نظریں جھکائے کھڑی تھی خود کو آئینے میں دیکھ کر بتاؤ کہ کس اینگل سے تم ایک عزت

دار عورت لگ رہی ہوں اس کا جملہ سنتے میرال کی انکھیں بھر ائیں کیا لباس میں کوئی کمی رہ گئی تھی جو ان (ہونٹ) کے ذریعے لوگوں کو قائل کرنے کا ارادہ تھا

میرال کا دل کیا شرم سے ڈوب مرے انکھوں سے انسو بہتے عارضوں کی زینت بنے

تمہیں نہیں ارہی ہو گی مگر مجھے تمہیں اس حال میں دیکھ کر بہت شرم ارہی ہے

اس سے اچھا طریقہ نہیں ملا تھا تمہیں مجھے ذلیل کروانے کا؟ باہر بیٹھی وہ عورتیں کیا خوب تمہارے حسن کے قصیدے پڑ رہی ہوں گی اور تمہارے حسن کی تعریفوں کے ساتھ ساتھ کچھ گالیوں سے مجھے بھی نواز رہی ہوں گی (میر ہمیشہ فیملی فنکشن میں کوشش کرتا تھا کہ مردوں اور عورتوں کا انتظام کمبائن نہ ہو اس لیے کچھ لوگ اس کی اس سوچ کو پسند بھی کرتے تھے اور کچھ حقارت سے بھی دیکھتے تھے)

کہ دوسروں کی بیٹیوں کے لیے پردوں کا انتظام اور اپنی کو مکمل لباس بھی نہ پہنا سکا

ایک بات میری کان کھول کر سن لو میری سرپرستی میں ہوتے ہوئے میں تمہیں اس سب کی اجازت بالکل نہیں دوں گا ہاں اگر تمہیں ان سب طور طریقوں سے بہت محبت ہے

تو آج ہی سب کے سامنے میں اعلانیہ تمہارے سر سے اپنا ہاتھ اٹھالوں گا اور کسی اور کو تمہارا سرپرست منتخب کرتے اسے کہہ دوں گا کہ تمہیں جلد از جلد رخصت کر دے

تاکہ تم اپنے شوہر کی اجازت سے یہ بے ہودہ لباس اور ان سرخ رنگوں کا استعمال کر کے اپنی خواہشات کو پورا کر سکو میر نے اب اسے ایموشنل بلیک میل کیا تھا

میرال ہچکیاں بھرنے لگیں میر کو اس کے انسو دیکھتے دلی تکلیف ہوئی تھی مگر یہ سب بھی ضروری تھا

میں نے تمہارے سامنے دو اپشنز رکھ دیے ہیں اب جو تمہارا فیصلہ ہے مجھے جلدی اس سے اگاہ کرو تاکہ میں۔۔۔۔۔

س۔ سس۔ سوری وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ دی رونے لگی

مجھے معاف کر دیں پلیز ائندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی میر مزید اس کو یوں روتا نہیں دیکھ سکتا تھا اس لیے فورا سے بولا

ابھی اپنے کمرے میں جاؤ اور اس لباس کو تبدیل کر کے جو لباس میں نے تمہیں برتھ ڈے پر گفٹ کیا تھا وہ پہن کر نیچے اؤ باہر سب ہمارا انتظار کر رہے ہیں

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ ت۔۔ تائی امی کے پ۔۔ پاس ہے۔ وائے؟ میر پلٹا ڈاکٹر نے پیشانی پر چوٹ کی وجہ سے سر جھکانے سے منع کیا تھا اور میں انہیں جھکے دیکھ رہی تھی تو تائی امی نے لے لیے اور کہا کہ زخم ٹھیک ہونے تک یہ واپس نہیں ملیں گے

میر کمرے سے باہر نکلتا سیڑھیاں اترنے لگا موم وہ کمرے کا دروازہ کھلا دیکھتے اندر کی جانب بڑھا حسن صاحب اور صوفیہ بات میں مشغول تھے

ماما میرو کے گفٹس کہاں ہیں؟اس کی الماری کے اوپری خانے میں پڑے ہوئے ہیں برخوردار کیا ہوا حسن صاحب نے پوچھا

کچھ نہیں بڈ ٹینیو پلیز

وہ رخ موڑتا باہر نکل ایا

میرے پیچھے اؤ وہ اپنے کمرے کے دروازے میں اسے پکار لگاتا مرال کے کمرے کی جانب بڑھا میرال ابھی بھی ائینے کے سامنے کھڑی تھی اس کی پکار سنتے اس کے پیچھے چل پڑی مرال کے کمرے میں اتے ہی میر الماری کی طرف بڑھا اور ہاتھ اونچا کرتے اوپری خانے کو کھولتے ہوئے اس میں سے گفٹس نکال کے ٹیبل پر رکھنے لگا

ادھے گفٹس نکالے تھے جن میں وہ تینوں گفٹ بھی موجود تھے باقی کے بعد میں نکال دوں گا ابھی جلدی سے تیار ہو کر نیچے پہنچو وہ الماری کے پٹ کو بند کرتا باہر کی جانب نکل گیا

مرال ٹیبل پر بیٹھ گئی اتنی انسلٹ۔۔۔۔۔وہ زار و قطار رونے لگی

ثناء۔۔۔۔۔جی میر بھائی ثانیہ کو بولو کہ میرال کمرے میں بلا رہی ہے

۔۔جی

میر لان کی طرف چل پڑا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احتشام کی نظر مسلسل گیٹ کی جانب تھی وہ کب سے عالیہ کا انتظار کر رہا تھا بالا خر اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی رمک دکھائی دی پرپل سلک کے پلین ڈریس پر ہم رنگ کا مدار دوپٹہ ایک بازو پر پھیلائے چہرے کے اطراف سلور حجاب لیے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اندر داخل ہوئی احتشام مسکراتے چہرے کے ساتھ اس کی جانب قدم بڑھانے لگا کہ عالیہ مرہا کی پاس جا کھڑی ہوئی

اس نے سلام کیا کہ مرہا کو خوشگوار حیرت ہوئی کہ احتشام فورا اس تک پہنچتا سلام کا جواب دے گیا مرہا نے ائی برو اٹھاتے احتشام کی طرف دیکھا جبکہ

عالیہ نے نظر جھکالی احتشام نے اسے اشارے سے ساری بات میں بتانے کا

کہا کیسی ہیں آپ؟ احتشام نے پوچھا جی میں ٹھیک

عالیہ نے بنا احتشام کی طرف دیکھے جواب دیا

مرہا آپی اپ جانتی ہیں مس عالیہ فیضان کی ٹیچر ہیں

اب اپنی دوستی کے علاوہ فیضان کی ٹیچر کے لحاظ سے بھی انہیں ریسپیکٹ

دیجیئے گا

جی جی ضرور۔۔۔۔۔ مرہا نے کن اکھیوں سے احتشام کو دیکھتے کہا

کبھی منییو پلیز۔۔۔۔۔ احتشام کہتا مسکراتے ہوئے رخ موڑ گیا

میرو اسے یوں بیٹھے ثانیہ بھاگتی ہوئی اس تک ائی کیا ہوا ہے تم رو کیوں رہی

ہو؟ میں نے بہت بڑی غلطی کی میرا ہپی کی بات مان کر

کون سی بات مان کر اور رو کیوں رہی ہو؟ میر بھائی نے کچھ کہا ہے

کچھ کہا ہے ؟میں اپنی پوری زندگی میں اج تک اتنا شرمندہ نہیں ہوئی جتنا کہ میر کے چند جملوں نے مجھے کر دیا ہے کاش کہ اس وقت زمین پھٹ جاتی ہے اور میں اس میں سما جاتی

وہ کھڑی ہوتی فراک پکڑے ڈریسنگ روم میں چل پڑی

واش روم کا دروازہ ڈریسنگ روم میں سے ہی کھلتا تھا

میرال فراک پہنے چہرہ دھوئے باہر ائی کہ بے ساختہ ثانیہ کے منہ سے ادا ہوا واؤ ؤو۔۔۔

یہ وہ والا ڈریس ہے جو میر بھائی نے دیا تھا؟ہاں وہ ائینے کے سامنے بیٹھ گئی اور یہ چہرہ کیوں دھویا ہے ؟

انہوں نے کہا ہے کہ اتنے بے ہودا لباس اور یہ دوسروں کو مائل کرنے والے رنگ (سرخ لپ کلر)اپنے شوہر کی اجازت سے لگانا اس کا مطلب پھر انہیں میں بھی بہت بری لگ رہی ہوں گی

انہوں نے مجھے کہا تھا کہ خود کو دیکھ کر بتاؤ کہ تم کس اینگل سے عزت دار عورت لگ رہی ہو

تو تم بھی تو میرے ہی جیسے لباس میں ملبوس ہو

ثانیہ نے شرمندگی کے مارے ہونٹ اپس میں پیوست کیے

چل سب نیچے انتظار کر رہے ہوں گے جلدی سے میرے بالوں کا اونچا سا بن بنا

ثانیہ ڈھیلے ڈھیلے ہاتھوں سے گہری سوچ میں ڈوبی اس کے بال سنوارنے لگی

عزت میری کا فالودہ بنایا ہے اور بے جان تو ہو رہی ہے جلدی کر انہوں نے پندرہ منٹ میں تیار ہو کر انے کا کہا ہے

اس کے بن بنانے تک ہلکا پھلکا تیار ہوتی ہونٹوں پر پنک کلر کی ہلکی سی سرخی لگانے لگی

بن بناتے مہرون بالوں پر کراؤن سجایا گیا تھا دوپٹے کے دونوں اطراف تقریبا چار سے چھے انچ تک ڈیزائننگ تھی جو اس نے سٹول کی طرح بناتے ایک کندھے پر رکھ کر سینے پر سیٹ اتے اپنی کمر پر فکس کرتے کمر بند سے باندھا تھا

جو حالیہ فیشن میں بھی شمار ہو چکا تھا اور دوپٹہ انکلیوڈ کر کے میر کے حکم کی تعمیل کرتے سینہ بھی ڈھانپ لیا گیا تھا

سنڈریلا ہیلز پیروں کی زینت بنی تھیں ثانیہ اسے دیکھتی مسکرائی قسم سے اگر یہ فراک تو مجھے پہلے دکھا دیتی تو میں تمہیں یہی سجیشن کرتی ساری سے زیادہ تم پر یہ فراک جچی ہے میرال ہولے سے مسکرائی

ثانیہ نے پلو اٹھاتے اپنی کمر کے پیچھے کی جانب سے لاتے اپنے دائیں بازو پر پہنی بریسلٹ کی ہک میں پھنسا لیا

اس طرح اس کی بیک سائیڈ مکمل طور پر چھپ گئی تھی

میر اندر کی جانب بڑھا تھا اسے بلانے کے لیے ہی کے سامنے سے اسے اترتا دیکھ کر گہرا مسکرایا

وہ قدم قدم سیڑھیاں اترتی اخری سیڑھی پر اکھڑی ہوئی کہ میر قریب ایا اب لگ رہی ہونا ہماری شہزادی میر اس کے چہرے کی جانب دیکھتا مسکراتے ہوئے گویا ہوا ثانیہ سیڑھیاں اترتی زمین پر اک جانب جا کھڑی ہوئی

شہزادیاں اپنے حسن کی نمائش نہیں کیا کرتیں میر مہرون بالوں پر سجے سلور تاج کو سیدھا کرتے بولا اور اگر وہ ایسا کریں تو شہزادوں کی نظر اٹھنے سے پہلے بھیڑیے بو سونگھ لیتے ہیں اور پھر بھیڑیوں کو محلوں کی چاردواریاں بھی نہیں روک سکتیں

میری دعا ہے کہ خدا اس محل کی شہزادی کے مقدر میں ایک شہزادہ لکھے میر ال نے بھری بھری آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا!!!!

چلو بس اب ایک آنسو اور نہیں باہر سب ہمارا انتظار کر رہے ہیں وہ سائیڈ پر ہوتا اسے اترنے کا کہ رہا تھا میرال اس کے ہمراہ لان میں آئی ہر نظر ان دونوں پر ٹھہر گئی تھی

ایک حسن کا دیوتا بنا سب پر بجلیاں گرا رہا تھا دوسری اپنی معصومیت بھری صورت تلے اس حسین لباس میں شہزادی لگ رہی تھی

وہ دونوں دل کش چال چلتے سٹیج پر جا کھڑے ہوئے کہ زاویار نے سیٹی بجائی اس کے سیٹی بجاتے ہی سب نے ہوٹنگ کی میرال نے نظر اٹھاتے میر کی طرف دیکھا اور پھر اپنے چاروں اطراف نظر دوڑائی یہ سماں کتنا حسین تھا صرف وہی جان سکتی تھی اے اللہ کاش کہ ایسا سماں میری زندگی میں ایک مرتبہ دوبارہ ائے جب میر ہمیشہ کے لیے میرے ہو جائیں اور یہ حسین سے حسین ترین چہرے دیکھتے رہ جائیں اس نے اپنے رب سے دعا کی

مرہامیرال کو فراک میں دیکھتی میرال کے قریب ائی اور بولی تم نے ڈریس کیوں چینج کیا؟اوازا تنی تھی کہ میر نے بخوبی سنی مگر خاموش رہا

غلطی کو سدھاری ہے وہ بالکل نارمل انداز میں بولی میر اس کا جواب سنتے ریلیکس ہوا تھا اس نے کتنی اسانی سے مان لیا تھا کہ وہ واقعی غلطی پر تھی

کیا مطلب؟ مرہا نے حیرانگی سے پوچھا

اپ یہ بتائیں کیا میں اس میں پیاری نہیں لگ رہی؟ وہ میر کے ساتھ سٹیج پر کھڑی کھڑی مرہا کی طرف ٹرن ہوئی

نہیں میری جان یہ بھی بہت پیارا لگ رہا ہے

تو مقصد تو پیارا لگنا ہے اپ کی دی گئی ساڑی ہو یا میر کی دی گئی فراک کیا فرق پڑتا ہے وہ ہلکی مسکان سے گویا ہوئی

مرہا ابھی بھی اس کی بات نہیں سمجھی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے وہ ابھی نہ سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی مگر میر اس کی باتوں کو سنتے مطمئن ہو چکا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ میرال ابھی ٹین ایج لڑکی کی طرح ہی ہے اسے جس سانچے

میں ڈالا جائے گا ڈھل جائے گی یعنی ابھی اس کی تصیح ممکن ہے اس بات سے ناواقف کہ وہ یہ سب تو اسی (میر) کی محبت میں کر رہی ہے

اور جب کسی سے عشق ہو جائے تو معشوق برا کہے یا بھلا سر خم تسلیم کر لیا جاتا ہے

مرہا بچے باقی باتیں بعد میں کر لینا ہم لوگ انتظار کر رہے ہیں مرہا مسکراتی ہوئی سٹیج سے اترائی

میرو۔۔۔۔میرال نے میر کی طرف دیکھا میر نے انکھوں سے چھری کی طرف اشارہ کیا اس کی انکھوں سے یوں اشارہ کرنے پر میرال پر سوچ انداز میں شرماتے ہوئے مسکرائی مگر میر اس کا مسکرانا نوٹ نہ کر سکا

میرال نے ہاتھ بڑھاتے چھری تھامی اور کیک کی طرف کرتے میر کے کٹنگ کرنے کے لیے چھری پر ہاتھ رکھنے کا انتظار کرنے لگی

میر صاحب اپ نے وہاں کھڑے ہو کر تالیاں نہیں بجانیں

اس کام کے لیے ہم لوگ کھڑے ہیں اپ بھی چھری تھامتے کیک کاٹیں

زہرہ بولیں

کیا یار پھپھو بچوں والے کام کروا رہی ہیں کاٹو تم میرو۔۔۔میرال نے منہ لٹکائے اس کی طرف دیکھا

جناب ہمیں اندازہ ہو چکا ہے کہ اپ بچے نہیں رہے مگر اپنی شادی کی، ہنٹس یوں بھرے مجمع میں نہیں دیتے زہرہ پھر بولیں سب کا مشترکہ قہقہ بلند ہوا سوائے میرال اور ثانیہ کے شادی کی بات سنتے ہی میرال میر کو دیکھ رہی تھی

جبکہ ثانیہ میرال کو میرال کا چہرہ بے تاثر تھا

زاویار نے سیٹی بجائی چند ایک نے مسکراتے اس کی جانب دیکھا جن میں عالیہ اور زوبیہ بھی شامل تھیں زوبیہ نے فورا سے نظر ہٹائی کہیں وہ پھر بھرے مجمعے میں بھی کوئی بے ہودہ حرکت نہ کر دے جب کہ عالیہ اس کی

جانب دیکھا کہ ہری انکھیں سیاہ انکھوں سے ٹکرائیں احتشام اسی کی جانب دیکھ رہا تھا وہ جلدی سے نظریں ہٹاتی سٹیج پر مرکوز کر گئی

ان عورتوں کا اج معاف کرنے کا کوئی ارادہ نہیں چلو میر واج پھر بچپن کی یادیں تازہ کرتے ہیں میر نے مسکراتے کہہ کر میرال کے چھری تھامیں ہاتھ پر ہاتھ رکھا

دھڑکنیں سینے میں سر پٹکنے لگیں گرمی کے موسم میں بہاروں سا سماں چھانے لگا سیاہ اسمان پر سجے ستارے پہلے سے کئی گنا زیادہ روشنی بڑھا کر ٹمٹمانے لگے فضاؤں میں سرسبکھرنے لگے ہواؤں میں تتلیاں رقص کرنے لگیں ان چند سیکنڈز کے لمس نے میرال کی دنیا ہلا دی

اسے ان چند سیکنڈز میں پتہ چلا تھا کہ دنیا کتنی حسین ہے اور اس شخص کی موجودگی میں زندگی کتنی حسین ہے میر و کو ساکت کھڑا دیکھ کر میر نے اس کی جانب دیکھتے ائی بروا چکائے میرال نے جلدی سے نفی میں سر ہلاتے کیک کی جانب ہاتھ بڑھایا نظر کیک پر ہونے کی بجائے میر کے ہاتھ پر تھی

کیک کٹنگ ہوتے اچانک سے ہوٹنگ ہوئی میرال کے ہاتھ لرز رہے تھے جن پر وہ حد ممکن کنڑول کر رہی تھی ایسا ہی تو تھا وہ شخص اپنی قربت سے دل دھڑکا دینے والا اور جس کو اس کا لمس مل جائے اور پھر لمس پانے والا عاشق ہو تو دل و دماغ کی کیا کیفیت ہو گی اس کا اندازہ صرف ایک عاشق ہی لگا سکتا ہے کیک کٹ ہوتے ہی میر نے اس کے ہاتھ سے ہاتھ اٹھایا میرال ہوش کی دنیا میں لوٹی اس کے ہاتھ اٹھانے پر مرال نے میر کو دیکھا جو اسے کیک کھلانے کے لیے چمچ بھر رہا تھا میر نے چمچ بڑھتے اس کے منہ کے رہی تھی قریب کیا وہ تو ہنوز کھڑی اسے دیکھ

میرو۔۔۔۔۔ثانیہ نے اسے پکارتے سیٹی بجائی ثانیہ کی اواز پر میرال نے سچویشن کا جائزہ لیتے جلدی سے کیک کھایا

میر نے چمچ واپس رکھا میرال پر سوچ انداز میں کھڑی سامنے دیکھ رہی تھی میرو میر بھائی کی بھی برتھ ڈے ہے کیک کھانے کے لیے ویٹنگ پر ہیں وہ ثانیہ ہنستے ہوئے کہہ کر اسے ہوش کی دنیا میں لانا چاہ رہی تھی میرال نے

جلدی سے چمچ اٹھاتے میر کو کیک کھلایا اور دوبارہ چمچ بھر کر خود کھایا سب اس کی اس حرکت پر ہنس دیے

میرال بھی مسکرادی میر کے اتنے قریب کھڑے ہو کر بھی اپنا نہ ہو شدت سے محسوس ہو رہا تھا انسو بار بار اپنا بند توڑنے پر تلے ہوئے تھے وہ چمچ بھرتی سٹیج سے اترائی نیچے اتے ہی ثانیہ کی طرف چمچ کیا سانیہ نے تھوڑا سا کھاتے اسے گلے لگایا میری خدا سے یہی دعا ہے کہ میر کو تیرا کر دے وہ میرال کے گرد حصار کو سخت کیے ہوئے بولی مزید ایک لفظ نہ بولنا اس وقت دل پہلے ہی بھر اپڑا ہے اور پھر انکھیں کسی کا لحاظ کیے بنا برسنا شروع ہو جاتی ہیں سب ہی کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے کیونکہ سب جانتے تھے کہ میرو کے لیے ثانیہ کیا اہمیت رکھتی ہے

زاویار اور ذلقرنین کیک پر انصاف کرنے کے لیے سٹیج پر ہی پہنچ چکے تھے میر نیچے اترنے لگا تھا کہ زاویار نے اس کا بازو پکڑا کہاں؟ ہمیں کیک کھلا کر جائیں وہ گردن اکڑاتے ہوئے بولا کیوں؟ اپنے ہاتھ سلامت نہیں؟

اپنے ہاتھوں سے تو روز ہی کھاتے ہیں اج ہینڈسم لڑکے کے ہاتھ سے کھانا ہے وہ ذلقرنین کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے بولا اس بات کا اشارہ کچھ دیر پہلے کھڑی مرہا کی دوستوں کی طرف تھا جو اپس میں کھڑی اس ہینڈسم شخص کے ہاتھ سے کیک کھانے کے لیے مچل رہی تھی اس کی دوستیں بھی اسی کی طرح ازاد خیال تھی یہاں یوں کہنا مناسب رہے گا کہ مرہا ان کے رنگ میں ڈھلی ہوئی تھی

چلو سب انتظار کر رہے ہیں ثانیہ اس سے علیحدہ ہوئی میرال نے اگے بڑھتے زہرہ پھوپھو کی طرف چمچ کیا انہوں نے اس کے ہاتھ سے پکڑتے اسی کے منہ میں ڈالا ہمیشہ خوش رہو گلے لگاتے پیشانی پر بوسہ دیا سکینہ پلیٹ میں کیک رکھے اس کے قریب کیا وہ اب پلیٹ سے بھرتی باقی سب کو بھی کھلاتے دعائیں وصولنے لگی

بھائی اتنی خوشی کا موقع ہے اج چھوٹے بھائیوں کی حسرت پوری کر دیں احتشام جوہری انکھوں کے وہاں سے غائب ہو جانے پر ابھی سٹیج پر چڑھا تھا

زاویار لوگوں کی سفارش کرنے لگا میر نے چمچ بڑھتے زاویار کی جانب کیا

زاویار نے چمچ پر موجود سارا کیک کھالیا میں بار بار نہیں بھر رہا تھوڑا تھوڑا

کھاؤ میر نے دوبارہ چمچ برتے احتشام کی طرف کیا احتشام نے اس کے ہاتھ

سے چمچ پکڑتے میر کی طرف کیا اور بولا پہلے اپ میں تمہاری محبوبہ نہیں

میر نے سپارٹ لہجے میں کہا

ابھی اپنی لاڈلی (میرال) کے ہاتھ سے تو بڑے پیار سے کھا رہے تھے اور

بھائی کی دفعہ۔۔۔۔۔زیادہ نہیں بولو میرے نے چمچ پر ہاتھ رکھ دیں منہ

میں ڈالا اور دوبارہ احتشام اور ذلقرنین کی جانب کیا

اس سے پہلے کہ میر دوبارہ سٹیج سے اترتا مرہا کی فرینڈز زاویر ائیں ہم تو چلے

اب ہینڈسم لڑکا اپنی دیوانیوں کو کیک کھلائے زاویار کہہ کر جلدی سے نیچے

اتر اذلکرنین اور احتشام بھی قہقہ لگاتے نیچے اگئے

ہائے۔۔۔۔۔وہ چاروں میر کی سمت دیکھتے بولی میر نچلا لب دانتوں میں دباتے ان سب پر نظر ڈالتے ان کا محاسبہ کیا یہ اپ کے لیے ایک لڑکی نے تحفہ اس کی طرف بڑھایا

سکینہ بی۔۔۔۔۔میر نے اواز لگائی جی صاحب؟ وہ مؤدب انداز میں بولتی میر کی طرف ائی میر نے انہیں تحفہ پکڑنے کا اشارہ کیا وہ جلدی سے ان کی جانب اتی ان سے تحفہ لے کر ٹیبل پر رکھنے لگی میرال ان سب کو یوں میر کے پاس کھڑا دے کر جلدی سے میر کے پاس ائی جو تسلی سے جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا پر سوچ انداز میں سکینہ کو ان سے گفٹ لیتے ہوئے دیکھ رہا تھا

ہائے اپی کیسی ہیں اپ مرال ایک نظر میر کو دیکھتے ان سب سے مخاطب ہوئی

میر کو وہ زہر سے بھی بری لگ رہی تھی کیا مرہا کی دوستی ایسی تھیں اسی لیے مرہا کا دماغ بھی۔۔۔۔۔۔کیا وہ بھی کسی اور کے گھر جا کر اپنی دوستوں

کے ساتھ مل کر یونہی کرتی ہو گی وہ سوچتے ہوئے ایک غصے بھری نظر نیچے کھڑی مرہا پر ڈال کر سٹیج سے اترا یا

وہ چاروں بھی میرال سے ہائے ہیلو کرتی نیچے اترائیں

حیدر میرال کو اکیلے دیکھ کر اس کی جانب بڑھنے لگا کہ ثانیہ حیدر کو میرال کی طرف جاتے دیکھ کر جلدی سے اس کی طرف ائی حیدر کو جی بھر کر غصہ ایا تمہارا ابھی کوئی بندوبست کروں گا تم بھی کچھ کم حسین نہیں مگر کیا ہے نا تمہارے لاکھ حسین ہونے پر بھی میں تمہیں ملال جتنا مقام نہیں دوں گا وہ ثانیہ کی اتنی چالاکی پر پھر بھی مسکرا گیا ثانیہ نے بھی اس کی طرف شاطرانہ مسکراہٹ اچھالی وہ سر جھٹک گیا

برتھ ڈے بہت بہت مبارک ہو عالیہ نے مرال کی طرف مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا میرال نے نہ سمجھی سے اس کی جانب دیکھا

عالیہ۔۔۔۔عالیہ نے اپنا نام بتایا او تو اپ ہیں عالیہ مرال نے نظر دوڑاتے احتشام کی طرف دیکھا جو دور کھڑا انہی کی جانب دیکھ رہا تھا بہت خوشی ہوئی

اپ سے مل کر سیم ہیر میٹ ہر مائی بیسٹ فرینڈ میرال نے ثانیہ کا تعارف کروایا السلام علیکم و علیکم السلام کیسی ہیں اپ الحمدللہ میرال میرے خیال میں اب مجھے چلنا چاہیے نہیں اس طرح کیسے ؟دس بجنے والے ہیں کوئی بات نہیں اپ نے کون سا روزانا ہے ہمارے گھر اب اپ ایئے گا عالیہ نے رسماً کہا جی کیوں نہیں

میرال صوفیہ کے بلانے پر چلی گئی جبکہ ثانیہ اور عالیہ کھڑی باتیں کرنے لگیں

کچھ دیر کا وقت گزرا عالیہ ؟نوشین عالیہ کو دیکھتی اس تک ائی عالیہ پلٹتی نوشین کو دیکھ کر مسکرائی تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟مرہا۔۔۔مرہا کی دوست ہوں میں

مرہا۔۔۔مرہا کی دوست۔۔۔۔نوشین کو حیرت ہوئی کیونکہ ان دونوں کی اتج میں تقریباً تین سے چار سال کا فرق تھا

وہ دونوں کھڑی باتوں میں مصروف ہو گئی

فنکشن احتتام پذیر ہوا میرال اور ثانیہ کھڑی فوٹو شوٹ کروانے لگی کیونکہ میرال نے اس ڈریس میں تصویریں نہیں بنوائی تھیں وہ اپنی مستیوں میں مگن فرینڈز پوززبنوا کر تصویریں لے رہی تھیں

میں نے تیرے اس کزن کا سر پھاڑ دینا ہے ثانیہ حیدر کی نظروں سے پریشان ہو کر بولی اسے اور کوئی کام نہیں

مجھے تو لگتا ہے صرف تیرے لیے ہی ایا ہے اج

ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں جیسے میر بہت خیال رکھتے ہیں ایسے ہی جب یہ ہمارے ساتھ رہتے تھے تو میرا بہت خیال رکھتے تھے اور اج ہم کافی دیر بعد ملے ہیں شاید اس وجہ سے اور تم نے بھی تو صحیح طرح سے بات نہیں کرنے دی تھی اسی وجہ سے چل تو اگنور کر

میرال بنا حیدر کی طرف دیکھے بولی کتنا اگنور کروں؟

چل ہم اندر چلتی ہیں میرال اس کا ہاتھ تھامے چل پڑی

مرہااور عالیہ کھڑی باتیں کر رہی تھیں وہ اب جانے کے لیے اجازت طلب کر رہی تھی کہ میرال اور ثانیہ بھی ان کے پاس اکھڑی ہوئی اپی کیا اس وقت اپ ڈرائیور کے ساتھ بھیج رہی ہیں انہیں؟ مرال اب بہن ہونے کا حق ادا کرنے لگی تھی نہیں زاویہ کے ساتھ مگر زاویہ اور بھائی تو ثانیہ کو چھوڑنے جا رہے ہیں اپ احتشام بھائی کو بھیج دیں کیونکہ احتشام بھائی کو ثانیہ کے گھر کا ایڈریس نہیں معلوم مرہا نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا کہ احتشام کو نہیں معلوم؟ ثانیہ نے بھی نہ سمجھی سے دیکھا میرال مسکراہٹ چھپائی

لیکن میں جیسے ائی تھی میں ویسے ہی واپس جاؤں گی وہ دونوں بنا اس سے پوچھی اپس میں بحث کیے جا رہی تھی عالیہ کے موبائل پر میسج کی اواز گونجی کیپ اگئی میں چلتی ہوں عالیہ نے کہا ارے نہیں تم اس وقت کیپ سے نہیں جا سکتی ہم تمہیں ڈرائیور کے ساتھ بھیجنے پر راضی نہیں اور تم کیپ کی

بات کر رہی ہو میں احتشام بھائی کو بھیجتی ہوں چلو ثانیہ مرال مسکرا کر کہتی ہے اندر کی یعنی چل پڑی

اپ بلاوجہ تکلف کر رہے ہیں۔۔۔۔عالیہ نے پیچھے سے اواز لگانا چاہی مگر میرال نے نہ سنی

جائیں فیوچر بھابھی باہر کھڑی انتظار کر رہی ہیں مرال نے حال میں کھڑے احتشام سے کہا اچھا جی کیا بات ہے ثانیہ نے مسکراہٹ چھپاتے احتشام کو تنگ کرنا چاہا احتشام مسکرا دیا واپس اکر پوری سٹوری سنی ہے میں نے میرال نے اسے اس دن کی بات یاد کروائی ضرور وہ مسکرا کر باہر نکل گیا اب مجھے بھی گھر بھی بھجواؤ بلکہ احتشام کے ساتھ ہی بھیج دے پھر جائے گا چپ کر کے کھڑی رہو ان دونوں میں ہڈی ضرور بننا ہے اور اج تم یہیں رک رہی ہو گھر میں اطلاع کر دو

نہیں یار میں۔۔۔۔۔میں خود انٹی کو کال کر دیتی ہوں میرال نے فورا کہا نہیں تم رہنے دو میں خود ہی بتا دوں گی چلو پھر میر کی کافی کا وقت ہو گیا ہے

مگر پھر خیال کے تحت بولی پتہ نہیں کھانا بھی کھایا ہے کہ نہیں وہ تو پہلے کھانا پوچھ لو چل اجا پھر وہ اپنے کمرے میں چل پڑیں

گاڑی چلتی ہوئے راستے کو کم کرتی جا رہی تھی مگر احتشام کو سمجھ نہیں ارہی تھی کہ کس طرح اور کیا بات کرے اس سے مگر وہ بات بھی شروع کرنا چاہتا تھا اور یہ بھی ڈر تھا کہ وہ چھچھورا ہی نہ سمجھ لیں پھر ذہن میں زور ڈالنے پر بولا اپ ٹیچنگ کے ساتھ ساتھ سٹڈی بھی کرتی ہیں؟

نہیں یک لفظی جواب ایا

کیوں؟ کمپلیٹ ہو چکی ہے

نہیں۔۔۔۔۔ پھر؟ احتشام نے ایک نظر اس کی جانب دیکھتے ہیں ونڈ سکرین میں دیکھا

پھر یہ کہ مزید پڑھنے کا دل نہیں کیا وہ ساری شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے ہی جواب دے رہی تھی

میں ایک پرسنل سوال پوچھ سکتا ہوں؟احتشام نے جھجکتے ہوئے پوچھا اپ پہلے بھی پرسنل ہی پوچھ رہے تھے وہ ہلکی سی مسکراہٹ سجائے اس کی طرف دیکھ کر بولی تاکہ وہ شرمندہ نہ ہو احتشام نے زبان منہ میں رول کرتے انگشت شہادت سے سر کھجایا

جی پوچھیے؟اسے خاموش ہوتا دیکھ کر اس نے خود ہی اجازت دی

اپ یہ معمولی سی جاب کیوں کرتی ہیں؟حالانکہ اپ کو دیکھ کر کوئی مالی پریشانی تو نہیں لگتی

وقت گزاری کے لیے۔۔۔۔۔اب احتشام کو مزید تجسس ہونے لگا

وقت گزاری کے لیے صرف ٹیچنگ ہی کیوں؟

میں اپ کے مزید سوالوں کے جواب نہیں دوں گی کیونکہ ایسے سوال اپنے یا دوست پوچھتے ہیں اور اپ دونوں ہی نہیں لہجہ بالکل نارمل تھا

اس کی اتنی بیگانگی پر احتشام کے دل کو جھٹکا سا لگا کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ دوبارہ بولنے کے لیے تیار ہوا مگر میں دونوں بن سکتا ہوں وہ اس کی

جانب ہی دیکھ رہا تھا مگر مجھے نہ اپنوں کی ضرورت ہے نہ دوستوں کی لہجہ شوقڈ نہیں تھا کیوں کہ وہ چند ملاقاتوں میں ہی اس کی نظروں کا تقاضا سمجھ چکی تھی اسے اس کی جانب سے اس بات کی امید تھی اس لیے وہ پہلے ہی تیار تھی

مگر مجھے اپ کی ہے لہجہ التجائیہ تھا ضرورت کی ہر چیز اپ کو میسر نہیں اتی وہ ابھی بھی شاید شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے جواب دے رہی تھی مگر اپ مجھے میسر اسکتی ہیں

بھول ہے اپ کیا!!!!

اپ اتنی چپ چپ کیوں رہتی ہیں؟احتشام اپنا رخ ہلکا سا اس کی جانب کرتے بولا

میں چاہتی تھی کہ اج مجھے چھوڑنے کے لیے اپ ہی ائیں وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی اسی لیے میں نے ڈرائیور کی بجائے کیپ منگوائی تھی کیونکہ مجھے امید تھی کہ اس وقت اپ لوگ مجھے کیپ سے نہیں انے دیں گے

اور میں نے ایسا اس لیے کیا تاکہ میں اپ کو اپ کے برتھ ڈے قدموں کو روک لینے کا مشورہ دے سکوں میں اپ کی نظروں کے تقاضے دوسری ملاقات میں ہی سمجھ چکی تھی اور میں راستے یا سکول میں کھڑی ہو کر یہ باتیں نہیں کرنا چاہتی تھی اور میں اس بات کو کلیئر کرنے کے لیے اج یہاں پرائی تھی ورنہ میرے نہ انے سے کسی کو کوئی خاص فرق نہیں پڑنا تھا مجھے پڑھنا تھا

اسی لیے ائی تھی

نوازش ہے اپ کی۔۔۔۔

اپ میرے محسن ہیں اسی لیے مؤدب انداز میں التجا کر رہی ہوں کہ ائندہ میرے راستے میں مت ایئے گا فیضان جس طرح پہلے سکول اتا تھا اسے ویسے ہی انے دیں ورنہ مجبورا مجھے سکول چھوڑنا پڑے گا

مگر میں اپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں اپ کو کچھ بھی نہیں بتانا چاہتی مگر میں یوں پیچھے نہیں ہٹوں گا دیکھیں میری بات سنیں اپ کو اپ کے ایک سوال کا جواب دوں گی تو اپ مزید اس میں سے س سوال اور پوچھیں گے

میں وعدہ کرتا ہوں کہ ایک سوال ہی پوچھوں گا

اور کیا ہے وہ سوال ؟اس کے لیے ہم دوبارہ ملیں گے احتشام نے ونڈ سکرین پر دیکھتے کہا

میں اپ سے دوبارہ کبھی نہیں ملنا چاہتی

اور وہ سوال میں ابھی نہیں پوچھ سکتا کیونکہ رات کافی ہو گئی ہے اور اپ کا گھر بھی نزدیک ہے تو میں ادھورے جوابوں کے ساتھ واپس نہیں جاؤں گا پلیز ایک دفعہ۔۔۔۔۔۔لہجہ التجائیہ تھا

عالیہ نے گہری سانس بھری گاڑی کی بریک لگی اب وہ گاڑی کو بند کرتے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا ٹھیک ہے بتا دیجئے گا بلکہ ابھی بتا دیں وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی

میرے پاس اپ کا نمبر ہے۔۔۔۔۔عالیہ نے حیرت سے اسے دیکھا اس کا نمبر اسے کیسے ملا تھا اور اگر اس کا نمبر اس کے پاس تھا تو اج تک اس نے کبھی اس سے فون پر رابطہ کیوں نہیں کیا تھا وہ حیرت سے سیاہ انکھوں میں دیکھ رہی تھی اور وہ محبت سے ہری انکھوں میں ڈوبا ہوا تھا اس کے یوں دیکھنے پر وہ نظریں ہٹاتی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی وہ بھی جلدی سے باہر نکلا دروازہ بند کرتے وہ پلٹی نہیں تھی کہ احتشام بولا میں میسج پر جگہ اور

ٹائم سینڈ کر دوں گا اور اپ کا انتظار کروں گا قدم کچھ سیکنڈ کے لیے رکے مگر وہ دوبارہ نہ پلٹی خدا حافظ احتشام نے دوبارہ کہا مگر وہ جواب دیے بنا اندر چلی گئی اس کے جواب نہ دینے پر احتشام کو برا لگا مگر اگلے ہی لمحے یہ سوچ کر خوشی بھی ہوئی کہ وہ سب جانتی ہے اور سوالات کے جواب بھی مل جائیں گے جس سے اگے اس تک پہنچنے میں اسانی ہو گی وہ گاڑی میں بیٹھتے واپسی کے سفر پر گامزن ہوا

زوبیہ جو چینج کرنے کے لیے الماری سے کپڑے نکال رہی تھی میسج کی اواز سنتے الماری کو کھلا ہی چھوڑے بیڈ پر پڑا موبائل اٹھا کر میسج پڑھنے لگی

سینڈ می پکس ٹوڈیز! زاویار کا میسج تھا

فوٹو گرافر کے پاس ہیں میں نے اپنے موبائل میں نہیں بنائی میسج سینڈ کرتے موبائل اف کرتے بیڈ پر رکھا کہ دوبارہ میسج ایا موبائل میں کیوں نہیں بنائیں؟

وہاں بنالی تھی تو اسی لیے یہاں نہیں بنائی

تمہیں پتہ ہونا چاہیے تھا کہ میں نے دیکھنی ہے فوراہی ریپلائے ایا

بس کر دیں پورا فنکشن توتاڑتے رہے ہیں ابھی بھی دیکھنا باقی ہے۔۔۔۔وہ

دبادبا ہستی میسج ٹائپ کرنے لگی

یہ کیابدتمیزی ہے میں کوئی تمہارے ساتھ فلرٹ کر رہاہوں جوتاڑوں گا

اتنے سنجیدہ میسج پر زوبیہ حیرت زدہ ہوئی

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھازوبیانے میسج سینڈ کیا مگر میسج سین نہ ہواجب

چلتی ہے تورکتی نہیں اس نے پھراپنی زبان کو کوسا

اللہ جی۔۔۔۔اب ناراض ہوگئے اب جناب نے میسج بھی نہیں دیکھنا اس

نے دوبارہ موبائل ان کیا کہ شاید چیک کر لیا ہو مگر وہ ان لائن ہوتے ہوئے

بھی میسج سین نہیں کر رہا تھا منگیتر ہو کر بیویوں والے نخرے کرتے ہیں وہ

موبائل کواف کرتے بیڈ پر پھینک کر بالوں کا بن دوبارہ کھولتی ڈیپ گلے کو

کور کرنے لگے کسی نے اس ٹائم دیکھ لیا تو قسم سے بڑی بے عزتی ہو گی ذہن

میں صرف یہی سوچ چل رہی تھی وہ چلتی ہوئی کچن میں ائی جہاں میرال

اور ثانیہ کھڑی کافی بنا رہی تھی میر کہ کھانا کھانے تک انہوں نے کپڑے چینج کر لیے تھے تم نے ابھی تک کپڑے چینج نہیں کیے میرال نے پوچھا یار کرنے لگی تھی مگر۔۔۔۔۔۔وہ جملہ ادھورا چھوڑتے چپ ہو گئی مگر یہ کہ زاویار نے بلا لیا ہے نا؟ثانیہ نے کہتے ساتھ ہی تصدیق بھی چاہی زوبیہ نے شرمندگی سے اوپر نیچے سر ہلایا ثانیہ اور میرال نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر مشترکہ قہقہ لگانے لگی

زوبیہ کو اتنی شرم ا رہی تھی کہ دل کر رہا تھا ابھی کہیں چھپ جائے ثانیہ چلتی ہوئی اس تک ائی اور اس کے کندھے پر بازو رکھے کھڑی ہو گئی کس نے کہا تھا منگنی کروانے کے لیے اور پھر وہ بھی کزن سے وہ دونوں ایک دفعہ پھر ہنسی تمہارا اگلا مسئلہ بھی میں بتا دیتی ہوں اب تم یہ سوچ رہی ہو کہ رات کی اس وقت ادھر کیسے جاؤں ہیں نا؟ثانیہ کی چھٹی حس بہت تیز تھی وہ چہرہ دیکھ کر اندازہ لگا لیتی تھی کہ اگلا بندہ کس سوچ سے دوچار ہے

زوبیہ نے اس کی جانب معصومیت سے دیکھا اس کے یوں دیکھنے پر وہ پھر سے قہقہ لگانے لگی چلو میرو اس کی ہیلپ کرتے ہیں کیا خیال ہے ؟ثانیہ نے میرال سے کہا ضرور میرال نے ہنسی ضبط کرتے حامی بھری چلو پھر اجاؤ اسے اس کے انہوں کے کمرے میں چھوڑ کر اتے ہیں ثانیہ نے ہنستے ہوئے کہا تم لوگ میری پریشانی کو کم کرنے کی بجائے میرا مذاق اڑا رہی ہو

زوبیہ ثانیہ کا بازو اپنے کندھے سے ہٹاتے بولی

اووو۔۔۔۔۔۔۔رونا نہیں بس میرال ہنسی پر قابو پاتے کہا بھاڑ میں جاؤ تم لوگ بھی اور تمہارا بھائی بھی میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں زوبیہ کچن سے باہر نکلنے لگی

اچھا اچھا میرال اور ثانیہ نے فورا اسے بازو سے پکڑ کر روکا

چل اجا کہتے ہی وہ کچن سے باہر چل پڑی موبائل پاس ہے ؟ثانیہ نے پوچھا کیوں تم نے میرے بھیا اور بھابھی کی باتیں سننی ہیں؟

کمینی۔۔۔۔۔میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ بات کرنے کے بعد باہر بھی تو انا ہے تو ہمیں میسج کر لے تاکہ ہم اچھی طرح سے دیکھ لیں کوئی اس پاس نہ ہو

اچھاااا۔۔۔۔یہ لو میرا موبائل لے لو میرال نے اپنا موبائل اسے پکڑایا ثانیہ کے نمبر پر میسج کر لینا اوکے ؟

ٹھیک ہے ثانیہ دروازہ ناک کیا کون ہے اجاؤ میرال اور ثانیہ ایک سائیڈ پر ہوئیں زوبیہ دروازہ کھولتی اندر چلی گئی

زاویار جو صوفے پر پیر پھیلائے موبائل استعمال کر رہا تھا اس وقت ضرورت زوبیہ کو یہاں دیکھ کر خوشگوار حیرت سے دوچار ہوا مگر اگلے ہی لمحے اسے اگنور کرتا دوبارہ موبائل میں مصروف ہو گیا زوبیہ ابھی بھی دروازے کے پاس کھڑی تھی اور دروازہ کھلا ہوا تھا

میرو! دروازہ بند کرو کسی کی نظر پڑ گئی تو بے موت مارے جائیں گے ثانیہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی میرو دبے دبے قدم لیتی دروازہ بند کر گئی

ثانیہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کے اپنا قہقہ روکا دروازہ بند ہونے پر زوبیہ ایک دم سے پلٹی جان خلق میں اٹکی ہوئی تھی موبائل پر تو شیرنی بنتی اسے فرفر جواب دے دیتی تھی مگر اس کے سامنے اتے ہی زبان کے ساتھ ساتھ ٹانگیں بھی لڑکھڑانے شروع ہو جاتی تھی وہ اسے مکمل اگنور کرتا موبائل میں مصروف تھا وہ اہستہ سے چلتی اس کے قریب ائی زاویار مشکل سے اپنی ہنسی روکے ہوئے تھا

ج۔۔۔جی؟ زوبیہ نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے سے پوچھا میں نے نہیں بلایا تمہیں لہجہ بالکل سنجیدہ تھا زوبیہ کو اپنے اگنور ہونے پر جی بھر کر غصہ ایا وہ کتنے مزے سے اس کی بے عزتی کر گیا تھا

م۔۔۔میں۔۔۔پھر جاؤں؟

مرضی ہے تمہاری زوبیہ کی انکھیں پھیلی اتنی بے عزتی اپ ناراض ہیں؟۔۔۔۔۔تمہاری بلا سے

زوبیہ کو صحیح معنوں میں غصہ ارہا تھا وہ چند لفظوں سے بے عزتی پر بے عزتی کیے جارہا تھا زوبیہ نے اس کے قریب جاتے اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچا اس سے اتنی اگنورنس برداشت نہ ہوئی چاہتے ہوئے بھی غصے پر قابو نہ رکھ سکی مسئلہ کیا ہے اپ کے ساتھ ؟زاویار نے ایک ائی برو اٹھاتے اس کی ہمت کو داد دی اور اگلے ہی لمحے صوفے سے اٹھتا اس کے مد مقابل کھڑا ہوا زوبیہ نے ارد گرد دیکھا اسے خود بھی اپنے اپ سے اس حرکت کی توقع نہیں تھی ضوبیہ نے دو قدم پیچھے لیے میں نامیرال سے تصویریں بنوا کر ابھی اپ کو سینڈ کرتی ہوں وہ اس کے موبائل کو ٹیبل پر رکھتے بول کر وہاں سے باہر کی طرف بھاگنے لگی کہ زاویار دوبارہ بولا نہیں چاہیں (تصویریں) زوبیہ کے قدموں کو بریک لگی زاویار اپنے موبائل کو پکڑے دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا زوبیہ دوبارہ مڑ تیی صوفے کی پشت کی جانب اکھڑی ہوئی س۔۔۔۔سوری وہ ہاتھوں کو مروڑتے بولی زاویار نے ابھی بھی کوئی جواب نہ دیا تو زوبیہ نے زاویار کے موبائل کی سکرین پر ہاتھ رکھ کر اس کی جانب

دیکھا سوری نا اب مان بھی جائیں اپ کو پتہ تو ہے میں سوچے سمجھے بنا بول دیتی ہوں میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا زاویار نے نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا زوبیہ نے نچلا لب باہر نکالتے اس کی جانب دیکھا زاویار کو اس وقت اس پر بہت پیار ایا وہ ایک جست میں اٹھا زوبیہ سیدھی کھڑی ہوئی وہ موبائل کو ٹیبل پر رکھتے اس کی جانب بڑا زوبیہ قدم پیچھے کی جانب لینے لگی خبردار! ایک بھی قدم مزید بڑھایا تو زاویار نے اسے وہاں سے بھاگنے کی سوچ کو بھانپتے ہوئے روکا زوبیہ کے قدموں کو بریک لگی زاویار اور اس کے قریب اکھڑا ہوا ادھر دیکھو میری طرف لہجہ نارمل تھا میں نے نہیں دیکھنا مجھے شرم اتی ہے زوبیہ نے جھکی ہوئی نظروں سے ہی جواب دیا زاویار نے ہونٹ اپس میں ملائے اگر نکاح ہو جائے پھر تو شرم نہیں ائے گی؟ زاویار نے سر کو نیچے کرتے اس کی جھکی ہوئی انکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا زوبیا نے اس کی انکھوں پر ہاتھ رکھ کے اس کا چہرہ دوسری جانب کیا اور دوبارہ انگلیاں مروڑنے لگی وہ چپ کھڑا اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا بہت

پیاری لگ رہی تھی اج صبح بھی بتایا تھا اپ نے وہ جھکی ہوئی نظروں کے ساتھ بولی پاگل لڑکی اس تعریف کے لیے لڑکیاں مرتی ہیں چپ ہو جائیں پلیز۔۔۔

اچھا باتیں کرنے کے بغیر بس دیکھتا ہی رہوں؟

نہیں۔۔۔۔۔پھر؟

پلیز جانے دیں اب۔۔۔۔۔۔میری طرف دیکھ کر پوچھو پھر جانے کی اجازت ملے گی ادر وائز میں ابھی بھی ناراض ہوں زوبیہ نے فورا اس کی طرف دیکھا اور بولی میں جاؤں۔۔۔۔

اتنے پیار سے پوچھو گی تو کون کمبخت انکار کر سکے گا اب کہہ بھی دیں" جاؤ "

ہائے میری فرمانبردار منگیتر۔۔۔۔۔وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

اسی لیے میں اپ کی بات نہیں مانتی کنفیوز کر دیتے ہیں اپ مگر تم تو میری ساری باتیں مان جاتی ہو۔۔۔۔ہاں مگر اپ نہیں مانتے فورا سے ناراض ہو جاتے ہیں وہ منہ بسورتے بولی اب میں جاؤں ؟ہاں

چلیں پھر دیکھیں باہر کوئی ہے تو نہیں۔۔۔۔ نہیں رکیں میں میرو کو میسج کرتی ہوں وہ موبائل کو ان کرنے ہی لگی تھی کہ زاویار نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑا

پاگل ہو تم ؟بہن ہے وہ میری۔۔۔۔۔۔

اپ کی حرکتوں سے اچھی طرح واقف ہے اپ کی بہن دروازے تک مجھے وہی چھوڑ کر گئی ہے اس کی بات سنتے زاویار کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور کریں ایسے کام اگر چاہتے ہیں میرو کو میسج نہ کروں تو جلدی سے باہر جا کر دیکھیں اس نے اسے کہنی سے پکڑتے باہر کی راہ دکھائی زاویار نے باہر نکلتے دیکھا اس نے نفی میں سر ہلایا وہ جلدی سے باہر نکل گئی صبح ملاقات ہو گی انشاءاللہ وہ زاویار کے اگے سے گزری تھی کہ

زاویار نے دھیمی سی اواز میں کہا وہ مسکراتے ہوئے میرال کے کمرے میں چلی گئی

تمہاری مستی کے چکروں میں میر کافی پیے بنا ہی سو گئے میرال اور ثانیہ اب اپنے کمرے میں جا رہی تھی تھکے ہوئے ہوں گے پہلے ہی سفر سے ائے تھے پھر فنکشن کے اتنے گھنٹے ثانیہ نے اس کی دلجوئی کی

اوئے تم اگئی واپس ؟ثانیہ اور میرال جو کمرے میں داخل ہوئی تھی سامنے زوبیہ کو دیکھتے بولی ہاں ابھی ائی تھی

یہ تمہارا موبائل زوبیہ نے موبائل بیڈ پر رکھا مان گئے بھائی ؟میرال نے دھیما سا ہنستے ہوئے پوچھا بہت خراب ہو تم لوگ ہٹو پیچھے میں جا رہی ہوں زوبیہ جلدی سے انہیں کراس کرتی باہر نکل گئی ثانیہ اور میرال اس کی تیز رفتاری دیکھ کر قہقے لگانے لگی

میر لاؤنج میں بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا کہ باقی سب خوش گپیوں میں مصروف تھے میر بھائی نے تو تحفے کھولنے نہیں ہم سب کھولتے ہیں کیا خیال ہے؟ زاویار تحفے ٹیبل پر رکھتے بولا

زاویار کتنی غلط بات ہے واپس رکھ کراؤ انہیں شائستہ اسے انکھیں دکھاتی لہجے کو نارمل رکھتے بول رہی تھی ماما جان بہن بھائیوں کی چیزوں پر اتنا تو حق ہوتا ہی ہے اور ہم تو بس فن کے لیے کھول رہے ہیں دیکھ کر ان کے کمرے میں رکھ دیں گے میر ابھی بھی موبائل پر مصروف تھا جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو ان سب چیزوں میں اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی احتشام بھی لاؤنج میں داخل ہوتے تحفے ٹیبل پر رکھ گیا یہ لیں میر بھائی احتشام نے میر کی طرف دیکھتے کہا

میر نے موبائل سے نظریں ہٹاتے اس کی جانب دیکھا اور دوبارہ موبائل استعمال کرنے لگا میر بھائی کیا یہ اپ نے نہیں منگوائے میر کے ری ایکشن کو دیکھتے احتشام نے پوچھا زاویار فورا سے اٹھتا صوفیا کے پاس بیٹھا میر کے

جواب نہ دینے پر احتشام نے دانت پیستے زاویار کی طرف دیکھا زاویار نے اسے دانت دکھائے مجھے اس نے کہا تھا کہ میر بھائی نے گفٹس نیچے منگوائے ہیں اسی لیے میں لے کرایا تھا چلوا گئے ہیں تو کھولو بیٹھ کر اب انہیں۔ حسن صاحب نے کہا آج اتوار کی وجہ سے وہ بھی گھر پر تھے زاویار صوفے سے اترتے ٹیبل کے پاس زمین پر بیٹھا میر سے پوچھو پہلے شائستہ بیگم نے زاویار کو گھورتے ہوئے کہا زاویار نے جلدی سے ماں کی طرف سے نظریں ہٹائیں اور میر سے کہنے لگا میر بھائی چلیں گفٹس کھول کر ہمیں دکھائیں تم لوگ کھولو میں ایک کال کر کے آتا ہوں وہ سنجیدگی سے کہتے اٹھ کھڑا ہوا زاویار نے کندھے اچکاتے تحفوں کی طرف ہاتھ بڑھایا کچھ دیر بعد میر واپس آیا کہ احتشام بولا بھائی یہ دیکھیں یہ تو بڑے کمال کمال کے ہیں اس نے گھڑی اس کی طرف بڑھائی میر اسے پکڑ کر صوفے پر بیٹھا ان سب میں سے جو گھر والوں نے دیے ہیں وہ سب میرے لیے رہنے دو باقی تم تینوں بانٹ لو وہ گھڑی کو دوبارہ احتشام کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا سب ہی اس کی بات

سنتے اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے میرال لاؤنج میں داخل ہوئی اس کے پیچھے ہی کرامت بھی داخل ہوا یہاں رکھ دیں کرامت چچا میرال نے سائیڈ ٹیبل سے گلدان اٹھا کر وہاں رکھنے کا کہا سبھی اس کی جانب دیکھ رہے تھے دیر کے لیے معذرت وہ میر کی طرف دیکھ کر بولی میر نے کرامت سے نظریں ہٹاتے اس کی جانب دیکھا فریمنگ کی وجہ سے ارڈر لیٹ ہو گیا تھا پہلے کی نسبت اج دوپٹہ سر پر تھا میر اس کی تبدیلی پر خوش ہوا تھا میر نے شکریہ کے انداز میں سر ہلایا میر ولاؤ انہیں بھی کھولتے ہیں زاویار نے کہا میرال اس کی بات کو اگنور کرتی صوفے پر بیٹھی میر بھائی جلدی سے کھولیں میرو کی چوائس دیکھنی ہے زوبیہ تجسس سے بولی اس لیے گویا ہو رہی تھی کہ مقابل زاویار نے سر گھماتے زوبیہ کی طرف دیکھا جو اپنی زبان دانتوں تلے دبا گئی میر نے ہاتھ بڑھاتے چھوٹے سائز کا تحفہ اٹھاتے کھولا سبھی تجسس سے اسے دیکھ رہے تھے سیاہ ڈبے میں خوبصورت طریقے سے کیچین کو فٹ کیا گیا تھا میر نے مسکراتے ہوئے اسے باکس سے باہر نکالا

ایک سائیڈ پر میر کی تصویر اور دوسری جانب خوبصورتی سے اس کا نام لکھا گیا تھا میر نے داد دیتی نظروں سے میرال کی طرف دیکھا دکھایئے گا بھائی احتشام نے کہا میر نے کیچن باکس میں رکھتے اس کی جانب بڑھایا جلدی سے دوسرا بھی کھول لیں اب کی دفعہ زاویار نے کہا

صوفیہ بیگم چائے تو پلائیں جی میں لاتی ہوں ممانی اپ بیٹھیں میں لاتی ہوں زوبیہ نے کہا سکینہ کو بلاؤ میں اسے بتاتی ہوں وہ لے ائے گی صوفیا مسکرا کر بولی جواباً زوبیا بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

نائس میرو۔۔۔۔۔میر نے ریزن ٹرے کو دیکھتے میرو کی چوائس کو داد دی(اس پر ایک تا تیس تک ڈیجیٹس لکھتے مقررہ تاریخ کو سرخ دل سے ہائی لائٹ کرتے ایک جانب ہوا میں لہراتے غبارے اور چند گفٹ جبکہ دوسری جانب میر کی چھوٹی چھوٹی تصویریں جو وقفے وقفے سے لگائی گئی تھیں ان کے درمیانی حصے میں سرخ پھولوں کی پتیاں شامل کرتے سب سے اوپر ہائی لائٹ کرتے بڑا سا ہیپی برتھ ڈے میر لکھا گیا تھا)زاویار جو ریزن ٹرے کو

دیکھ رہا تھا میر نے اس کے کہنے سے پہلے ہی اسے پکڑا دی اب تیسرے گفٹ کو کھولنے کے لیے میر اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اس کی لمبائی تقریبا چار فٹ اور چوڑائی ساڑھے تین فٹ تھی میر نے اسے ٹیبل پر سیدھا کرتے اوپر سے پیپر ہٹایا بے ساختہ لبوں پر مسکراہٹ پھیلی وہ جب سے لاؤنج میں بیٹھا تھا پہلی دفعہ مسکرایا تھا میر نے ریپر اتارتے پہلے تسلی سے خود دیکھا اور پھر رخ باقی سب کی طرف کیا دونوں ہاتھوں میں اٹھاتے اس کا

واؤ۔۔۔۔۔نائیس۔۔۔۔۔امیزنگ جیسے الفاظ بلند ہونے لگے میر ال مسکراتے ہوئے سب کے چہرے دیکھ رہی تھی سب ہی خوش دلی سے اسے دیکھ رہے تھے وہ میر کا کلر فل پورٹ ریٹ تھا سیاہ تھری پریس ڈریس پر خوبصورتی سے نقش کھینچے گئے تھے یہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت تحفہ ہے میر نے تصویر کا رخ دوبارہ اپنی طرف موڑا تھینک یو

میرو۔۔۔۔۔سب تحفوں میں سے خوبصورت تحفہ ہے یہ میر کھلے دل سے اس کی تعریف کر رہا تھا اور اس نے صرف میر ال ہی کے تحفوں کی

تعریف کی تھی جو ایک سے بڑھ کر ایک تھے میر و بازی لے گئی ہو

تم۔۔۔۔۔احتشام نے ہنستے ہوئے کہا میں اسے اپنے روم میں لگاؤں گا

میرال کا دل سن کر باغ باغ ہوا کہ واقع ہی اسے اس کے دیے تحفے پسند

اگئے ہیں کرامت چچا اس کو ہینگ کرنے کا سامان لے کر میرے کمرے میں

ائیں وہ کرامت کو اواز لگاتے پورٹریٹ اٹھائے اپنے کمرے کی جانب چل

پڑا

احتشام کار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا موبائل استعمال کرتے ساتھ ساتھ

ادھر ادھر نظر دوڑا رہا تھا وہ وقت سے پہلے ہی پہنچتے اس کا انتظار کر رہا تھا چار

بجنے میں دو منٹ کم تھے کہ وہ اسے سامنے کیپ سے اترتی ہوئی نظر ائی وہ

ٹیک چھوڑتے جلدی سے سیدھا کھڑا ہوا وہ اس پر ایک نظر ڈالتی بنا کوئی

بات کیے اندر کی جانب چل پڑی وہ بھی اس کے ہم قدم ایا ہمیشہ کی طرح

دوپٹہ سر پر ہی تھا شانوں پر گزرتی چادر جسم کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے

تھی بخت سے ملتے رنگ (سیاہ) کالباس زیب تن کیا گیا (بقول عالیہ کے)
تھا اس کی مکمل تیاری پر ہمیشہ کی طرح غالب اتی اس کی انکھیں اج بھی
مقابل کا دل گھائل کرنے کو تیار تھی اس نے ٹیبل پر بیگ رکھا کہ احتشام
نے اس کے بیٹھنے کے لیے کرسی پیچھے کھینچی یہ ایسی فضول حرکتیں کرتے
مجھے اسپیشل فیل کروانے کی کوشش کرتے میرے دل پر حکمرانی کرنے کی
سے سوال کرتے اس کا جواب وصول بجائے کرسی سنبھالیں اور جلدی
کریں تاکہ میں واپس لوٹ سکوں وہ اس کی کھینچی ہوئی کرسی کی بجائے
دوسری کرسی کو دھکیلتے اس پر مصروف سے انداز میں بیٹھتی گویا ہوئی
وہ لہجے کو سخت بناتے بولی

اپنی انسلٹ کو محسوس کرتے اپنی انا کو جگاتے اپنے بڑھتے جذباتوں کو بند
باندھے اور دوبارہ اس کے پیچھے نہ ائے احتشام اتنی انسلٹ پر اپنا نچلا لب
کاٹتے اس کی طرف دیکھتے کرسی کو واپس سیٹ کرتے اس کی مخالف سمت
بیٹھ گیا وہ کرسی سے ٹیک لگائے اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگی کیا کھانا

پسند فرمائیں گی وہ دونوں بازو ٹیبل پر جمائیں اگے کی طرف بیٹھتا پوچھنے لگا فی الحال کسی چیز کی طلب نہیں ائس کریم تو بنا طلب کے بھی کھائی جا سکتی ہے ائس کریم کا موڈ نہیں پلیز چائے سے انکار مت کیجئے گا اب کی دفعہ لہجہ التجا یا تھا وہ ارڈر دیتے دوبارہ عالیہ کی طرف چہرہ کیے بیٹھ گیا عالیہ ہاتھوں کو گود میں رکھے انگلی پر پہنے انگوٹھی کو کبھی اتارتے اور کبھی پہنتے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی وہ ایک بازو کو ٹیبل پر رکھ کر دوسری کہنی کو اس رہا تھا کچھ دیر پر ٹکاتے ہاتھ کو تھوڑی کے نیچے رکھے فرصت سے اسے دیکھ اسے یوں ہی بیٹھا دیکھ کر عالیہ نے احتشام کی طرف دیکھا میں اپ کے سوال کی منتظر ہوں وہ سنجیدگی سے کہتی اس کے بولنے کا انتظار کرتی اس کی جانب دیکھ رہی تھی

تیرے جمال کی تصویر کھینچ دوں لیکن

انکھ میں زبان نہیں اور زبان میں انکھ

کوئی جواب نہ اتے دیکھ کر وہ انگلی سے ٹیبل کو بجاتی اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کروانے لگی ٹک ٹک کی اواز پر احتشام کا سکتہ ٹوٹا سوال پلیز؟

اوکے وہ گلا کھنکارتے بولنے کے لیے تیار ہوا

آپ کی گہری خاموشی کے پیچھے کا راز کیا ہے؟

اس کے سوال پر ایک دم وہ ٹھٹکی جیسے اسے اس سوال کی توقع نہیں تھی وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے چہرے کے اتے جاتے رنگ نوٹ کر رہا تھا وہ خود کو کمپوز کرتے چہرے کے تاثرات بدلتے بولی اپ نے اس سوال کے لیے مجھے یہاں بلایا ہے؟ لائک سیریسلی؟ احتشام نے اثبات میں سر ہلایا اس فضول سے سوال کا جواب تو اسی دن لیا جا سکتا تھا اپ نے بیکار میں اتنا وقت سرف کیا جی تو کیا ہے اس کا جواب؟

احتشام کی نظریں اس کے چہرے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی

ا۔۔۔اٹس۔۔اٹس نیچرل میں بچپن سے سنجیدہ مزاج ہو اپ کو اپ کے سوال کا جواب مل گیا امید ہے اپ ائندہ میرے پیچھے نہیں ائیں گے میں

چلتی ہوں وہ چپ بیٹھا اس کی اتے جاتے رنگوں کو دیکھتا لہجے کا لڑکھڑانا نوٹ کرتا ہوا دوبارہ بولا

تو کیا اپ یہ کہنا چاہ رہی ہیں کہ محبت میں دھوکہ ملنے کا اپ کے مزاج کی تلخی اور سنجیدگی سے کوئی واسطہ نہیں؟

کہتے ہی وہ چائے کا گھونٹ بھرنے لگا وہ جو اپنے بیگ کو پکڑے اٹھنے کے لیے تیار ہوئی تھی اس کی بات سنتے سر پر بجلی سی گری بیگ ہاتھ سے گرتا زمین بوس ہوا وہ جلدی سے بیگ کو اٹھاتے اسے سے نظریں چرانے لگی

چائے لیجئے ٹھنڈی ہو رہی ہے وہ پہلا پتہ پھینکتے ہی اسے سٹپٹانے پر مجبور کر چکا تھا نشانہ درست جگہ پر لگتے مقابل کی زبردستی کی بہادری کو چاروں شانے چت کر چکا تھا مجھے چلنا چاہیے اگر محبت کی ناقدری اور رزق کی ناشکری کی جائے تو یہ دونوں چیزیں دوبارہ میسر نہیں اتی اور خدا جو ناراض ہوتا ہے سو الگ وہ اسے خدا سے ڈراتے تسلی سے چائے پی رہا تھا اس کے دو جملے ہی اس کی زبردستی کی بہادری ملیامیٹ کر چکے تھے اس نے ہاتھ

بڑھاتے کپ تھاما کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر کنٹرول نہ ہوتا دیکھ کر ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اپ کی گھبراہٹ اپ کا چہرہ اچھی طرح سے ظاہر کر چکا ہے سو ہاتھوں کی کپکپاہٹ چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں

ایکسکیوزمی ! ایک گلاس ٹھنڈا پانی پلیز وہ ویٹر سے کہتے اپنی چائے کا اخری گھونٹ بھرتے کپ ٹیبل پر رکھ گیا مجھے میرے سوال کا درست جواب نہیں دیا اپ نے میرے خیال میں اپنے سوال کا درست جواب حاصل کرنے کے لیے ایک ملاقات اور درکار ہو گی وہ تسلی سے بولتے کرسی سے ٹیک لگا گیا یہ غلط بات ہے ہمارے درمیان طے پایا تھا کہ یہ اخری ملاقات ہو گی نہیں یہ اپ کی فرضی بات تھی ہمارے درمیان طے پایا تھا کہ میرے ایک سوال کا اپ ضرور جواب دیں گی جو کہ اپ نے نہیں دیا تو اس لحاظ سے اپ چاہتی ہیں کہ ہم دوبارہ ملیں وہ ایک کے بعد ایک پتہ پھینکتے اس سے حقیقت اگلوانے کی کوشش کر رہا تھا کیا پوچھنا چاہتے ہیں اپ ؟ لہجہ پھر سخت ہوا اس دفعہ میرا سوال تھوڑا مختلف ہے وہ احتشام کو بیٹھی ایسے دیکھ رہی تھی

جیسے سوال کی منتظر ہو تو میرا سوال ہے کہ اپ کے محبوب نے اپ سے بے
میں درد سا اٹھا سیکنڈز میں انکھیں وفائی کیوں کی؟ بے وفائی کا لفظ سنتے دل
بھر ائی وہ نہ محسوس انداز میں اس کے سوال پر بہت پیچھے چلی گئ
اپنے ماضی کو یاد کرتے ابھی انسو کا بند ٹوٹنے ہی والا تھا کہ وہ اپنے چہرے کو
پھیرتے ہوئے بیگ پکڑتے اٹھ کھڑی ہوئی احتشام جوٹیک چھوڑے اگے
ہو کر بیٹھے اس کی سبز انکھوں میں کسی کنویں کی طرح ابھرتا پانی دیکھ رہا تھا
اس کے اٹھنے پر سٹپٹاتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے چلتا باہر نکلا
عالیہ۔۔۔۔عالیہ میری بات سنو پلیز وہ اس کی اواز کو بنا خاطر میں لائے
روڈ پر کھڑی ہوتی سواری تلاشنے لگی (گھر والوں سے ناراضگی کی بنا پر وہ
گاڑی بھی استعمال نہیں کیا کرتی تھی)
وہ اس کے مقابل اکھڑا ہوا عالیہ ایک سائیڈ پر کھڑی تھی جبکہ احتشام اس
سے فاصلہ رکھتے روڈ پر کھڑا تھا عالیہ نے جلدی سے قدم پیچھے کی جانب لیے
تاکہ وہ اس سے دوبارہ بات کرنے کے لیے روڈ سے نیچے اترائے وہ اسے

روڈ سے اترنے کا کہہ کر اس پر فکر مندی ظاہر کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی اپ چل کر گاڑی میں بیٹھیں میرے ہوتے ہوئے اپ کیب سے نہیں جا سکتی دیکھیں مسٹر میں نے اپ کا بہت لحاظ کر لیا اب بس لہجہ ایک دفعہ پھر سنجیدہ اور سپاٹ ہوا اب اگر اپ میرے پیچھے ائے تو میں انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہو جاؤں گی

محبت میں دھتکارے جانے کے دکھ سے واقف ہوتے ہوئے بھی اپ مجھے کیسے پیچھے ہٹنے کا کہہ سکتی ہیں

خدا کے لیے مجھے معاف کریں اور میرا پیچھا چھوڑ دیں میں پہلے ہی اپنی زندگی سے بہت بیزار ہوں اپ اس میں مزید اضافہ کر رہے ہیں

یہ مجھ پر الزام ہے میں صرف اپنی محبت سے اپ کو اگاہ کر رہا ہوں ہو گئی ہوں میں اگاہ اب مزید اپ کیا چاہتے ہیں؟ وہ دونوں بازوں کو سینے پر باندھتے مضبوط لہجے میں بولی

میں اپ کو اپنی زوجیت میں لینا چاہتا ہوں قول وقرار، قسمیں، وعدے ہر چیز کو رد کرتے وہ اسے ہم سفر بنانے کی اگاہی دیتے اسے ساکت کر گیا انکھیں دوبارہ بھرنے لگی روڈ پر چلتی گاڑی کی ہارن کی اواز پر وہ دوبارہ حقیقت کی دنیا میں لوٹی

میرا دل تو پہلے ہی کسی کے تابع ہے اور روح زخمی ہو کر نکارہ ہو چکی ہے اور مرد حالی جسم پر گزارا نہیں کر سکتا اسے اپنے نکاح میں ایک مکمل عورت چاہیے ہوتی ہے اور میں مکمل نہیں سو پلیز اپ اپنے کام سے کام رکھیں اور مجھے یہ ادھی ادھوری زندگی خود ہی جینے دیں

اپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا وہ اب اس کے درد کو محسوس کرتا حقیقت سے اشنا ہونا چاہتا تھا کون تھا وہ ظالم جو اسے اتنی بری طرح سے توڑ گیا تھا

میں نہیں دینا چاہتی وہ اپنے بیگ سے موبائل نکال رہی تھی

میں بھی اپ کا پیچھا نہیں چھوڑنا چاہتا وہ بھی ضدی انداز میں بولا مرضی ہے اپ کی میں نے اپنا فرض نبھا دیا ہے وہ میسج ٹائپ کرتے ہوئے بولی اگر اپ خود خسارے چاہتے ہیں تو میں کچھ نہیں کر سکتی

میں اپ کا پیچھا کرتا رہوں گا۔۔۔۔۔۔۔اپ اپنا وقت ضائع کریں گے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اپ کو پانے کی پوری کوشش کروں گا

میں اپ کو کبھی میسر نہیں اؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔میں اپنی زندگی میں ہمیشہ اپ ہی سے محبت کروں گا۔۔۔۔۔۔۔اپ خود اپنا خسارہ کریں گے ۔۔۔۔۔خسارے کی پرواہ نہیں اور اپ کے پیچھے کرنے کی مجھے کوئی پرواہ نہیں تو پھر اس کھیل کو جاری رکھتے ہیں میں دیکھنا چاہوں گا کہ اپ کتنی ضدی ہیں

عورت اگر ضد پر اجائے تو ایسی تباہی کھڑی کرتی ہے کہ مرد کی سات نسلیں یاد رکھتی ہیں ائندہ کسی عورت سے ضد مت لگایئے گا اور میں ضد نہیں کر رہی بس اپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ اپ میرے لیے کوئی معنی نہیں

رکھتے سو۔۔۔۔۔مگر میرے لیے صرف اپ ہی معنی رکھتی ہیں عالیہ نے گہری سانس بھری بہت بولتے ہیں اپ لہجہ نارمل ہوا تھا وہ مزید اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس کی بات سنتے بے ساختہ احتشام کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی کہ گاڑی ان کے سامنے ارکی وہ موبائل کو بیگ میں رکھتی گاڑی کی جانب بڑھنے لگی

جلد ملاقات ہو گی میں اپ سے نہیں ملوں گی میرا سوال باقی ہے وہ جواب دیے بنا گاڑی کا دروازہ کھول گئی

خدا اپنے بعد مجھے اپ کا محافظ بنائے وہ مسکراتے ہوئے بولا اس کا جملہ سنتے نہ چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ لبوں پر پھیلی مگر وہ سر جھکائے گاڑی میں بیٹھتی چھپا گئی وہ دور تک گاڑی کا تعاقب کرنے لگا

دیوار پر لگنے کے بعد پورٹریٹ کیسی لگ رہی ہے اس

تجسس کو لیے وہ میر کے کمرے میں جانے والی تھی کہ دروازے پر ہی قدم جم گئے سب یہی چاہتے ہیں کہ تم اور مرہا ایک ہو جاؤ میر ال کو ایک دم چھت اپنے سر پر گرتی ہوئی محسوس ہوئی کیا یہ بات چچا یا چچی نے اپ سے کی ہے ؟میر نے بالکل نارمل انداز میں پوچھا نہیں بیٹا وہ لڑکی والے یوں اپنے منہ سے کچھ نہیں کہتے لیکن یہ ہم سب کا متفق فیصلہ ہے تمھارے بابا بھی یہی چاہتے ہیں

میر ال ٹرانس کی کیفیت میں کھڑی تھی مرہا کی اب شادی کی عمر ہو گئی ہے اور بیٹیوں کو زیادہ دیر گھر نہیں بٹھایا جاتا یہ ماں باپ کے لیے مشکل مرحلہ ہوتا ہے میر ال کو اپنا دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہونے لگا اسے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ ابھی زمین بوس ہو جائے گی دھڑکنیں رک رہی تھیں ان دونوں کے الفاظ اسے جسم پر کوڑوں کی طرح محسوس ہو رہے تھے دو دن میں کوئی حتمی فیصلہ سنا دو اور کوشش کرنا کہ گھر کی لڑکی گھر میں ہی رہ جائے میں

نمازادا کرلوں وقت نکل رہا ہے صوفیہ بیگم کہتے اٹھ کھڑی ہوئی جسم سے جیسے جان نکل رہی تھی میرال قدم گھسیٹتی اپنے کمرے کی جانب چل پڑی

رات کے 11 بج رہے تھے وہ لان میں پر سوچ انداز میں کرسی پر ٹیک لگائے اسمان کی طرف دیکھ رہا تھا ذہن مرہا کے متعلق سوچ رہا تھا کیا وہ لڑکی میرے ساتھ چل سکتی ہے؟ جہاں مجھے اس کا اتنا ازاد خیال ہونا پسند نہیں وہاں

میں بھی اسے تنگ ذہن لگتا ہوں وہ اس شخص کو ہی اپنانا پسند کرے گی جو اسے ہر قسم کی چھوٹ دیتا اس کی سوچ کے مطابق ہی سوچ رکھتا ہو میرال چلتی ہوئی لان میں ائی انکھیں درد کی شدت بیان کرتی سوجی ہوئی تھیں مگر وہ اس وقت میر سے بات بھی کرنا چاہتی تھی اس لیے کافی دیر ٹھنڈے پانی سے انکھیں دھوتی ان کی سوجن کو کسی حد تک کام کرتی میر کے لیے کافی بنا

کرلان میں لے ائی وہ اس کی کرسی کے پیچھے کھڑی ہوئی کہ دل نے عجیب سی خواہش کا اظہار کیا کہ کاش وہ اس وقت اس کا محرم ہوتا اور وہ یوں اس کے پیچھے کھڑی جھک کر اس کی کشادہ پیشانی پر بوسہ لے سکتی

وہ ابھی کھڑی تھی کہ میر بولا میر و کیا ہوا کوئی کام تھا؟

میں جب بھی اتی ہوں تو اپ یہی کہتے ہیں پہلے تو میں جیسے اپ سے کام کرواتے ہوئے اپ کو ہلکان کیے رکھتی ہوں وہ کافی کا مگ اس کی جانب بڑھاتی شکوہ کنان نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی اس کی بات سنتے میر مسکرایا اور اس کے ہاتھ سے مگ پکڑ لیا میرال پھر بھی نام مسکراسکی میں

یہاں بیٹھ جاؤں؟

میرال نے پوچھنا ضروری سمجھا۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔۔

وہ کرسی پر سیدھا ہوا اور اسے بیٹھنے کی اجازت دی تم اپنی کافی کیوں نہیں لائی؟دل نہیں کر رہا تھا۔ ہمممم

میرا ایک بات پوچھوں؟پہلے یہ بتاؤا تنی سنجیدہ کیوں ہو؟میں تو ہمیشہ سے ایسی ہی ہوں

بتاؤ کیا بات ہے؟میرال انگلیوں کو مروڑتے خود کو بولنے کے لیے تیار کر رہی تھی میرا اس کے بولنے کا انتظار کرتے کافی کے سپ لے رہا تھا کیا اپ واقع ہی مرہا اپی سے شادی کر لیں گے؟اس کی بات سنتے میر لبوں سے مگ ہٹاتے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

یہ بات تم تک کیسے پہنچی؟وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا وہ میں۔۔۔۔۔میں اپ کے کمرے میں پورٹریٹ دیکھنے کے لیے ارہی تھی کہ تائی امی کی اواز باہر تک ارہی تھی بس

تب ہی میں نے بھی سن لیا مگر اپ یہ نہ سمجھیے گا کہ میں نے کان لگا کر باتیں سنی ہیں میں اتنا نیگٹو نہیں سوچتا اب وہ حیرانگی کو چھوڑتے بالکل نارمل تھا

اپ نے بتایا نہیں کیا اپ واقع ہی مرہا اپی سے شادی کر لیں گے میرے خیال میں اس بات سے تمہارا کوئی تعلق نہیں میر تو ابھی خود کسی نتائج پر

نہیں پہنچا تھا تو وہ اسے کیا جواب دیتا اس لیے بے تکی سی بات کہہ گیا اس
بات سے انجان کے میر ال پر اس بات کا کتنا گہرا اثر ہو گا اس کی
اتنی بیگانگی پر میر ال کو حیرت ہوئی اسے اس جواب کی توقع نہیں تھی دل
دوبارہ بری طرح دکھا تھا انکھیں چھلکنے کو تیار ہوئی تھی میں چلتی ہوں کہہ
کر وہ فورا اٹھ کھڑی ہوئی وہ اس وقت تنہا رہنا چاہتا تھا اس لیے اسے نہیں
روکا ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی اور ان کی اتنی بیگانگی جب شادی ہو جائے
گی تو میں اس گھر میں میر کو کسی اور کے ساتھ کیسے دیکھ سکوں گی وہ ہمیشہ کی
طرح دروازہ لاک کرتے اس سے کمر ٹکائے زمین پر
بیٹھتی چلی گئی اور سوچوں میں پھر میر کے متعلق خود سے باتیں کرنے لگی

یاہووو۔۔۔۔۔اس بار تو میں ہی جیتوں گا زاویار اپنی دونوں دوستوں اور
ذوالقرنین کو کراس کرتے بولا وہ چاروں اس وقت اپنی اپنی ہیوی بائکس پر

ریس لگا رہے تھے ایسے کیسے تم جیتو گے ذلقرنین نے فورا اسے کراس کیا

احتشام بے وقت نیند لے رہا تھا اس لیے ان کے ساتھ نہیں آیا تھا

وہ اپنی مستی میں مگن تھے کہ بچہ اڑتے ہوئے غبارے کے پیچھے بھاگتا روڈ پر

آیا۔۔۔۔۔اوئے ے ے ے ے ے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بچے کو بچاتا بچاتا

خود گر گیا ذوالقرنین وہیں گر گیا کہ بائیک سلیپ کرتی ہوئی دور جا کر رکی

لمحوں میں ذوالقرنین کے گرد بھیڑ جمع ہوئی

دو لڑکیاں بھاگتی ہوئی بچے تک آئیں اور ان میں سے ایک زمین پر بیٹھتی اسے

سینے سے لگا گئی بچہ مکمل طور پر سہم گیا تھا

وہ تینوں (زاویار اور ان کے دوست) بائیکس کو سائیڈ لگاتے ہیلمٹ اتارتے

بھیڑ کو چیرتے اس تک آئے

ذوالقرنین دونوں بازو سر کے نیچے رکھے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے تسلی سے

لیٹا ہوا تھا ہیلمٹ ابھی بھی سر پر ہی تھا اسے یوں دیکھتے وہ تینوں ہنسنے لگے

بڑے لکی ہو یار اس دفعہ پھر بچ گئے ایک دوست اس کی جانب بڑھتا

گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا جلدی جاؤاس لڑکے کو دیکھوایک لڑکی بچے کو نارمل کرتے دوسری سے بولی کہ وہ جلدی سے بھیڑ میں سے گزرتی اس تک آئی ذوالقرنین اب بیٹھ چکا تھا گھٹنے سے پینٹ پھٹ گئی تھی اور وہ تینوں پاس کھڑے تسلی سے ہنس رہے تھے تم لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے؟

لڑکی بلند آواز سے ان تینوں کو دیکھتے بولی سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتے ذوالقرنین کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اوہ تیری خیر یہ تو فلمی ہیروئنوں کی طرح نازل ہوئی ہے

زاویار اسے دیکھتا دھیمے سے لہجے میں اپنے دوست سے بولا اس کی ٹانگ دیکھو کتنا زخم آیا ہے جاہلوں کی طرح تم لوگ قہقے لگا رہے ہو

ان چاروں کے ساتھ ساتھ ارد گرد کھڑے لوگ بھی اسے دیکھنے لگے ہیروئن تو انٹری مار چکیں ہیں اب آپ بھی اپنا ہیلمٹ اتار کر زرا ان کو اپنی اس شکل کا دیدار کروادیں تاکہ تم دونوں ایک دوجے میں کھو جاؤاور ہم سلوموبنالیں

ذوالقرنین کے پاس بیٹھے دوست نے سرگوشی کی

مزاق کرنے کا بھی کوئی وقت ہوتا ہے

میڈم ایزی ہو جائیں آپ۔۔۔۔۔۔۔یہ چھوٹے چھوٹے زخم شیروں کا کچھ نہیں بگاڑتے ذوالقرنین کے پاس بیٹھا لڑکا بولا اور کہا بھی تھا اسے فیشن کے مطابق چلا کر نہیں مانی اس نے

اس لیے سڑک نے اسے فیشن سینس سکھائی ہے وہ اس کی پھٹی ہوئی پینٹ میں انگلی ڈالتے بولا

ذوالقرنین تو جیسے ٹرانس کی کیفیت میں بیٹھا لڑکی کو دیکھ رہا تھا

ہیرو صاحب اب مزید کتنا انتظار کروائیں گے ہیلمٹ اتاریں تاکہ اگلا لوگ فلم کا اگلا سین انجوائے کر سکیں

ذوالقرنین نے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہیلمٹ ہٹایا کہ نورالخدا کے قدم لڑکھڑائے

جہاں ذوالقرنین کو دیکھتے وہ حیران تھی وہیں ذوالقرنین اس کی سہی سلامت آنکھیں دیکھتا زیادہ حیران تھا

وہ جلدی سے پلٹتی لوگوں کو کراس کرتی بھاگی

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔ان تینوں کا قہقہ بے ساختہ تھا

شکل دیکھا اپنی پاس بیٹھے لڑکے نے اس کا چہرا اپنی جانب کیا ویسا بد صورت تو نہیں تو پھر لڑکی کیوں ایسے بھاگی ہے جیسے شیر کو دیکھتے ہرنی بھاگتی ہے ذوالقرنین سر جھٹکتا پر سوچ انداز میں کھڑا ہوا

چلیں آپی وہ اپنی کزن کو کہنے لگی مگر مجھے دیکھنے تو دو۔۔۔۔۔ٹھیک ہے وہ ۔۔۔۔آپ جلدی چلیں بس۔۔۔۔۔۔نور کتنی غلط بات ہے اس نے میرے بیٹے کو بچایا اور میں بنا اس کا شکریہ ادا کرے چلی جاؤں

میں نے کر دیا ہے شکریہ ادا آپ بس چلیں وہ انہیں زبردستی ساتھ لیے گاڑی کی جانب بڑھی

ہیروئن تو ہمیں فکر مندی کا لیکچر دے کر بھاگ گئی اب تو بتا کہیں زیادہ تو نہیں لگی۔۔۔۔۔۔۔۔اور تو کہیں نہیں مگر گھٹنہ زرا بلکہ کافی درد کر رہا ہے چل آجا ہسپتال چلتے ہیں پھر۔۔۔۔۔۔۔

میر کافی کے سپ لیتا جہاز کی طرف بڑھ رہا تھا کہ مدیحہ اس کے ہم قدم چلنے لگی السلام علیکم سر !

وعلیکم السلام جنم دن مبارک ہو میر نے سر کو خم دیتے مبارک وصول کی سر یہ اپ کے لیے وہ اس کی طرف شاپنگ بیگ بڑھاتے بولی اپ اچھی طرح سے جانتی ہیں

نہ میں یہ دن مناتا ہوں اور نہ تحفے لیتا ہوں پھر ہر دفعہ یہ کیوں؟ میر جانتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے اور اب سے نہیں شاید پہلے دن سے سر ایکسیپٹ کر لیں گے تو مجھے خوشی ہو گی اور اگر میں نہ کرنا چاہوں تو؟

پھر بھی اپ کی مرضی ہے سر زبردستی تو کی نہیں جا سکتی میر نے قدموں کو روکتے اس کی طرف دیکھا اور ہلکی مسکان پاس کی وہ اسے ہرٹ کرتے اس

کے جذبوں کی توہین نہیں کرنا چاہتا تھا وہ ایسا ہی تھا اگر کوئی اس سے اظہار پسندیدگی کرتا تو وہ ان کے جذبوں کی قدر کرتا تھا مگر وہ ہر کسی سے شادی تو نہیں کر سکتا تھا!!!!!

میر نے ہاتھ اس کی جانب کرتے اسے شاپنگ بیگ مانگا مدیحہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی جلدی سے دونوں ہاتھوں کے ساتھ بیگ کو نیچے سے پکڑتے اس کی جانب کر گئی نیچے سے پکڑنے کا مقصد یہ تھا کہ ڈوری سے پکڑتے ہاتھ اس کے ہاتھ سے مس نہ ہو جو میر نے بھی محسوس کر لیا تھا میر نے مسکراتے ہوئے بیگ تھاما اور مزید قدم بڑھانے لگا مدیحہ ٹھہر گئی تھی کیونکہ وہ تو صرف اسے وش کرنے اور گفٹ دینے ائی تھی تو بس مزید اس کے

ساتھ کیا چلتی وہ اگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ قدموں کو روکتے کسی غیر مری نقطے پر نظریں ٹکائے اس سے مخاطب ہوا لڑکیوں کی شادی کی یہی عمر ہوتی ہے اور میرے خیال میں اب اپ کو بھی شادی کر لینی چاہیے کہتے ہی وہ بنا اس کی طرف دیکھے اگے بڑھ گیا کچھ لمحوں کے لیے تو مدیحہ کو سمجھ ہی نہ ائی کہ کیا ری ایکشن دے وہ اسے شادی کا مشورہ کیوں دے کر گیا تھا کیا وہ جانتا تھا اگر وہ جانتا تھا تو کب سے جانتا تھا وہ شخص

کسی سے تحفے نہیں لیتا تھا تو وہ اس سے تحفے کیوں لے لیا کرتا تھا کیا وہ بھی مجھ سے وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اگلے ہی لمحے ذہن سے جواب ایا کہ اگر وہ تم سے محبت کرتا تو تمہیں شادی کا مشورہ کیوں دیتا وہ انکھوں سے اوجھل ہوا کہ وہ بھی بوجھل قدموں سے رخ موڑ گئی

رات کے 10 بج رہے تھے وہ شاور لے کر نکلی تھی انکھیں رونے کی شدت سے ابھی بھی سوجھی ہوئی تھی وہ ائینے کے سامنے کھڑی ہوتی

مہرون بالوں کی الجھنیں سلجھانے لگی چہرے پر دور دور تک مسکراہٹ کا کوئی عنصر نہ تھا

بالکل سنجیدہ اور سپاٹ جب رو رو کر سر میں درد کی شدت مزید بڑھ گئی تھی تو پورا ڈیڑھ گھنٹہ وہ شاور کے نیچے کھڑی رہ کر اپنے سر میں پانی ڈالتی ہوں اس کو نارمل کر رہی تھی مگر انکھوں کو برسنے سے نہ روک سکی کھڑکی پر لگے پردوں کو ہلتا دیکھ کر اس نے کھلی ہوا میں جانا ضروری سمجھا وہ دوپٹہ شانوں پر پھیلائے بالوں کو کھلا ہی چھوڑے باہر لان میں اگئی اسے باہر اکر پتہ چلا تھا کہ نارمل ہوا کی بجائے اندھی چل رہی ہے اسمان پر گہرے سیاہ بادل پھیلے چاند اور ستاروں کو چھپا گئے تھے وہ ہر چیز کی پرواہ کیے بغیر کرسی پر بیٹھی ہوا اتنی تیز تھی کہ بال منٹوں میں خشک ہو رہے تھے وہ کچھ دیر یوں ہی بیٹھی رہی کہ پھر ایک دم سے اس پر خوف طاری ہونے لگا ہوا کی وجہ سے جسم میں ٹھنڈک کی لہریں دوڑنے لگی دل عجیب سی پریشانی سے دوچار اپس ہونے لگا تیز ہوا کے باعث درختوں کی شاخوں کا جھکنا اور اٹھنا پتوں کا

میں ٹکراتے فضا میں الگ سا ارتعاش پیدا کرنا لان کی گھاس میں بکھرے پتوں کا رقص کرنا اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا وقفے وقفے سے بادلوں کا گرجنا اس کا دل دہلا رہا تھا موسم کی اتنی خراب بھی پرتضاد اس کے دل کا بے چین ہونا اس کے دماغ کو مفلوج کر رہا تھا وہ جلدی سے اٹھتی اندر کی طرف بھاگی کمرے میں اتے وہ صوفے پر بیٹھی کمرے کی خاموشی سے اسے عجیب سی وحشت ہونے لگی دھڑکنیں سینے میں سر پٹک رہی تھی وہ جلدی سے اٹھتی واش روم میں بھاگی نل کھولتے منہ پر پانی کی چھینٹے مارنے لگی ہاتھوں کی لرزنے کی وجہ سے پانی تھا کہ ہاتھوں کو بھر کے نہیں دے رہا تھا وہ نل کی طرف جھکتی چہرے کو سائیڈ رخ کرتی انکھوں کو پانی کے نیچے کر گئی کچھ سیکنڈز پر ہی چہرہ ہٹا لیا سانسیں اکھڑنے لگی تھیں بال دوبارہ گیلے ہو گئے تھے وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی لمبے لمبے سانس بھرنے لگی

جھکنے کی وجہ سے دوپٹے کے دونوں پلو بھی گیلے ہوتے قطرہ قطرہ پانی بہانے لگے دوپٹہ اب ہمیشہ پاس ہی ہوتا تھا کہ خیال ایا میر میر کی اج فلائٹ تھی وہ

پیروں کا رخ بدلتی سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر میر کو کال کرنے ہی والی تھی کہ ثانیہ کی 23 کالز دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے ہاتھوں کی کپکپاٹ میں مزید اضافہ ہوا موبائل ہاتھوں سے گرتے گرتے بچا وہ اسے بیک کال کرنے ہی لگی تھی کہ ثانیہ کی پھر کال ائی جلدی سے کال اٹھائی گئی

میرو کہاں تھی تم؟ت۔۔۔تم۔۔تم نے۔۔۔۔تمہاری۔۔۔۔بولنا مشکل ہو رہا تھا جملے بولنے کے لیے الفاظ نہیں مل رہے تھے میرو تم ٹھیک ہو؟

م۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے پتا نہیں۔۔۔۔۔الفاظ زبان سے ادا ہی نہیں ہو رہے تھے

مجھے۔۔۔۔س۔۔۔۔سانس سانس۔۔میرو ریلیکس یار کچھ نہیں ہو گا میر بھائی کو تم پریشان مت ہو ثانیہ نے اسے تسلی دی

م۔۔۔می۔۔۔میر؟میر کا سنتے اس کا دماغ بھک سے اڑا

میڈیا تو اتنی سی بات کو اتنا بتاتا ہے کچھ نہیں ہوا سب سیف ہے ک۔۔۔کیا کیا بکواس کر رہی ہو وہ ایک دم سے چیخی کیا ہوا میر کو؟ثانیہ کو حیرت کا جھٹکا

لگا کیا وہ نہیں جانتی تھی او میرے خدایا یہ میں نے کیا کیا اس کی طبیعت ویسے ہی خراب تھی اور مجھے لگا

وہ اپنے ذہن کو کوسنے لگی جو کچھ دیر پہلے کام نہیں کر سکتا تھا میں نے پوچھا کیا ہوا میر کو؟ کچھ نہیں ہوا یار

وہ موبائل کو اف کیے بنا بیڈ پر پھینکتی باہر بھاگی اب اس کا رخ نیچے لاؤنج کی طرف تھا کہ نیوز سن سکے سانس لینے میں پریشانی محسوس کرتے دوپٹے کو گلے سے کھینچا اور ہاتھ میں پکڑا وہ ابھی سیڑھیوں سے اتر نہیں لگی تھی کہ دوپٹہ اس کے پاؤں کے نیچے ایا پاؤں گیلے دوپٹے سے پھسلا ہاتھ سے ریلنگ کو تھامنا چاہا مگر ہاتھ بھی ہلکا گیلا تھا سو ریلنگ پر بھی گرفت مضبوط نہ ہو سکی اور وہ منہ کے بل سیڑھیوں سے گرتی گھومتی ہوئی

زمین بوس ہوئی لفظ تو پہلے ہی ادا نہیں کیے جا رہے تھے اب اواز بھی کہیں گلے میں اٹک گئی تھی کچھ ہفتے پہلے پیشانی پر جو چوٹ ائی تھی زخم کچا ہونے

کی وجہ سے دوبارہ ہرا ہو گیا تھا اور خون رسنے لگا تھا وہ بے یار و مددگار وہیں پڑی رہی

ثانیہ نے احتشام کو کال ملائی جو چوتھی بیل پر اٹھائی گئی تھی ہیلو احتشام کہاں ہو تم میں اس وقت دوستوں کے ساتھ ہوں تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟ وہ جس پلین کو لے کر اج میر بھائی نے اڑان بھری تھی موسم کی خرابی کی وجہ سے دوبارہ لینڈ کرنا پڑا تو اب وہاں کی مکمل انفارمیشن تو نہیں مجھے مگر میرو کو۔۔۔۔۔وہ بولتی بولتی چپ ہوئی یہ میں کیا بولنے والی تھی مگر میرو کو کیا؟۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ میرو کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو اس کو بھی پتہ چل گیا تو باقی گھر والوں کو بھی پتہ چل گیا ہو گا مرہا اپی بھی کال نہیں اٹھا رہی تو تم جلدی سے گھر پہنچ کر حالات کا جائزہ لو اور میر بھائی سے بھی رابطہ کرنے کی کوشش کرو

اچھا۔۔۔اچھا تم ریلیکس کرو میں دیکھتا ہوں کال کٹ کرتے وہ جلدی سے اٹھا کہاں جا رہے ہو؟ اس کے دوستوں نے اچانک اسے گھبراہٹ میں

دیکھتے پوچھا یار ایمر جنسی ہے مجھے جانا پڑے گا خیریت ہم بھی ساتھ چلیں؟
یار میر بھائی کے پلین میں ائی تھنک یا پتہ نہیں کیا مسئلہ ہوا ہے اب سمجھ
نہیں ارہی پہلے گھر جاؤں یا ایئرپورٹ وہ انہیں ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں
بتانے لگا پہلے نیوز لگاؤ اگر

کوئی مسئلہ ہوا تو پتہ چل جائے گا ایک دوست اٹھتے ریموٹ پکڑتے ٹی وی
ان کرنے لگا

اس وقت میری ٹیم اپ کو لاہور ایئرپورٹ کے براہ راست منظر دکھا رہی
ہے گہری خاموشی میں نیوز اینکر کی اواز گونج رہی تھی ذرائع کے مطابق
اپ کو اطلاع دی جا رہی ہے کہ کچھ ہی دیر پہلے پی ائی اے نے 200 پیسنجرز
کے ہمراہ لاہور ایئرپورٹ سے دبئ کے لیے اڑان بھری تھی موسم کی
اچانک اور شدید خرابی کی وجہ سے جہاز کو
دوبارہ لینڈ کروانا پڑا تفصیل سے اگاہ کرنے کے لیے اپ کو لیے چلتے ہیں
لاہور ایئرپورٹ پر

جی کاشف !اس وقت لاہور ایئرپورٹ کی کیا صورتحال ہے ہمیں تفصیل سے اگاہ کریں

ذرائع کے مطابق بتایا جارہا ہے کہ کچھ ہی دیر پہلے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن نے لاہور ایئرپورٹ سے دبئ کے لیے اڑان بھری تھی موسم کی اچانک بگڑتی صورتحال میں اس سفر کو جاری رکھنا پسنجرز اور عملے کی جان کو خطرے میں ڈالنا تھا تاہم پائلٹ اور عملے نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے جہاز کو لینڈ کرنے کا فیصلہ کیا قریبی ایئرپورٹ خالی نہ ہونے کی وجہ سے جہاز کو کچھ تیر فضا میں ہی پرواز کرنا پڑا جس سے لوگوں میں خوف ہراس پھیلا لیکن پائلٹ کی بھرپور کوششوں سے جہاز کو صحیح سلامت زمین پر اتار لیا گیا ذرائع کے مطابق بتایا جارہا ہے کہ دو مسافروں کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے جبکہ خوف کی وجہ سے چند لوگ بے ہوش ہوئے ہیں ذرائع کے مطابق کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا

ڈاکٹرز کی ایک بڑی ٹیم اپنی ڈیوٹی کو سرانجام دے رہی ہے احتشام صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا

اتنی ہنگامی صورتحال میں بھی پائلٹ کا جہاز کو کنڑول کرنے اور جانی اور مالی نقصان کے بغیر صحیح سلامت جہاز کو لینڈ کرنے پر ہم ان کی تہہ دل سے مشکور ہیں اور ان کی اتنی بہادری کو سراہتے ہیں

شکریہ کاشف ! تو اپ نے دیکھا کہ ہنگامی صورتحال پر بروقت قابو پالیا گیا ہے ٹی وی کی اواز میوٹ کردی گئی تھی

سب نے سکھ کا سانس لیا اب تم ارام سے گھر جاؤ اور اگر کہتے ہو تو ہم بھی تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔ نہیں میں چلا جاؤں گا خدا حافظ احتشام کہتے دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا موبائل کو جیب میں ڈالتے چابیاں نکالتے باہر کی جانب چل پڑا

وہ درد کی شدت کی وجہ سے وہیں سیدھی ہوتی زمین پر بیٹھی رہی سکن رنگ کے کپڑے خون الود ہو چکے تھے جگہ جگہ سرخ دبے واضح تھے وہ وہیں ریکنگ کے پلر سے ٹیک لگائے سر گھٹنوں میں چھپائے بے اواز رو رہی تھی مدیحہ ایئرپورٹ کے باہر کھڑی کیپ کا انتظار کر رہی تھی کہ میر نے سامنے اتے گاڑی کو بریک لگائی اور دروازہ کھول دیا مدیحہ اس کی اتنی مہربانی پر حیران ہوئی کم ان مس مدیحہ ! بارش برسنے کے امکان دوبارہ ہو رہے ہیں اس نے اندر بیٹھے ہی اواز لگائی وہ اپنی خیالی دنیا سے باہر ائی سر اپ کو میری وجہ سے پریشانی ہو گی اپ اس ایریے کی ہی ہیں اس لیے کہہ رہا ہوں اپ کو اسپیشل چھوڑنے نہیں جا رہا اس لیے کوئی پریشانی نہیں وہ اج اسے دوسری دفعہ حیران کر رہا تھا کیا اسے اتنا بھی پتہ تھا کہ وہ اسی کے گھر کے کچھ ہی فاصلے پر رہائش پذیر ہے میر نے اس کی خاموشی پر انکھیں میچ کر کھولیں اوکے خدا حافظ وہ کہتے ہی گاڑی سٹارٹ کرنے لگا کہ وہ جلدی سے اگے بڑھتی دروازے پر ہاتھ رکھتی پیسنجر سیٹ پر بیٹھی

میر کو اس کی جلد بازی دیکھتے بے اختیار میر و یاد ائی

مسکراہٹ ابھی لبوں کو چھونے ہی لگی تھی کہ وہ ضبط کرتے گاڑی سٹارٹ کر گیا راستہ خاموشی کی نظر طے کیا جا رہا تھا میر کو تو اس سے بات میں کوئی حاس دلچسپی نہیں تھی جبکہ مدیحہ کی اس وقت سمجھنے بولنے کی صلاحیت مفلوج ہو چکی تھی بس ایک دل ہی تھا جو سینے میں سر پٹکتے بنا اواز کی ہی مدیحہ کا سر کھا رہا تھا کہ "مجھ دل کے دلدار سے ہم کلام ہوتے ہوئے مجھے راحت دو "

س۔۔۔سر!!! مدیحہ نے ڈیر و ہمت جمع کرتے اسے پکارا

ہمم؟ ہمیشہ کی طرح بولنے کی بجائے ہنکارا ابھرا

و۔۔وہ۔۔۔۔افف یہ محبوب کے سامنے لہجے کا لڑکھڑانا

وہ چپ ہو گئی پوچھیے مس مدیحہ؟ مدیحہ نے بے ساختہ اس کی جانب دیکھا

ہائے ے ے ے اس کا اتنے میٹھے لہجے میں پکارنا

میرونڈ سکرین سے باہر دیکھتے اس کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا موبائل گاڑی میں چارجنگ پر لگا ہوا تھا کہ احتشام کی کال ائی میر نے یس کرتے کان سے لگایا کہاں ہیں بھائی اپ ؟ میں راستے میں ہوں کچھ ہی دیر میں گھر پہنچ جاؤں گا اپ ٹھیک ہیں نا؟ الحمد للہ

ٹھیک ہے اپ کوشش کریں جلدی گھر پہنچیں میں بھی دوستوں کے ساتھ ایک دوست کے فارم ہاؤس میں تھا ابھی وہاں سے نکلا ہوں مجھے پہنچتے تقریبا پونا گھنٹہ لگ جائے گا گھر میں بھی سب پریشان ہوں گے کسی سے رابطہ بھی نہیں ہو رہا چلو تم ارام سے اؤ میں تھوڑی دیر میں گھر پہنچ جاؤں گا دعائیہ کلمات کے بعد کال کاٹ دی گئی

یہ موقع بار بار میسر نہیں ائے گا وہ اج اس کی آس کو ختم کرنا چاہتا تھا اس لیے وہ اپنی عادت کے خلاف دوبارہ اسے بولنے کا کہہ چکا تھا

وہ۔۔وہ۔۔جو آپ نے ش۔۔۔شاد۔۔شادی کی بات کی تھی وہ۔۔۔۔۔

مدیحہ گود میں رکھے ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑتے بنا اس کی طرف دیکھے بولتی ہوئی اپنی بات ادھوری چھوڑ گئی میں اپ کے جذبوں کی قدر کرتا ہوں مگر اپ جس جذبے کے بیج کو دل میں بوئے چھوٹی موٹی ملاقاتوں کا پانی دیتے چند لمحوں کی کیئر کرتے پودے کا درخت بننے کا انتظار کرتی اس کے سائے میں پناہ لینا چاہتی ہیں

میرے نزدیک وہ جذبہ ابھی بھی بھیج ہی ہے اور بیج بھی کھوکھلا اپ کسی کا سایہ تلاش مت کریں جو اپ کو خود سایہ دینا چاہے اسے میسر اجائیں بارش دوبارہ شروع ہو چکی تھی کیونکہ محبت میں چاہنے سے زیادہ چاہے جانا خوبصورت ہے

مگر مجھے اپ کو پا لینے کی خواہش ہمیشہ رہے گی بالآخر اس نے اظہار کر ہی دیا تھا گاڑی سے باہر بارش برس رہی تھی اور گاڑی کے اندر انکھیں ملا جائے تو خاک برابر "میر نارمل انداز میں کہتے ہیں گہری حقیقت بیان" کی تھی جو ادھورے میں مزا ہے وہ پا لینے میں کہاں

مطلب کہ میں یک طرفہ محبت کرتی اپ کو پانے کی خواہش کبھی نہ کروں ؟نہیں اپ اس محنت کا رخ خدا کی طرف موڑیں جس جس وقت اپ کو اپ کا پسندیدہ شخص یاد ائے اس اس لمحے خدا کو یاد کر لیا کریں اپنی تہجدوں کو انسانوں کے لیے ضائع مت کریں مدیحہ کی انکھیں حیرانگی سے پھیلیں کیا وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے لیے تہجد پڑتی ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟

یہ محبوب نماز ہے اور محبوب نماز حقیقی محبوب

(اللہ تعالیٰ) کو پانے کے لیے ہی پڑھنی چاہیے نہ کہ فنا ہو جانے والے محبوبوں کے لیے اپ کو محبت کے بارے میں اتنا کیسے پتہ ؟اشارہ تہجد انسانوں کے لیے پڑھنے کی طرف تھا کیا اپ بھی کسی سے۔۔۔۔؟ مجھ سے محبت کا دعوی کرنے والی اپ پہلی لڑکی میری زندگی میں نہیں ائی پہلے والیوں میں سے چند ایک نے یہ راز افشا کیے تھے کیاااااا؟ مدیحہ کا چیخنا بے ساختہ تھا

اس کے چیخنے پر بے اختیار میر ہنس دیا مدیحہ نے زبان دانتوں تیرے دبائی گاڑی کو بریک لگی یہ جذبے اپنے شوہر کی امانت سمجھ کر سنبھالنے کی تو سنبھل جائیں گے اگر شادی کے بعد شوہر نے یہ سوال کیا تو کیا جواب دیں گی اگر جھوٹ بولیں گی تو ساری زندگی گنہگار ٹھہریں گی اور اگر سچ بولیں گی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔مرد کبھی بھی عورت کا ماضی نہیں بھولتا اج کے بعد میں اس بات سے انجان رہوں گا کہ اپ مجھ سے۔۔۔۔۔۔وہ کچھ سیکنڈز رکا پھر بولا محبت کرتی ہیں ہمیشہ اپنی زندگی میں خوش رہیں اپ کا گھر اگیا ہے خدا حافظ وہ جو بھری بھری انکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ اسے خوش رہنے کی دعا دیتے گھر جانے کے مشورے سے نواز رہا تھا اپ نے اپنی باتوں سے مجھے لاجواب کر دیا ہے اج اپ کی دیوانیوں میں سے ایک اور دیوانی اپ کی زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئی ہے اور میں ہمیشہ کوشش کروں گی کہ مجھے اپنے شوہر کو جواب دے ہی نہ ہونا پڑے وہ ان ڈائریکٹلی شادی سے انکار کر رہی تھی مجھے ہمیشہ یاد رکھے گا جیسے تہجد کے قصے سنانے والی کو رکھا ہوا ہے

میر کو اس کے جملے میں جیلسی سی محسوس ہوئی تھی

میرے کبھی نہ ہونے والے میر کا خیال رکھیے گا" اللہ حافظ "

اتنی میچور ہونے کے باوجود بھی وہ اخری جملہ ٹین ایج لڑکیوں والا بول گئی

تھی وہ دروازے پر کھڑی اپنے انسو صاف کرتے گہری سانس بھر کے

دروازہ کھلنے پر اندر چلی گئی میر کو آج ایک اور دل توڑنے پر افسوس ہو رہا تھا

یا اللہ ! یہ کیسا امتحان ہے ؟ مجھے تو میں ایک عام سا شخص لگتا ہوں تو پھر یہ

سب کیا ہے وہ سر کو پیچھے کی جانب گراتے خدا سے ہم کلام ہوا کہیں یہ بار

بار کا انکار مجھے مغرور نہ کر دے مجھے اس امتحان سے باعزت بری کر دینا وہ

گہری سانس بھرتے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کر گیا اس بات سے ناواقف کے

دیوانیوں کی سردار سے تو ابھی پالا ہی نہیں پڑا

سلام میر صاحب ! وعلیکم السلام کرامت چچا کیسے ہیں آپ ؟ وہ گاڑی سے

نکلتے بولا جی میں ٹھیک ہوں لائیے میں سامان اندر رکھ دوں وہ مؤدب انداز

میں بولا رہنے دیں صبح رکھ دیجئے گا اپ ریسٹ کریں جیسا اپ کہیں وہ اندر کی جانب بڑھ گیا

اندرونی دروازہ کھولتے وہ اندر اتے گردن کو دائیں بائیں کرتے بل نکالنے لگا احتیاط سے دروازہ بند کرتے وہ اگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ نظر سیڑھیوں کے سامنے گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی ہوئی میرو پر پڑی میر نے پر سوچ انداز میں اس کی طرف دیکھا میرو۔۔۔۔۔اس کی اواز میرال کی سماعتوں سے ٹکرائی میرال کو لگا کہ وہ پھر خیال میں اسے پکار رہا ہے اس نے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے اور دبا دبا سا چیخی میر اس کی حرکت کو دیکھتے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا یہ کیا؟ میر کا دماغ بک سے اڑا زخم سے نکلا خون چہرے پر جم گیا تھا کپڑے بھی جگہ جگہ خون سے بھرے ہوئے تھے

میرو۔۔۔۔۔میر نے دوبارہ اسے پکارا میرال نے فورا انکھیں کھولوں وہ دشمن جہاں سامنے کھڑا تھا میرال نے اسے دیکھتے پہلے تسلی کی کہ کہیں یہ پھر اس کا خیال تو نہیں پھر ایک دم سے اٹھتی اس کی طرف بھاگی میر اپنی

ہوئے اسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیے جگہ پر سٹل کھڑا تھا میرال بھاگتے بغیر اس کے سینے سے لگی وہ اس کے گرد حصار بناتی اس کے گلے لگی اونچی آواز میں رونے لگی میر حیران در حیران کھڑا تھا مر ہا جو ہلکی بھوک محسوس کرتی کچھ کھانے کے لیے کمرے سے نکلی تھی سیڑھیوں کے پاس سے ہی یہ منظر دیکھتے ٹرانس کی کیفیت میں رک گئی میر کو اس کی تیز تیز چلتی نرم و گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھیں میرال کا دل تو جو دھڑک رہا تھا سو دھڑک رہا تھا میر کا دل دو سو کی سپیڈ پکڑ چکا تھا میرال کو جب اپنے وجود پر اس کی دھڑکنیں محسوس ہوئیں تو اک جھٹکے میں اس سے جدا ہوئی یہ کیا کیا تو نے میرال؟ وہ بنا میر کی طرف دیکھے پیشانی پر آئے پسینے کو بازو سے صاف کرتی قدموں کا رخ بدلتی اوپر بھاگی مر ہا جلدی سے راستہ چھوڑتی وہاں سے غائب ہوئی

میر غائبانہ دماغ سے اس کی پشت کو دیکھ رہا تھا اس کے غائب ہوتے ہی میر نے اپنے سینے کی طرف دیکھا جہاں ابھی ایک منٹ پہلے وہ اپنی جاگیر سمجھے چپکی ہوئی تھی اس کی سفید شرٹ سینے سے سرخ ہو چکی تھی

وہ ایک دفعہ اپنے سینے کی جانب دیکھتا اور دوسری دفعہ سیڑھیوں کے اخری سرے کی جانب جہاں سے وہ غائب ہوئی تھی کہ نظر درمیان میں رکی سیڑھیوں سے اگے فرش پر بھی خون لگا ہوا تھا یہ سب کیا تھا اسے سمجھ نہیں ارہی تھی اسے اس وقت اپنا دماغ دو سال کے بچے کی طرح لگ رہا تھا کلک کی اواز سے دروازہ کھلا احتشام لمبے لمبے ڈاگ بھرتا میر تک پہنچتے اس کے سینے لگا اس کی کمر کے گرد حصار سخت کر گیا کیا یار ڈرا دیا تھا اپ نے۔ میر تو ابھی پہلے حصار سے ہی نہیں نکلا تھا احتشام اسے خاموش کھڑا دیکھ کر اس سے علیحدہ ہوتے اس کے چہرے کو دیکھنے لگا وہ اتنا سنجیدہ کیوں تھا کہ نظر اس کی خون الود شرٹ پر پڑی بھائی یہ کیا ہوا ہے؟ اس نے اس کی شرٹ پر لگے خون پر ہاتھ رکھتے زخم ٹٹولنے کی کوشش کی کچھ نہیں ہوا مجھے میں

ٹھیک ہوں مگر یہ خون؟گھر میں کسی کو اس حادثے کے بارے میں کچھ نہیں پتا سو کسی کو بھی ابھی کچھ مت بتانا صبح ہو گی تو دیکھی جائے گی مام کے پاس جاؤ نہیں بلکہ مرہا کے کمرے میں جاؤ اسے کہو کہ میرال کو چوٹ ائی ہے اسے جا کر دیکھے اور اگر ضرورت پڑتی ہے تو ان دونوں کو لے کر ہاسپٹل جاؤ اور بینڈج کرواؤ اکیلے نہیں جانا زلقرنین کو بھی ساتھ لے کر جانا میں تھکا ہوا ہوں میں ارام کے لیے جا رہا ہوں مجھے کوئی پریشان نہ کرے وہ تھکے تھکے اور بوجھل لہجے میں بات کرتا سیڑیاں چڑھنے لگا احتشام کو اس کے بیہیو کی سمجھ نہیں آ رہی تھی مگر میرال کی ٹینشن ہوتے سیڑھیوں کی طرف بڑھا کے زمین پر لگے خون کی طرف دیکھا سیڑھیاں پھیلانگتے مرہا کے کمرے کی جانب چل پڑا

مرہاؤ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی ہوئی اس کے زخم سے بلڈ صاف کر رہی تھی جس سے اب خون رسنا بند ہو چکا تھا مرہا اپی لے کر ائیں اس کو زبردستی باہر

میں گاڑی نکالتا ہوں احتشام نے فکر مندی سے کہا میں نے کہیں نہیں جانا اس وقت زخم دوبارہ کھل گیا ہے اتنی تکلیف میں رات کیسے گزارو گی چلو شاباش ضد نہیں کرو اٹھو وہ اس کو بازو سے پکڑتا اٹھانے لگا کہ میرال نے بازو کھینچا احتشام بھائی پلیز میں صبح چلی جاؤں گی لہجہ سخت تھا

احتشام جاؤ تم مرہا نے کہا مگر اپی میر بھائی نے سختی سے۔۔۔۔۔۔۔میر کا نام سنتے ہی میرال کو ڈھیروں شرمندگی ہوئی کچھ نہیں کہے گا وہ میں بات کر لوں گی جاؤ تم ریسٹ کرو میرہا سنجیدگی سے بول رہی تھی احتشام باہر چلا گیا!!!!!

بینڈج ہو گئی ہے صبح ڈاکٹر سے پر اپر چیک اپ کروالیں گے تم اٹھ کر چہرہ دھو اور کپڑے چینج کرو بال بھی دھونا ان پر بھی بلڈ لگا ہوا ہے چلو شاباش میرال بنا کچھ بولے اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ خون دیکھ دیکھ کر اسے خود بھی

اب کوفت ہورہی تھی اس کے شاور لینے تک مرہا اس کے لیے کھانا لے
ائی چلو میرواکر کھانا کھاؤ اپی میرا دل نہیں چاہ رہا میرو اس وقت کسی چیز سے
انکار نہ کرنا بتارہی ہوں بہت ڈانٹوں گی چند نوالے لے لو کہو تو میں کھلادوں
نہیں میں خود کھالوں گی میرال نے چند نوالے بمشکل نگلے کے ٹرے پیچھے
کھسکادی
مرہا ابھی اس سے بات کرنے ہی لگی تھی کہ اس کی
طبیعت کا خیال کرتی خاموش ہوگئی چلو یہ پین کلر کھاؤ مرہا اسے میڈیسن
دینے کے بعد پانی کو واپس ٹیبل پر رکھ گئی میں اج رات ادھر رک جاؤں ؟
نہیں اپی اپ جائیں پہلے ہی اتنی رات کو میری وجہ سے اپ کو پریشانی کا
سامنا کرنا پڑا
ایسی باتیں نہیں کرتے بہن ہو تم میری مرہا نے جھک کر اس کا گال چوما گڈ
نائٹ وہ دوسری جانب کا لیمپ اف کرتے کمرے کی باقی لائٹس بھی اف
کرتی باہر نکل گئی

وہ زخم اوپر کی جانب کرتی سائڈ کروٹ لیتے لیٹ گئ

کچھ دیر کا وقت گزرا کہ اس کے موبائل سے نوٹیفکیشن کی آواز آئی اس نے

موبائیل اٹھاتے سکرین سامنے کی

آج کی حدیث۔۔۔۔ہائی لائٹ پڑتی وہ اسے صبح پڑھنے کا ارادہ کرتی ابھی

موبائیل آف کرنے لگی تھی کہ نامحرم لفظ پر نظر پڑی

اس نے نوٹیفکیشن پر کلک کیا سکرین چمکتی الفاظ واضح کرنے لگی

~:(آج کی حدیث):~

- : نامحرم کو چھونا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم میں سے کسی شخص کے لیے بہتر ہے کہ اس کے سر میں لوہے کی کیل

ٹھوک دی جائے بجائے اس کے کہ وہ کسی نامحرم کو چھوئے

حدیث پڑھتے ہی میرال کے ہاتھ سے موبائل چھوٹا زمین پر گرا انکھیں

پھٹی کی پھٹی رہ گئیں دل ودماغ کچھ سوچنے سے عاجز تھا بس انکھوں کے

پردوں میں وہ لمحہ لہرانے لگا جب وہ اپنے ہاتھ پر میر کے ہاتھ کو پا کر کیک کاٹنے کی بجائے اپنے ہاتھ پر اس کے ہاتھ کا لمس محسوس کرتی ایک الگ ہی دنیا کی طرف چل پڑی تھی

وہ کچھ دیر بے ہوش و بیگانہ یونہی لیٹی رہی کہ پھر ایک دم سے اٹھ کر بیٹھتی زار و قطار رونے لگی

یااللہ ! میری سوچ اتنی گندی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔وہ میرے نامحرم ہیں میں کیسے بھول گئی میں ان کی محبت کی دلدل میں اس قدر دھنس گئی ۔۔۔۔۔۔نہیں نہیں بلکہ یہ۔۔۔۔۔۔یہ محبت نہیں یہ تو ہوس ہے وہ خود ہی سے باتیں کرتی خود ہی جواب دے رہی تھی بالکل ویسی ہی ہوس جیسی زلیخہ میں پائی گئی تھی

نہیں اللہ نہیں نہیں مجھے نہیں پتہ یہ سوچ میرے ذہن میں کیسے اگئی میں ہوس پرست نہیں ہوں میں تو صرف ان سے محبت کرتی ہوں

۔۔۔۔۔۔میں نہیں جانتی کہ نامحرم سے محبت جائز ہے یا نہیں مگر یہ اب

ہو گئی اور مجھے واقعی نہیں پتہ یہ مجھے کیسے ہو گئی بس ہو گئی۔۔۔۔اور میں ان کے گلے ارادہ ہی طور پر نہیں لگی۔۔۔۔اور اس دن ان کے ہاتھ کے لمس کو محسوس کرنے میں میرا ہوس کا کوئی ارادہ۔۔۔۔۔۔اس کی سوچ پیچھے گئی جب وہ ثانیہ کے ساتھ بات کرتی ہوئی اسے بتا رہی تھی مطلب وہ ایک دن پہلے ہی اس لمس کو پانے کے لیے تڑپ رہی تھی مطلب یہ ارادہ ہی طور پر اپنائی گئی ہوس تھی

نہیں اللہ۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں۔۔۔ نہیں جانتی تھی کہ یہ اتنا بڑا گناہ ہے وہ بیڈ سے اٹھتی فرش پر ہی بیٹھتی سجدہ ریز ہوتی گڑگڑانے لگی

اللہ تعالی پلیز مجھے معاف کر دیں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی میں بہک گئی تھی پلیز اللہ مجھے معاف کر دیں میں ائندہ کبھی بھی اپنے ذہن میں ایسی سوچ نہیں لاؤں گی میں ان سے ہمیشہ ایک فاصلہ رکھوں گی

لیکن اللہ تعالیٰ میں نے (حضرت علی کا قول) پڑھا تھا کہ عالمِ ارواح میں جو روحیں ایک دوسرے کے ساتھ تھیں دنیا میں جب وہ روحیں امنے سامنے اتی ہیں تو ان کی وہ کشش جاگ اٹھتی ہے اور انہیں اپس میں لگاؤ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی یہ حضرت علی کا قول ہے تو جھوٹ تو ہو نہیں سکتا تو اگر میں ان کی محبت میں گرفتار ہوئی ہوں تو اس میں میرا تو کوئی اختیار نہیں اور اگر اپ نے مجھے عالم ارواح میں ان کے ساتھ رکھا تھا تو پلیز مجھے ابدی زندگی میں بھی ان کے ساتھ ہی رکھیے گا انہیں میرا محرم بنا دیں تاکہ میں دار فانی سے ابدی زندگی تک ان کے ساتھ ہی رہوں پلیز اللہ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کا سورج بادلوں کی اوڑھ میں کہیں چھپا ہوا تھا

میرال بیٹا اپنا چہرہ دیکھو پہلے ہی اللہ اللہ کرتے زخم صحیح ہوا تھا اب پھر دھیان سے چلا کر وزہرہ اس وقت اس کے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھیں میرال نے سر اٹھا کر ان کی گود میں رکھا اتنا رونے کے بعد بھی اسے اپنا دل بوجھل بوجھل سا

محسوس ہو رہا تھا یہ میرال بی بی کے لیے صوفیا بیگم نے ملازمہ کے ہاتھ کھانا بھجوایا تھا چلو اٹھو ناشتہ کرو پھر ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں اگر سٹچز لگنے ہیں تو۔۔۔۔۔۔

پھوپھو میرا دل نہیں کر رہا ناشتہ کرنے کو میرال بیٹا کیا ہوا ہے اتنی اداس اداس کیوں ہو؟ زہرہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے بولیں کچھ نہیں ہوا پھپھو۔۔۔۔۔۔۔ میرا بچہ اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ

نہیں کوئی بات نہیں بس کچھ دیر یونہی بالوں میں انگلیاں چلاتی رہیں پلیز۔۔۔۔۔۔ کیوں نہیں

ذوالقرنین جو کہیں گیا ہوا تھا گھر کے سامنے آتے ہی گاڑی کا ہارن بجایا دروازہ کھلنے کا انتظار کرتے گاڑی روکی ہوئی تھی کہ اس کی نظر کچھ ہی دور پڑی ایک درمیانی عمر لگ بھگ چالیس سال کی ہو گی زمیں پر گرے پھلوں کو دیکھ کر آگ بگولا ہوئی سامنے کھڑی لڑکی سے غصے سے بات کر رہی تھی

ذوالقرنین ایک لمحے میں پہچان چکا تھا اسے گیٹ کھل گیا تھا مگر وہ رکا انہیں دیکھ رہا تھا جب لڑکی اپنے ہاتھ ہوا میں لہرانے لگی کہ عورت کے پیشانی کے بل غائب ہوئے

ذوالقرنین کو اسے دیکھتے جی بھر کر غصہ آیا

وہ گاڑی میں سے نکلتا ان کی جانب لپکا

میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے واقعی نظر نہیں آتا وہ نچلا لب باہر نکالے بھرپور معصومیت سے بولی

دراصل وہ اپنی مستی میں مگن تھی کے عورت سے ٹکرا گئی اور عورت کے ہاتھ میں موجود چیزیں گر گئیں اب اسے اس عورت کے غصے سے بچنے کا یہی واحد حل ملا تھا

اسلام و علیکم انٹی ذوالقرنین نے ان تک پہنچتے عورت سے سلام لی و علیکم السلام۔۔۔۔اسے دیکھتے نورالہدی ساکت ہوئی یہ کہاں سے آگیا۔۔۔۔؟

وہ دل ہی دل میں بولی

کیاہوا انٹی۔۔۔۔۔؟ارے بیٹا کچھ نہیں۔۔۔۔۔یہ مجھ سے ٹکرا گئی اور یہ سب گر گیا پہلے غصہ تو مجھے بہت آیا

آنا بھی چاہیے تھا ذوالقرنین نے اسے سخت نظروں سے دیکھتے سوچا

پھر مجھے پتا چلا بیچاری دیکھ نہیں سکتی۔۔۔۔۔نور نے ہنسی ضبط کی

۔۔۔۔بے چاری بے ساختہ ذوالقرنین نور کی جانب دیکھ کر بولا

ہاں بیچاری ہی تو ہے وہ نور کے گال پر ہاتھ پھیرتے بولیں

نور بمشکل خود پر کنٹرول کیے ہوئے تھی

ذوالقرنین تو اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے عورت کے آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہی اس پر شیر کی طرح جھپٹتے اسے کھا جائے گا

ہاں جی ہم نے تو بہت کوشش کی کہ اس کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں بہت علاج کروایا مگر جو خدا کو منظور ذوالقرنین افسردگی سے بولا نور حیران ہوتی کن اکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی

تم جانتے ہو اسے؟جی انٹی میری کزن ہے

نور کا منہ کھل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور شمیم تم۔۔۔تم ہیاں کیا کر رہی ہو؟ذوالقرنین اس کی جانب دیکھتے غصے سے بولا

شمیم۔۔۔۔۔۔؟نور کے چہرے پر سخت تاثرات نمایاں ہوئے کتنی دفعہ کہا ہے اکیلی باہر نا نکلا کرو

اب اس میں غصہ کرنے والی کیا بات ہے ہر دفعہ میں ساتھ آپا تھوڑی لگا سکتا ہوں۔۔۔۔۔وہ کیا کہہ رہا تھا نور کو سمجھ نہیں آرہا تھا

عورت کھڑی باری باری ان دونوں کا چہرا دیکھ رہی تھی

اچھا بھئی کہہ دیا آپا شمیم اب خوش۔۔۔۔۔۔

آپا شمیم سنتے نور کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا

لائیں انٹی میں آپ کا سامان اٹھا دیتا ہوں ذوالقرنین نے جھکتے سامان اٹھا کر دیا

چلو میں تمھیں گھر چھوڑ دوں کہیں کسی اور کا کوئی نقصان نا کر دینا اب ہر کوئی انٹی کی طرح اچھا تھوڑی ہوتا ہے جو تمھیں معاف کر دے وہ مصنوعی مسکراہٹ سے عورت کو دیکھتے بولا

ہاں ہاں اسے گھر لے جاؤ۔۔۔۔۔۔اور بیٹا تمھیں واقعی اکیلے باہر نہیں آنا چاہیے

جی انٹی۔۔۔۔۔۔ چلو بیٹا سہارا دو اسے

ذوالقرنین نے آگے بڑھتے اسے ایک شانے سے پکڑا نور نے اس سے بازو چھڑوانا چاہا

چپ کر کے چلو نہیں تو ابھی بانڈا پھوڑ دوں گا مجھے ویسے ہی تم پر بہت غصہ ہے وہ دبا دبا اس کے کان کے قریب غرایا

آؤ کے انٹی اللہ حافظ خیال رکھیے گا اپنا۔۔۔۔۔ذوالقرنین کہتا اسے ساتھ لیے چل پڑا

چھوڑو مجھے میں تمھارا منہ توڑ دوں گی۔۔۔۔اب تمہیں گھر چھوڑنے کے ساتھ ساتھ تمہارے گھر والوں کو تمھاری حرکتوں کا بھی بتاتا ہوں کہ کیسے تم نے لوگوں کی ناک میں دم کیا ہوا ہے

ایک دفعہ یہ عورت چلی جائے پھر تمھیں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔

اللہ کرے یہ عورت تمھاری ہمسائی ہو اور میں آسانی سے تمھارے گھر تک جاتا ان سے تمھاری شکایت لگا سکوں

میں تمھارا سر پھاڑ دوں گی تم جانتے نہیں ابھی مجھے نور الہدی نام ہے میرا ۔۔۔۔۔۔۔۔نور (روشنی) ہاہاہاہاہا

تمھارے گھر والوں کو کہوں گا تھوڑا نور اس کی آنکھوں کو بھی دلا دیں تاکہ یہ دیکھ سکے۔۔۔۔۔

بیٹا بھول ہے تمھاری کہ تم میرے گھر پہنچ سکو گے

اور مجھے یہ بتاؤ کہ میں تمھیں شمیم دکھتی ہوں وہ غصے سے چیخی۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔ شمیم نہیں آپا شمیم ہاہاہا

آہ۔۔۔۔نور کو ٹھوکر لگی وہ زمین پر بیٹھی پاؤں تھامے ہلکہ ساٹرن ہوتے پیچھے دیکھتی پھر درد سے کراہی اس سے پہلے کے ذوالقرنین جھکتے اسے دیکھتا وہ فوراً سے اٹھتی بھاگنے لگی ذوالقرنین نے اس کی چالاکی دیکھتے اوپری لب دانتوں میں دبایا

اب وہ یوں سڑک پر ایک لڑکی کے پیچھے بھاگتا اچھا تھوڑی لگتا تھا وہ دور جاتی مڑی اور اسے ناک چڑھاتی دوسری سڑک کی جانب مڑ گئی وہ اس کی حرکت پر اسے دیکھتا رہ گیا

دوپہر کے تین بج رہے تھے وہ ہاسپٹل جانے کے لیے نہیں مانی تھی سبھی اس کی طبیعت کی وجہ سے خاموش تھے کہ کچھ دیر بعد موڈ چینج ہو گا تو مان جائے گی مہرون بالوں کا جوڑا بنا کر دوپٹے کو سر پر لیتے کندھے سے لاتے شانوں پر پھیلا کر ائینے کے سامنے کھڑی تھی پتہ نہیں کیا کہیں گے؟ مگر جانا

توپڑے گانا۔۔۔۔۔میرال تم اتنی واحیات حرکت کیسے کر سکتی ہو بس جاتے ہی معافی مانگ لوں گی اور کہوں گی کہ پریشانی میں کچھ سمجھ نہیں ایا کیا کر دیا ائندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی کچھ نہیں کہیں گے وہ خود کو تسلیاں دیتی میر کے کمرے کی جانب چل پڑی وہ دروازے کے پاس کھڑی خود کو اندر جانے کے لیے تیار کر رہی تھی کہ آوازیں اس کی سماعتوں سے ٹکرانے لگیں

اسی لیے میں نے اپ سے کہا تھا کہ ان کی منگنی کر دیتے ہیں اپ پہلی فرصت میں زہرہ پھپھو کو انکار کر دیں اور ان دونوں کے کان میں اس بات کو ڈال دیں کہ ہم سب کیا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنی سوچ کو ایک دوسرے کی حد تک محدود کر سکیں میں میرال کو کسی اور گھر بھیجنے کے حق میں بالکل نہیں اس کی شادی احتشام سے ہی ہو گی اور وہ اسی گھر میں رہے گی یہ میرا اخری فیصلہ ہے اور امید کرتا ہوں کہ اپ میں سے کسی کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا احتشام کا نام اپنے نام کے ساتھ سنتے میرال کے قدموں

تلے زمین کھسک گئی اب یہ کیا تھا اس دن بھی وہ اسی جگہ کھڑی تھی جب دشمن جاں اس سے دور جانے کی پلاننگ (مرہا سے شادی) کر رہا تھا اور اج وہ اسے خود سے دور کر رہا تھا میرال جلدی سے اپنے کمرے میں بھاگی وہ دونوں مان جائیں گے کیا صوفیا نے پوچھا میرال سے میں خود بات کر لوں گا بات کر لوں گا میرال ڈاکٹر کے پاس بلکہ اپ رہنے دیں میں دونوں سے ہی جانے کے لیے مانی ہے یا نہیں؟ نہیں صوفیہ بیگم نے یک لفظی جواب دیا میں کپڑے چینج کر کے اسے لے کر جاتا ہوں

ٹھیک ہے میں بھی ذرارات کے کھانے کا دیکھ لوں وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا جبکہ صوفیا کمرے سے باہر نکل ائیں

اپ کسی اور کے ہوں یہ الگ بات ہے میں اپ کے علاوہ کسی اور کی ہو جاؤں یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا میر مجھے کندھا دینے کے لیے تیار ہو جائیں میرال نے فرسٹ ایڈ باکس (جو مرہارات کو یہیں چھوڑ گئی تھی) میں سے نیند کی گولیاں نکالیں جن کی تعداد چھ تھی ان سے مر جاؤں گی نہیں میرا

نہیں خیال میرال نے مزید نیند کی گولیاں ڈھونڈی مگر اسے نہ ملی اس نے بے دہانی میں ہی ایک پتہ اٹھالیا جو کم بلڈ پریشر کو بڑھا کر لیول کرنے کے لیے تھی تین گولیاں اس میں سے نکالی وہ ابھی ان کو کھانے ہی لگی تھی کہ دروازے کی طرف ائی دروازے کا لاک لگایا اور واپس سائیڈ ٹیبل کے پاس ائی ان گولیوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتے دو دو دفعہ نگلیں وہ تسلی سے اس کام کو انجام دے رہی تھی وہ ڈریسنگ روم میں ائی واش روم اور شاور ڈریسنگ روم کے اندر ہی بنایا گیا تھا ڈریسنگ روم میں اتے ہی کبرڈ تھا اور میر کا blade razor میر کا ہی کھولا اس میں سے بلیڈ نکالا جو استعمال شدہ تھا

کیا ہے نا میر جوٹھے کی اتنی عادت ہو گئی ہے نہ کہ اپ کے چہرے کو چھوئی ہوئی چیز سے ہی اپنے جسم کو کاٹوں گی وہ ڈریسنگ روم کے دروازے کا لاگ لگاتی زمین پر بیٹھی پہلے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو کاٹوں یا بائیں ہاتھ سے دائیں کو وہ خود کلامی میں بول رہی تھی ارے نہیں پہلے پاؤں کی کاٹتی

ہوں اب مرنا ہی ہے تو ذرا درد کو صحیح والا محسوس کر کے مرتے ہیں وہ ڈرپوک سی لڑکی میں اج بہادری ہی بہادری دکھائی دے رہی تھی اس نے اپنے پاؤں کی وین پر بلیڈ رکھا اور ایک ہی وار سے وین کاٹ دی خون ابل ابل کر بہنے لگا وہ دانتوں کو دبا کر درد کی شدت کو کم کرتی ضبط کرتی مسکرا رہی تھی اب بائیں ہاتھ سے دائیں کی اس نے بلیڈ کو بائیں ہاتھ میں تھاما کے دروازے پر دستک ہوئی میرال اس وقت کون اگیا ہے وہ خود سے ہی پوچھ رہی تھی چل میرو بیٹا اپنے کام کو جلدی سے انجام دیتی ماں باپ سے ملنے کی تیاری پکڑ اور جاتے ہوئے ان سب پر اس گھر کی چھت گرا کر جا پھر میر تیرے لیے تڑپیں گے روئیں گے جب ان کے چہیتے چچا کی بیٹی خودکشی کرتی انہیں روزے قیامت بابا کے سامنے کھڑا کروائے گی دروازہ پھر ناک ہوا میرال پر اب غنودگی طاری ہو رہی تھی اس سے پہلے کہ تم سو جاؤ اپنے کام کو انجام دو ہاتھ پاؤں میں ہوتی شدید تکلیف اور میر کے خوف سے کانپ رہے تو تھے مگر وہ یوں ظاہر کر رہی تھی جیسے اسے میر سے ڈر نہیں لگ رہا بائیں

ہاتھ میں بلیڈ تھامتے جلدی سے دائیں ہاتھ کی کلائی کاٹی آہ۔۔۔۔۔دروازہ پھر کھٹکھٹایا گیا

موم۔۔۔۔۔موم میرو کے روم کا دروازہ اس وقت کیوں لاک ہے؟میر زور زور سے اپنی ماں کو پکارتے بلند اواز میں بولا پتہ نہیں بیٹا زہرہ جو اس وقت زوبیہ کے کمرے میں تھی میر کی اواز سنتے جلدی سے اس تک پہنچیں پھپھو ذرا پتہ کریں میرو کے روم کا دروازہ کیوں لاک ہے وہ فکر مندی سے بولا بیٹا ریلیکس کرو کیا ہو گیا ہے کپڑے چینج کرنے کے لیے کیا ہو گا کپڑے تو اس نے تھوڑی دیر پہلے تبدیل کیے تھے صوفیہ نے بتایا تھا میں نے تین مرتبہ ناک کیا ہے رات کو اس کا کافی خون بہہ گیا تھا کہیں کمزوری کے باعث بے ہوش تو۔۔۔۔۔۔۔

میر اپنا جملہ ادھورا چھوڑتے دوبارہ دروازہ بجانے لگا میر ال نے دروازے کی اواز سنتے جلدی سے بلیڈ کو دائیں ہاتھ میں پکڑا بلیڈ پر پکڑ مظبوط نہیں ہو رہی تھی مگر اس نے کوشش کرتے بائیں کلائی کاٹی اور بلیڈ کو زمین پر رکھ دیا

نیند اب اس پر حاوی ہو رہی تھی وہ وہیں زمین پر لیٹ گئی خون ابل ابل کر بہہ رہا تھا مرہا فوراڈ پلیکیٹ چابیاں لے کر ائی اسے خطرہ لاحق ہو رہا تھا اس سے کھولو اس نے چابیاں میر کی جانب بڑھائی میر نے دروازہ کھولا اور جلدی سے سب اندر کی طرف بڑھے وہ اندر نہیں تھی مرہا ڈریسنگ روم کی طرف ائیا!!!!

میر۔۔۔۔۔! مرہا بے ساختہ چیخی

ڈریسنگ روم کا دروازہ دھندلے شیشے کا تھا میر نے مڑتے اس کی جانب دیکھا پاؤں بلر شیشے کے ساتھ لگا اپنی سر ہی کو ظاہر کر رہا تھا اس کو توڑو جلدی کرو مرہا کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے مجھے رات کو ہی اسے بات کر لینی چاہیے تھی وہ اپنے دماغ میں خود کو کوس رہی تھی نہیں وہ اگے ہی گری ہوئی ہے شیشہ توڑنے سے اسے نقصان ہو سکتا ہے میر نے کہا

ذوالقرنین بالکنی کی طرف بھاگا میر بھائی یہ روشن دان ہے اس کا شیشہ توڑ کر اندر جاتے ہیں

ن۔۔۔نہ۔۔ نہیں میر کا لہجہ لڑکھڑایا(وہ پتہ نہیں اندر کس حال میں ہو گی)تم پیچھے ہو کر بالکنی کا شیشہ توڑو میں چیک کرتی ہوں مرہا کہتی بالکنی کی طرف بڑھی صوفیہ کے لیے مزید کھڑے رہنا محال ہو گیا تھا وہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی زار و قطار رونے لگیں شاہستہ انہیں تسلیاں دینے لگیں جبکہ زہرہ واش روم کے دروازے کے پاس کھڑی تھیں تڑک کی اواز سے روشن دان کا شیشہ ٹوٹا ذلقرنین نے زمین پر ہی کھڑے ہو کر ہاتھوں کو اونچا کرتے گلدان کے ساتھ شیشہ توڑا اسٹول پکڑ وزاویار سائیڈ ٹیبل اٹھاتے باہر لایا مرہا نے روشن دان سے جھانکا

زاویار جلدی کرو یہیں سے اندر جاؤ مرہا نے کہا

نہیں رکو!!!! میر نے اوازدی پہلے۔۔۔۔۔۔۔وہ لباس میں ہی ہے مرہا نے اس کی بات کو سمجھتے اتنا ہی کہا احتشام جلدی سے دوسرا اسٹول اٹھائے

باہر لا کر اس ٹیبل پر رکھ دیا زاویار روشندان جو تقریبا دو بھائی دو فٹ کا تھا
کراس کرتے اندر شاور اور واش روم کے دروازے کا سہارا لیتے بیسن پر
پاؤں رکھتے اندر اترا میرال کو یوں خون میں لتپت دیکھتے اس کے قدم
لڑکھڑائے جلدی کھولو میر نے دروازہ بچایا زاویار نے دروازہ کھولتے ہی کہا
ارام سے اس کا پاؤں اجائے گا دروازے میں۔ میر اندر ایا اسے یوں سرخ
رنگ میں ڈوبا دیکھ کر اس کا دل بند ہونے لگا
میر بھائی اٹھائیں اسے زاویار نے اسے کندھے سے ہلایا
ہ۔۔۔۔ہاں؟ ہاں۔۔۔میر نے اک جست میں اسے گود میں اٹھایا پہلے بھی
ایک دفعہ میر نے اسے گود میں اٹھایا تھا تب بھی وہ بے ہوش تھی اور اب
بھی اس پر پھیلانے کے لیے چادر لاؤ میر نے جاتے ہوئے اواز لگائی تمہیں
اس وقت چادر کی پڑی ہے مرہا اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے بولی بکواس بند
کرو جتنا کہا ہے اتنا کرو میر سیڑھیاں اترتے دھاڑا مرہا

کی زبان تالو سے چپکی شائستہ نے اس کی کبر ڈکھولنی چاہی جولاک تھی صوفیا نے اپنی چادر اتارتے احتشام کے ہاتھ میں پکڑائی احتشام جلدی سے لیے نیچے بھاگا میر نے اسے پچھلی سیٹ پر لٹایا ہی تھا کہ احتشام نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے چادر میر کی طرف پھینکی اندر بیٹھیں بھائی احتشام نے گاڑی سٹارٹ کی میری گھٹنوں کے بل سیٹ سے نیچے ہی بیٹھ گیا ہے تو احتشام نے گاڑی اگے بڑھائی میر نے اس کے گلے میں موجود دوپٹے کو نکالتے اس کی کلائی سے تھوڑا پیچھے رکھتے بازوں کو زور سے باندھا پاؤں سے بھی خون رس رہا تھا اسے اس وقت اپنے ٹائی کا موجود ہونا شدت سے محسوس ہوا تھا اپنی ماں کے دوپٹے کے کنارے سے اس کے پاؤں سے تھوڑا اوپر کر کے ٹانگ باندھ دی اتنی زور سے ٹانگ باندھنے پر بھی میرال نے حرکت نہ کی جلدی کرو میر نے فکر مندی سے کہا گیا بس کچھ ہی دیر بعد گاڑی کی بریک لگی میر نے اسے دوبارہ بازو میں اٹھایا اور اندر کی جانب بھاگا باقی چادر اس کے وجود پر پھیلادی تھی

ایمر جنسی پلیز سر اس طرف ائیں وہ جلدی سے اسے سٹچر پر لٹا گیا نرس اسے پہچان گئی تھی اس لیے پہلے ہی ڈاکٹر کو بلانے چلی گئی باقی سب بھی ان کے پیچھے ہی ہسپتال پہنچے تھے یہ پولیس کیس ہے پہلے پولیس کو بلائیں ڈاکٹر نے اس کی کٹی ہوئی کلائی دیکھتے کہا میر نے غصے سے اتے ڈاکٹروں کو گریبان سے پکڑتے دیوار سے لگایا تمہاری پولیس کے چکر میں اگر میرو کو کچھ ہوا تو میں تمہاری جان لے لوں گا پولیس کی رٹ چھوڑ کر اس کا ٹریٹمنٹ کرو باقی سب میں دیکھ لوں گا اور میرو مجھے زندہ چاہیے نہیں تو اس سے پہلے تیرا جنازہ اٹھے گا میر نے ڈاکٹر کو میرال کی سٹچر کی طرف دھکا دیا میں تم پر کیس۔۔۔۔جو بھی کرنا ہے بعد میں کرنا پہلے اس کا علاج کرو ڈاکٹر کی زبان اگے چلنے سے انکاری ہوئی دس منٹ میں مجھے پوزیٹو جواب چاہیے نہیں تو اس ہسپتال سے رخصت کرتے تجھے تیرے اباؤ اجداد سے ملادوں گا سمجھے کہتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل گیا دوسری نرس اس کی جانب ائی سر یہاں سائن کر دیں اگر پیشنٹ کو کچھ بھی ہوا تو ہسپتال۔۔۔۔۔۔میر نے

اس سے پیپر پکڑتے ایک جست میں پھاڑ دیے اگر اسے کچھ ہوا تو تم سب کے جنازے کے ساتھ قل دسواں بھی میں اج ہی پڑھا کر جاؤں گا میر نے کہتے ہی شاہ زین کو کال ملائی وہ اس کا دوست تھا جو پولیس میں تھا

بات کرتے موبائل بند ہی کیا تھا کہ دوسری نرس باہر ائی

سر بلڈ ارینج کریں زاویار نے اگے بڑھتے بلڈ گروپ پوچھا میر ایہی ہے

زاویار کہتے ابھی اگے چلنے ہی لگا تھا کہ میر بلڈ گروپ کا نام سنتے ساتھ چل پڑا کیونکہ اس کا بھی وہی تھا

کچھ دیر کا وقت گزرا تھا کہ نرس باہر ائی مرہا جلدی سے اگے بڑھتی اس سے میرو کے بارے میں پوچھنے لگی

انہوں نے خودکشی کو کامیاب بنانے کی ممکنہ حد تک کوشش کی ہے نیند کی گولیاں کھائی ہیں اگر ان سے بچ بھی جاؤں تو بلڈ پریشر ہائی کرنے کی جس سے ہارٹ اٹیک کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور ان سب پر تضاد وین کٹ کر کے

اور وہ بھی ایک نہیں دونوں ہاتھوں کی اور ایک پیر کی انہوں نے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی

ان کا بچنا کرامتوں میں ہی شمار ہو گا (یہاں معجزوں کا لفظ اس لیے استعمال نہیں کیا گیا کیونکہ معجزے صرف انبیاء کرام علیہ السلام پر ہوا کرتے تھے جبکہ خدا کے نیک بندوں پر کرامتیں ہوتی ہیں اور عام لوگ بھی اسی زمرے میں آتے ہیں) اپ لوگ دعا کریں ان کی بات سنتے حسن صاحب گرنے لگے تھے جو ابھی ابھی ہاسپٹل پہنچے تھے کہ احتشام نے اگے بڑھتے انہیں تھاما ذولفقار جلدی سے شاہستہ کی طرف ائے میر کہاں ہے؟ خون دینے کے لیے اندر گیا ہے حسن صاحب کی انکھیں بھیگ چکی تھیں اس وقت اپنی شہزادی کے لیے ہر انکھ اشکبار تھی اس نے یہ حرکت کیوں کی کسی نے کچھ کہا تھا اسے؟ حسن صاحب سب کی طرف باری باری دیکھتے داڑھے نہیں بابا کسی نے کچھ نہیں کہا کسی کو نہیں پتہ کہ اس نے یہ حرکت کیوں کی ہے احتشام نے سب کی مشترکہ صفائی دی مرہابیٹا تمہیں پتہ ہے؟

شائستہ نے کہا یہ بات تو اب وہی بتا سکتی ہے یا پھر ثانیہ کو کال کرو جلدی

مرہا نے جلدی سے ثانیہ کا نمبر ڈائل کیا اگر مجھے پتہ چلا کہ کسی نے اسے کچھ کہا ہے تو اس کی کھال ادھیڑ دوں گا اس بات کو یاد رکھنا تم سب ان کی بیٹی کی خواہش کو میرو نے ان کی زندگی میں شامل ہو کر پورا کیا تھا تو ایک باپ کس طرح اپنی بیٹی کو اس حال میں برداشت کر سکتا تھا

کچھ دیر کا ہی وقت گزرا تھا کہ ثانیہ سامنے سے بھاگتی ہوئی اگے بڑھ رہی تھی

ک۔۔۔کیا۔۔۔ہوا۔۔۔می۔۔میرو۔۔۔کو؟

میر کی خیریت اور حالات کے کنڑول ہونے کا احتشام نے رات کو ہی ثانیہ کو بتا دیا تھا

کچھ نہیں ہوا تم ارام سے بیٹھو مرہا نے اسے تسلی دی اگر وہ ٹھیک ہے تو اپ سب رو کیوں رہے ہیں؟ یار مجھے بتائیں میرو کو کچھ ہوا تو نہیں؟

ثانیہ کی انکھوں سے انسو گرتے عارضوں کی زینت بنے

اس نے خود کشی کی ہے کیاااا؟ مگر جب میر بھائی ٹھیک ہیں تو پھر اس نے یہ قدم۔۔۔۔۔۔۔سب نے اس کی بات سنتے اس کی طرف دیکھا سب کی نظریں خود پر محسوس کرتی وہ سٹپٹائی مطلب کہ جب ایسا کچھ ہوا ہی نہیں تو اس نے ایسا کیوں کیا ہے اسی لیے تو تمہیں بلایا ہے کہ شاید تمہیں کچھ پتہ ہو شائستہ بولیں ثانیہ کا ذہن چند دن پیچھے گیا جب گاڑی میں بیٹھے اس نے اسے اپنے پلان سے اگاہ کیا تھا

ن۔۔۔ نہیں مجھے تو اس نے کچھ نہیں بتایا

میر بھائی کہاں ہیں انہیں پتہ ہے اس بات کا؟ وہ اندر روم میں ہی ہے بلڈ دے رہے ہیں ثانیہ نے منہ پر ہاتھ رکھا

وہ کیسی ہے؟ اپی اپ مجھے بتائیں پلیز وہ مرہا سے مخاطب ہوئی

اس نے سلیپنگ پلز ہائی بلڈ پریشر کی گولیاں کھانے کے ساتھ ساتھ باڈی کو تین جگہ سے کٹ کیا ہے مرہا کی بات سنتے ثانیہ مزید اپنا اپ سنبھال نہ سکیں اور اگلے ہی لمحے زمین پر بیٹھی زبان کو مانو چپ لگ گئی تھی ثانیہ سنبھالو

خود کو کیا کر رہی ہو احتشام نے کہا ثانیہ دونوں ہاتھوں کو چہرے پر رکھتی رونے لگی تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ڈاکٹر باہر ایا سب جلدی سے ڈاکٹر کی طرف لپکے

پیشنٹ کی جان بچ گئی ہے وہ اب خطرے سے باہر ہیں اپ انہیں بروقت ہاسپٹل لے ائے شائید وہ کسی خوف کی زد میں تھی یا پھر نیند کے حاوی ہونے پر اس کے کاپرے ہاتھ کلائیوں کو زیادہ گہرا کٹ نہیں لگا سکے اور گولیوں نے بھی ابھی اپنا اثر مکمل نہیں کیا تھا ہم نے ان کا سٹمک واش کر دیا ہے کچھ دیر اپ کو ان کی ڈائٹ کا خیال رکھنا پڑے گا خون کافی بہہ گیا ہے بی کیئر فل ڈاکٹر حسن صاحب کا شانہ تھپتھپاتے اگے بڑھ گیا

میر خاموشی سے کمرے سے باہر نکلا اس کے پیچھے ہی زاویار بھی تھا مام میں گھر جا رہا ہوں وہ بنا کسی سے نظر ملا اطلاع دیتے باہر نکل گیا (وہ ایسا ہی تھا جب کسی بات میں الجھ جاتا تھا تو یا تو بہت زیادہ غصہ کرنے لگتے تھا یا مکمل طور پر خاموشی اختیار کر لیتا تھا) اسے یوں تھکا تھکا سا دیکھ کر کسی نے بھی

اسے نہیں روکا تھاان سب کو پتہ تھا کہ وہ اس کے لیے کتنا حساس ہے

ذلقرنین بیٹا جاؤ تم اس کے پیچھے زہرہ نے کہاذوالقرنین اس کے پیچھے گیا اس سے پہلے کہ ذلقرنین اس تک پہنچتا وہ گاڑی روڈ پر ڈال چکا تھا

میرال کی ہوش میں انے کے بعد سب ہی اس سے ملے مگر میرال بت بنی لیٹی رہی ثانیہ اور مرہا اس سے بات کرنا چاہتی تھی مگر سب کا یہاں موجود ہونا ان کی زبانوں کو روکے ہوئے تھا

پھپھو اپ تائی امی کو لے کر گھر جائیں میں زوبیہ اور احتشام اس کے پاس رک جاتے ہیں ماما اپ بھی گھر جائیں مرہا نے کہا

نہیں بیٹا میں رکتی ہوں یہاں زہرا نے کہا میرہا اٹھ کھڑی ہوئی اور زہرہ کو باہر انے کا اشارہ کیا زہرہ اس کے پیچھے چل پڑیں پھپھو میری بات سنیں میں اس سے اس حرکت کی وجہ پوچھنا چاہتی ہوں جو اپ سب کے بڑوں کی موجودگی میں وہ کبھی نہیں بتائے گی میں ثانیہ اور زوبیہ یہاں رکیں گی نہیں

بلکہ اپ ایسا کریں زوبیہ کو بھی لے جائیں بات کو سمجھنے کی کوشش کریں

زہرہ اس کی بات کا مطلب سمجھتی اندر کی جانب چل پڑی

بھابھی! صوفیہ اس کے بیٹھ کے پاس ہی موجود سٹول پر بیٹھی ہوئی تھیں

میرال کو ارام کرنے دیں اور اپ کے بھی ارام کا وقت ہو گیا ہے دوائی کا

بھی وقت نکل رہا ہے زاویار اور ذلقرنین چلو سب کو لے کر گھر چلو ضوبیہ

چلو تم بھی ممانی کو ساتھ لے کر گاڑی میں بیٹھو سب ہی خاموشی سے زہرا

کی بات مانتے باہر نکلنے لگے

ذوالفقار اٹھاؤ حسن بھائی کو بھی۔۔۔۔۔

تمہیں اس حرکت سے پہلے ایک دفعہ بھی اپنے باپ کا خیال نہیں ایا حسن

صاحب اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے بولے میرال کا چہرہ دوسری جانب تھا وہ

کسی سے بھی نظر نہیں ملا رہی تھی اس لیے ہوش میں انے کے بعد بھی

انکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی تم نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ ایک باپ اپنی

جوان اولاد کا جنازہ کیسے اٹھائے گا میرال کی انکھوں سے انسو بہتے تکیے میں

جذب ہونے لگے اج میں اپنے رب سے ایک دعا کرتا ہوں کہ مجھے اب اپنے پاس بلا لے تاکہ ان حالات کا دوبارہ مجھے سامنا نہ کرنا پڑے میرال ایک دم سے بیٹھی ان کے سینے سے لگی سوری

تایا ابو۔۔۔۔۔اج مجھے شرمندگی ہو رہی ہے کہ ہم نے تم سے بہت کم محبت کی ہے اس لیے اس حرکت کے پیچھے کی وجہ ہماری محبت پر غالب اگئی ہے

نہیں تایا ابو مجھے معاف کر دیں اپ نے مجھے بہت محبت دی میں بہت شرمندہ ہوں وہ جلدی اپنی غلطی پر پشیمان ہو جایا کرتی تھی ذولفقار نے حسن صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے انہیں مزید ایسے جملے بولنے سے منع کیا تم جلدی سے ٹھیک ہو کر گھر اؤ باقی باتیں بعد میں کریں گے

کہتے ہی وہ اس کے ماتھے کا زخم بچاتے اس کے سر پر بوسہ دیتے اٹھ کھڑے ہوئے ذوالفقار نے بھی اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں پکڑتے انسو صاف کیے جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ کیونکہ ان بازوں پر وہ رنگارنگ چوڑیاں ہی

اچھی لگتی ہیں جو تم ہمیشہ ضد کر کے منگواتی تھی یہ وائٹ وائٹ پٹیاں بالکل پیاری نہیں لگ رہی وہ چہرے پر ہلکی سی مسکان سے جائے بول رہے تھے کوئی بھی اسے شرمندہ کرنے کے حق میں بالکل نہیں تھا میرال نے اثبات میں سر ہلایا وہ اس کا گال تھپتھپاتے باہر نکل گئے اس کا خیال رکھنا اور میں زاویار کو کہتی ہوں وہ کھانا لے کر تم تینوں کو دے جاتا ہے زہرہ فکر مندی ظاہر کرتے باہر چلی گئی مرہا بھی ان کے پیچھے باہر نکلی ان کے جاتے ہی ثانیہ اٹھ کھڑی ہوئی

بے وفا ہے تو میرا دل کر رہا ہے تیرے منہ پر دو چار لگاؤں یہ سب کرتے وقت دور دور تک بھی تیری سوچوں میں میں نہیں ائی ہوں گی اس ایک شخص نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے میر جونارا ضگی کو ایک سائیڈ پر رکھتے کچھ گھنٹوں بعد اس کا حال احوال پوچھنے ایا تھا ان دونوں کو گفتگو کرتے دیکھ کر دروازے پر ہی رک گیا

میر۔۔۔۔۔میر۔۔۔۔۔۔میر کیا ہے میر؟جو تمہیں اس کے اگے ہم سب نظر نہیں اتے وہ ہزیانی انداز میں چیخ رہی تھی انتہائی مغرور شخص ہے وہ جو صرف اپنے اپ سے محبت کرتا ہے اج تک اسے تمہاری محبت نظر ائی؟اور تم۔۔۔۔۔۔

ثانیہ!!!!!!میرال چیخی

میر کی انکھوں کے سامنے سائے لہرانے لگے

اپنی زبان کو لگام دو ایک لفظ بھی میر کے خلاف بولا نا تو خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں میں تم سے ہر تعلق توڑ دوں گی میں بھول جاؤں گی کہ تم میری کیا لگتی ہو مر ہا جو ابھی ائی تھی اس کی اتنی جنونیت دیکھتے حیران ہوتی میر کو کراس کرتی اندر جا کر اسے چپ کروانے ہی لگی تھی کہ میر نے اس کا ہاتھ پکڑتے واپسی پیچھے کی طرف کھینچتے اسے اندر جانے سے روکا گرفت اتنی سخت

تھی کہ میر کے ہاتھوں کی انگلیاں اس کے بازو پر چھاپ چھوڑ چکی تھی

میر کی بات کرتے تمہیں ویسے بھی یاد نہیں رہتا کہ میں تمہاری کیا لگتی ہوں آواز دھیمی ہوئی تم اس کی محبت میں اتنی خود غرض ہوتی جا رہی ہو کہ تمہیں کسی اور کے جذبوں کا خیال ہی نہیں رہتا لہجہ اب نارمل تھا میرال نے اس سے نظر ہٹالی ہر شخص کے سامنے تم مجھے اتنا سپیشل فیل کرواتی مجھے ساتویں اسمان پر بٹھا دیتی ہو

اور میر کی بات کرتے تو مجھے ساتویں اسمان سے دھکا دیتی میری دوستی کی توہین کر دیتی ہو

میر حیران در حیران کھڑا تھا اس کی انکھوں کے سامنے میرال کے بچپن سے اب تک کی ریل چل رہی تھی اسے ہر اس وقت پر ہر اس لمحے پر غصہ ارہا تھا جو اس نے میرال کی کیئر کرتے گزارا تھا

تم بارہ سال کی تھی جب میر سے محبت کرتی تھی میں تو نو سال کی تھی جب تم سے دوستی ہوئی تھی

بارہ سال کا سنتے باہر کھڑے میر اور مرہا دونوں پر بجلی سی گری میر کی انکھیں پھیلیں

ثانیہ خدا کے لیے چپ ہو جاؤ میر ادل بند ہو رہا ہے بالکل حقیقت سنتے تمہارا دل بند ہو رہا ہے نا اور تمہیں اس حالت میں دیکھ کر میر ادل تو بھنگڑے ڈال رہا ہے

یہ لیں مرہا اپی زاویار کھانا لے کرایا تھا مرہا کے پاس اکر کھڑا ہوتے کھانا اس کی طرف بڑھایا مگر مرہا نے تو اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا

ثانیہ پلیز چپ ہو جاؤ میر ال روتے روتے مدم اواز میں بولی بس ایک بات کا جواب دے دو تم نے سب کی محبت پر خاک ڈالتے میر کے لیے یہ انتہائی قدم اٹھایا ہے نا تو کہاں ہے میر ؟ مجھے نہیں پتہ میر ال کو اور کوئی جواب نہ سوجا تو بس اتنا ہی بول دیا

جب سے وہ گیا ہے دوبارہ ہسپتال نہیں ایا اور تم نے اس کے لیے اپنی زندگی داؤ پر لگادی لہجے میں غصے کا عنصر شامل تھا ان کے لیے نہیں اپنے لیے۔۔۔۔۔اپنے لیے کیا ہے سب بار بار ان کو الزام دینا بند کرو

گھر والے مجھے احتشام بھائی کی منکوحہ بنانا چاہتے ہیں وہ غصے سے چیختی اس کو مزید اگاہی دے گئی اور میر وا اپنے جسم و جان کا مالک صرف میر کو سمجھتی اور مانتی ہے اب مجھ سے مزید بحث نہ کرنا چپ کر کے بیٹھ جاؤ وہاں پر۔۔۔۔۔وہ غصے سے چیختی اخری جملہ ارام سے کہتی لیٹ گئی ثانیہ اس تک پہنچی اور اسے شانے سے پکڑ کر اٹھاتے زور سے گلے لگایا

میرال بلند اواز سے رونے لگی ثانیہ۔۔۔۔میں مر جاؤں گی مگر کسی اور کی نہیں بنوں گی اس کے رونے پر میر کا دل دہل گیا اتنا برا تو وہ اپنے باپ کے مرنے پر نہیں روئی تھی انہیں کہو کہ وہ خود کسی کے بھی ہو جائیں میں چپ رہوں گی سب چاہتے ہیں کہ وہ مرہا اپی سے شادی کر لیں تو وہ کر لیں اس کی

یہ بات سنتے مرہا کو شاک لگا اس نے بے ساختہ میر کی طرف دیکھا مگر مجھے کسی اور کے حوالے نہ کریں وہ نہیں جانتے مگر میں ان کے بغیر کیسے رہوں گی میں محبت میں بہت آگے نکل آئی ہوں اتنی آگے کے پلٹنا یا منزل بدلنا دونوں ہی ممکن نہیں تمہیں پتہ ہے ان کا جھوٹا کھانے کی لت لگ گئی ہے ایک دن نا کھاؤں تو جسم میں کچھ ادھورا ادھورا سا محسوس ہوتا ہے اور یہ یہ جو کٹ وہ ثانیہ سے الگ ہوتی اس کے سامنے بازو کرتے بولی اور ان کا استعمال شدہ بلیڈ ہی چوری کر کے اس سے اپنے جسم کو کاٹا ہے قسم سے درد سے زیادہ سکون ملا ہے اب ایسے میں تم ہی بتاؤ میں کیسے کسی اور کی ہو جاؤں ماااا

میر کو دروازے میں نسب ڈیزائین دار شیشے میں اپنا عکس نظر آیا اپنا چہرہ دیکھتے ہوئے غصہ عود کر آیا غصے سے دانتوں کو اتنی زور سے دبایا کہ دونوں

گالوں کے جبڑے واضح ہوئے جو اس کی خوبصورتی کو اور بڑھا گئے میر نے ہاتھوں کی مٹھی بھینچتے پوری قوت سے شیشے پر مکا جڑا شیشہ تڑک کی اواز سے ٹوٹا مرہانے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے زاویار جلدی سے پیچھے ہوا شیشے کی کرچیاں کمرے میں دور تک پھیلیں اندر بیٹھے دونوں وجود اس اچانک حملے پر ڈر گئے میر کے ہاتھ سے خون بہتا سفید ٹائل کو رنگنے لگا میر لمبے لمبے ڈاگ بڑھتا باہر نکل گیا

مرہا اس کے اتنے غصے میں نکلنے پر پریشان ہوئی یہ مجھے پکڑاؤ اور اس کے پیچھے جاؤ مرہا نے کھانے کی طرف اشارہ کیا

میں اس بپھرے ہوئے شیر کو قابو نہیں کر سکتا اندر بیٹھی شیرنی کو ہی بھیجیں

بکواس بند کرو اور خبردار کسی سے بھی اس بات کا ذکر کیا نہیں تو اسی شیر کے اگے ڈال دوں گی ثانیہ پاؤں بچاتی دروازہ کھولتی جس میں پہلے ہی شیشے کے ٹوٹنے کی وجہ سے ہول ہو چکا تھا باہر ائی اپی یہ کیسے ٹوٹا؟

اتنی دکھی داستانِ عشق سن کر وہ پگھل تو سکتا نہیں تھا اس لیے ٹوٹ گیا

زاویار نے لقمہ لگانا ضروری سمجھا اس کی بات سنتے ثانیہ کو حیرت کا جھٹکا لگا

بکواس بند کر کے دفع ہو جاؤ کام کاج کے تم ہے نہیں یہاں بیٹھ کر میراثیوں

کی طرح جگتے ہی مارنی ہیں احتشام چلتا ہوا ان کے پاس ارکا یہ کیا ہوا ہے؟

اپ کے بڑے بھائی نے پنچنگ بیگ سمجھ کر مکا جڑ دیا ہے خدا حافظ زاویار

کہتے ہاتھ لہراتے وہاں سے نو دو گ ہوا کیا مطلب؟اس نے مرہا پی سے

پوچھا

میر اپنا ازلی غصہ نکال کر گیا ہے مطلب کہاں گئے ہیں؟احتشام فکر مندی

سے بولا مجھے نہیں پتہ لوگ اس سارے تماشے کو دیکھ کر اب اپنے اپنے

راستے دوبارہ چل پڑے تھے انتظامیہ نے بھی ابھی کاروائیاں کرنی ہوں گی

ذوالقرنین کو بھی بلا لو میر ہا کندھے اچکا کر اندر چلی گئی ثانیہ کو تو سمجھ ہی نہیں

ارہی تھی کیا بولے کیا رہنے دی

یہ کیابد تمیزی ہے سامنے سے دوادمی اکر احتشام سے استفسار کرنے لگے سر

اپ ائیں میرے ساتھ

یہ کوئی تم لوگوں کا گھر ہے سر یہاں کھڑے ہو کر بات کرنے سے مزید

پھیلے گی ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں وہ ان کو لیے چل پڑا اپی یہ کیا ہوا ہے؟

مرہا کے روم میں اتے ہی

میرال نے پوچھا میر تمہاری لوسٹوری سننے کے بعد خراج تحسین پیش کر

کے گیا ہے کیاااا؟ وہ ایک دم سے چیخی شکر کرو اندر نہیں ایا نہیں تو نشان

حیدر بھی تمہیں اج ہی مل جانا تھا میرال انکھیں پھیلائے مرہا کو دیکھ رہی

تھی مرہا نے کندھے اچکائے اور کھانا نکال کر ٹیبل پر رکھنے لگی

اچھا ٹھیک ہے خیر خیریت سے واپس اؤ شائستہ مرہا سے

کہتی کال بند کرتے ابھی مڑی ہی تھی کہ نوشین اندر داخل ہوتے بولی

السلام علیکم خالہ کیسی ہیں اپ؟ وہ شائستہ کے گلے لگی میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہواؤ بیٹھو شائستہ نے خوش دلی سے استقبال کیا نوشین کے ہمراہ دو لڑکیاں بھی اندر داخل ہوئیں امن بھی اگے بڑھتی شائستہ سے ملی جب کہ نور نے دور سے ہی سلام کیا

امن کافی دیر بعد چکر نہیں لگایا تم نے؟ امن مسکرائی امن نوشین کی چھوٹی نند تھی جس کی ابھی شادی نہیں ہوئی تھی

اس کو میں نے پہچانا نہیں شائستہ نے نور کی جانب دیکھتے کہا یہ میری بڑی نند کی چھوٹی بیٹی ہے نور الہدی۔۔۔۔۔ نوشین نے بتایق بڑا پیارا نام ہے نور الہدی شائستہ نے تعریف کی وہ مسکرائیں

اچھا تم لوگ بیٹھو میں بھابھی کو بلا کر لاتی ہوں

پاؤں ارام سے رکھنا دکھ جائے گا مرہانے فکر مندی سے کہا ارے میرال جی رکیں زاویار اسے پاؤں زمین پر رکھتے دیکھ کر بولتے ہوئے گاڑی تک ایا اپ اپنے مبارک اور زخمی قدم زمین پر رکھتی اسے (زمین) اپنے مبارک قدموں کا بوسہ لینے کا موقع فراہم نہ کریں وہ مسکراہٹ کو کنڑول کرتے بول رہا تھا مرہا اور میرال رک کر اس کی بات سننے لگی میں ابھی کیپٹن شاہ میر حسن کو بلا کر لاتا ہوں وہ اپ کو بازوں میں اٹھا کر فضائی سفر کرواتے اپ کے کمرے

میں چھوڑائیں گے اس کی بات سنتے میرال شرم سے سرخ ہوئی چہرے پر شرمندگی ہی شرمندگی تھی زاویار!!!! مرہانے غصے سے اسے پکارا تھا تم کچھ دیر کے لیے خاموش نہیں رہ سکتے ہر وقت ایک ہی ٹون میں رہنا ضروری ہوتا ہے وہ اتنی مشکل سے کھڑی ہے بجائے اس کی مدد کرنے کے اپنے بے باک جملوں سے اسے مزید شرمندہ کر رہے ہو یہ مت بھول جایا

کرو کہ بہن ہے وہ تمہاری بات کرتے ہوئے اپنی حدود نہ بولا کرو سوری یار میں تو بس مذاق کر رہا تھا

چلو میرال۔۔۔۔یہ سب اس نے میرو کے چہرے کی شرمندگی دیکھتے کہا تھا مرہا آپی سوری پلیز میں تو بس اپ کو یہ بتانے ایا تھا کہ نوشین اپی ائی ہوئی ہیں میرو کو اس طرح نہ لے کر جائیں ہم نے انہیں صرف اس کے سیڑھیوں سے گرنے کا بتایا ہے میرال نے مرہا کی طرف معصومیت سے دیکھا اس کے یوں دیکھنے پر مرہا کو جی بھر کر پیار ایا اتنی جلدی نہ ڈر جایا کرو حالات جیسے بھی ہوں نارمل رہنا سیکھو یہ پکڑو تائی امی کا دوپٹہ اس کو اچھے سے اوڑھ کر اپنے ہاتھوں کو چھپاؤ اور پیر پر تو ہمیں ویسے بھی موچ ائی ہے کیوں زاویار؟ جی جی بالکل میرال اس کے اتنے جلدی حل نکالنے پر مسکرا دی

کیسی ہو میرو؟ میں ٹھیک ہوں اپی آپ کیسی ہیں؟ وہ صوفے پر بیٹھتے بولی مرہا ان سب کا حال احوال دریافت کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی ثانیہ

راستے میں ہی اپنے گھر چلی گئی تھی وہ سب باتوں میں مصروف تھے نوران کی باتوں سے بور ہو رہی تھی اسے کسی کے ساتھ پرینک کرنے کی شدت سے کمی محسوس ہو رہی تھی اس نے امن کو کہنی ماری امن نے اس کی طرف دیکھا کہ اسی لمحے میرال کی بھی نظر ان کی طرف اٹھ گئی نور نے میرال کے دیکھنے پر ہونٹ پھیلاتے مصنوعی سمائل کی امن دوبارہ باقی سب کی طرف دیکھنے لگی

مما۔۔۔۔۔ مما میں میچ جیت گیا ذلقرنین جو صبح ہی صبح ان سب کو چکمہ دیتے میچ کے لیے نکل گیا تھا گرمی کی وجہ سے وہ طلوع افتاب کے بعد یا غروب افتاب سے پہلے میچ رکھتے تھے وہ مصنوعی گیند ہوا میں پھینکتا اندر بڑھتا خوشی سے چیخ رہا تھا سب اس کے یوں اوازیں لگانے پر اس کی جانب دیکھ رہے تھے وہ ابھی بازو کو پیچھے کیے اوپر کی طرف لاتے مصنوعی بال کروانے ہی لگا تھا کہ سامنے نور کو دیکھتے جو اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی

حیرت سے اس کے ہاتھ کی مٹھی کھلی اور اس کے ہاتھ میں موجود بائیک کی چابی ہوا میں لہراتی نور کے سر پر لگی

سسسس۔۔۔۔۔نور نے سسکی بھری ذلقرنین نے پورے لاؤنج میں نظر دوڑائی سب ہی اسے گھور رہے تھے اور شائستہ بیگم تو اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے سالم نگل جائیں گی اس نے نور کی طرف دیکھا جو سر پر ہاتھ رکھے حیرانگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے اسے دیکھ رہی تھی ذوالقرنین کو سمجھ ہی نہیں ارہا تھا کیا بولے

ہائے کیسی ہیں اپ؟ وہ شرمندگی کے عالم میں نوشین سے پوچھنے لگا نوشین تو تمہاری بچپن کی سہیلی ہے نا تمیز سے سلام نہیں کی جاتی شائستہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی دانت پیستے بولی

سوری فار آل دس اللہ حافظ۔۔۔۔۔کہتے ہی وہ وہاں سے رفو چکر ہوا اس کی ماں لڑکیوں کا خیال کیے بنا اس کی کلاس لگانے والی تھیں بیٹا مجھے دکھاؤ زیادہ تو نہیں لگی شائستہ نے اس کی طرف قدم بڑھاتے اس کے سر کو دیکھنا

چاہا نہیں انٹی کوئی بات نہیں خالہ کوئی بات نہیں اتنی تو یہ روز لوگوں کے ساتھ پرینک کر کے ان سے کھا کر اجاتی ہے نوشین ہنستے ہوئے بولی ان کی بات پر امن ہنستی اور باقی سب نے نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تائی امی مجھے اپنے روم میں جانا ہے سر میں درد ہو رہا ہے میرال صوفیہ کی طرف دیکھتے بولی زوبیہ جاؤ اسے لے کر جاؤ کمرے میں نوشین اپی پھر ملاقات ہو گی شاید میڈیسن کا اثر ختم ہو رہا ہے تو میرے سر میں درد ہونے لگ گئی ہے ہاں ہاں تم ارام کرو نوشین نے کہا تھینکس امن اور نور تم لوگ ائے۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے لگتا ہے میں نے اپ کو کہیں دیکھا ہے نور نے ذہن پر زور ڈالتے کہا مگر کہاں دیکھا ہے یہ یاد نہیں ارہا ویسے میں نے اپ کو کبھی نہیں دیکھا میرال نے اسمائل کرتے کہا شاید میرا وہم ہو نور نے بات ختم کرنا مناسب سمجھا اللہ حافظ وہ کہتے ہی زوبیہ کے ہمراہ لاؤنج سے نکل گئی

تقریبا ایک گھنٹے کے بعد مرہا بلو پینٹ پر سکن ٹاپ پہنے سٹالر کو گلے کے گرد سٹائلش انداز میں لیے اپنے کمرے سے باہر نکلی بال کھلے ہوئے تھے ماما میں علینہ کے گھر جارہی ہوں کچھ دیر میں واپس اجاؤں گی مرہا ابھی تم ہسپتال سے ائی تھی تھوڑا ارام کر لیتی پہلے ماما جارہی ہوں جلدی ہی اجاؤں گی میرہا تم نے پھر یہ بے ہولباس پہن لیا ہے میں نے منع کیا تھا نا اب تم چھوٹی نہیں ہو

بائے "اس سے پہلے کہ وہ اسے کپڑے تبدیل کرنے کا کہتیں وہ ان کی " ڈانٹ کو سنی ان سنی کرتی سیڑھیاں اترنے لگی

زوبی میر کہاں ہیں؟ میرال اپنے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے بولی زریون برتھ ڈے سے اگلے دن ہی واپس چلا گیا تھا زہرہ اور زوبیہ کا بھی کل جانے کا ارادہ تھا مگر میرال کی وجہ سے رک گئے میر بھائی کو تو میں نے رات سے نہیں دیکھا اس کی بات سنتے میرال حیران کم اور شرمندہ زیادہ ہوئی تھی اچھا تم مجھے پتہ کر کے بتادوں گی؟ میرال نے پوچھا کوئی ضروری کام ہے تو

مجھے بتادو میں کہہ دیتی ہوں ارے نہیں نہیں ان کو کچھ مت کہنا بس دیکھ کر

اؤ وہ کہاں ہیں؟ اوکے زوبیا کہتی باہر نکل گئی

کچھ منٹوں بعد زوبیا واپس ائی میر بھائی تو صبح سے چلے گئے ہوئے ہیں وہ

نارمل انداز میں بتانے لگی کہاں؟ یار کہاں جانا ہے انہوں نے۔۔۔۔۔۔

زوبیہ اس کے بے تکے سے سوال پر پوچھنے لگی میرال روہانسی ہوئی اسے

اب اس کی ناراضگی سے ڈر لگ رہا تھا وہ سب حقیقت جاننے کے بعد اتنا

خاموش کیوں تھا؟ میرال کی سمجھ سے باہر تھا

سر وہ جو لڑکی اس دن مال میں دیکھی تھی وہ ابھی ابھی گھر سے نکلی ہے ساتھ

کون کون ہے؟ بھاری مردانہ اواز فون میں گونجی اکیلی ہے سر ساتھ

ڈرائیور بھی نہیں ہے اج پک اپ دشمنوں کے ہوش ٹھکانے لگانے کا وقت

ہوا چاہتا ہے کال بند ہو گئی اب مرہا کی گاڑی کا پیچھا کیا جانے لگا وہ ریلیکس

بیٹھی ڈرائیو کر رہی تھی شدید گرمی کی وجہ سے سڑکوں پر گاڑیاں کم کم ہی

تھیں ایک دم سے مرہا کے گاڑی کے دونوں اطراف گاڑیاں اتی اس کی گاڑی کے ساتھ ساتھ چلنے لگی مرہانے اپنے دائیں بائیں دیکھا اسے خطرہ محسوس ہوا تھا وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھانے لگی مرہانے دائیں بائیں دیکھا اندر بیٹھے شخص چہرے پر بلیک ماسک لگائے ہوئے تھے انہیں دیکھتے ہی مرہا کو اس دن مال میں گھورنے والا شخص یاد ایا کہ اچانک ہی فائر ہوا مرحا کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا مرہانے ڈر پر قابو پاتے گاڑی کو کنڑول کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہو گئی گاڑی رکتے ہی ارد گرد کی گاڑیاں بھی رک گئی ایک شخص نے باہر نکلتے مرہا کی کار کا شیشہ بجاتے اسے باہر انے کا کہا مگر وہ اپنے دماغ کو استعمال کرتی گاڑی لاک کیے موبائل اٹھا کے کال ملانے لگی کہ گولی کی اواز کے ساتھ ساتھ شیشہ ٹوٹنے کی اواز گونجی مرہا سے فون چھٹتے گاڑی کا دروازہ کھولا گیا اور مرہا کو بالوں سے پکڑتے باہر نکالا بالوں پر گرفت اتنی مضبوط تھی کہ میرہا بے ساختہ چیخی سامنے موجود وحشی پر کوئی اثر نہ ہوا میرہا نے پوری قوت لگاتے اپنے لمبے ناخن جس ہاتھ سے اس نے

بال پکڑے تھے بازو میں گاڑے وار ایسا شدت والا تھا کہ مقابل نے جھٹکے سے اسے چھوڑا کہ دوسرے نے اسے ایک جست میں اٹھاتے گاڑی میں پھینکنے والے انداز میں بٹھایا اور ساتھ خود بھی سوار ہوا کون ہو تم؟ وہ ایک دم سے چیختی اس سے فاصلہ بنانے لگی کہ دوسری جانب سے بھی دوسرا شخص اندر سوار ہوا اب اواز نہیں یہ سارے سوال شاہ صاحب سے پوچھنا گاڑی منزل کی طرف بڑھی تو تم لوگ نہیں پھوٹ سکتے؟ وہ دوبارہ غصے سے چیخی وہ اپنے ڈر کو خود پر حاوی

نہیں ہونے دے رہی تھی نہیں!!! جواب بائیں جانب ٹیک لگا کر انکھیں موندے ہوئے شخص کی طرف سے ایا تھا اس کتے نے بھی بھونکنا ہی ہے تو تم لوگ ہی پھوٹ دو

وہ بھونکے یا کاٹے ہمیں پرواہ نہیں اب چپ کر کے بیٹھی رہو شرافت سے کہہ رہا ہوں نہیں تو جتنی تم نازک ہو نا ایک ہی تھپڑ کے بعد تین دن تک ہوش میں نہ اسکو گی اس کے تھپڑ بولنے پر بے ساختہ مرہا کی نظر اس کے

ہاتھ کی طرف گئی جو دیکھنے میں ہی ہاتھیوں جیسا لگ رہا تھا تم عورتیں کتنی جنگلی ہوتی ہو وہ اپنے بازو پر پورے دس زخم جن سے خون رسنے کے بعد جم چکا تھا ان پر ہاتھ پھیرتے بولا کتوں کے لیے جنگلی بننے میں کوئی قباحت نہیں تم اس سے اتنی زبان کیوں لڑا رہے ہو؟ بائیں جانب بیٹھے شخص نے انکھیں کھولتے غصے سے کہا مرہا ایک دفعہ دائیں جانب دیکھتی پھر بائیں جانب کہ گاڑیوں کے ٹائروں کی چرچراہٹ گونجی ہاتھ باندھو اس کی گاڑی رکتے ہی مقابل سنجیدگی سے کہتے باہر نکلا

خبردار مجھے ہاتھ لگایا تو مرہا کے سر میں ابھی بھی درد ہو رہا تھا جہاں سے اس نے اس کے بال پکڑے تھے

اپنے باس کو باہر بلاؤ میں نے اندر نہیں جانا لڑکے نے اسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بنا اس کے دونوں ہاتھ باندھ دیے شاہ صاحب ملازم نہیں ہے تمہارے۔۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر کا وقت گزرا تھا مرہا ہال نما بڑے سے کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور اطراف میں بڑے بڑے وجود لیے سیاہ پینٹ پر سیاہ ٹی شرٹ پہنے چہروں کو ڈھانپے ہوئے گارڈز کھڑے تھے وہاں اتنی خاموشی تھی کہ جیسے یہاں کوئی موجود ہی نہ ہو مرہا ادھر ادھر نظریں دوڑاتی ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی جب گھڑی کی سوئیوں کی مانند ٹک ٹک اس کی سماعتوں سے ٹکرائی اس نے اواز کے تعاقب میں دیکھا

سفید کاٹن

کی شلوار قمیض پر بادامی رنگ کا کوٹ پہنے پیروں میں لش پش کرتے براؤن جوتے جو اس کے ہر قدم پر اواز پیدا کر رہے تھے کھڑی مغرور ناک تلے گھنی مونچھیں اس کے حسن کو مزید بڑھا رہی تھی وہ دل فریب چال چلتے مرہا سے کچھ فاصلے پر اکھڑا ہوا ٹک ٹک کی اواز ختم ہونے پر مرہا نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا مرہا اسے پہچان نہیں

پار ہی تھی آخر وہ کون تھا اور اسے کیوں اغوا کروایا تھا مخالف نے اک نظر مرہا کے پورے وجود پر ڈالی وہ اس کا چہرہ بغور دیکھنے لگا کہ مرحا نے ایک آئی بھرو اٹھاتے اس پر اپنا غصہ ظاہر کیا

کہ مقابل نے آگے بڑھتے اپنے ہی آدمی کے منہ پر ایک زوردار مکہ مارا مرہا کی آنکھیں پھیلیں

یہ تمھیں کہاں سے بیس بائیس سال کی لڑکی لگ رہی ہے؟ وہ انگلی اٹھاتے مرہا کی جانب کرتے غصے سے اپنے ہی آدمی پر گرجا

مرہا نے گہری سانس بھری مطلب وہ اسے غلط فہمی میں اٹھا لائے تھے

شاہ صاحب میں سچ کہہ رہا ہوں یہ وہی لڑکی ہے جو اس دن مال میں شاہ میر سے بات کر رہی تھی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا میر کا نام سنتے مرہا کا دل دھڑکا مطلب یہ میر کے دشمن ہیں۔۔۔۔۔ مخالف نے مڑتے ایک نظر مرہا پر ڈالی مگر مرہا کا نفیڈنٹ بیٹھی چہرے کو بے تاثر رکھے ہوئے تھی

وہ بنا مرہا سے نظر ہٹائے مرہا کے مخالف سمت تقریباً بارہ فٹ سے چودہ فٹ دور صوفے پر براجمان ہوا

پہلے تو وہ بغور مرہا کا جائزہ لیتا رہا پھر تحمل مزاجی سے بولا

تمہارا نام کیا ہے لڑکی؟ لہجے میں اک روعب سا تھا

فرسٹ آف آل مجھ سے رسپکٹفلی بات کرو اور دوسری بات پہلے تم بتاؤ تم کون ہو اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟

اب کی دفعہ بھنویں مخالف شخص نے اٹھائیں آئی لائک اٹ مگر ابھی یہ ایٹیٹیوڈ تمھاری صحت کے لیے کافی نقصاندہ ثابت ہو سکتا ہے

ایٹیٹیوڈ؟ اسے ایٹیٹیوڈ نہیں کہتے۔۔۔۔۔اسے کہتے ہیں خود کی عزت کروانا

اور سوری ٹو سے ریسپکٹ دو گے تو جواب بھی دوں گی اور بدلے میں عزت بھی ورنہ بولتے جاؤ پھر خود ہی۔۔۔۔

مرہا نے کرسی سے ٹیک لگائی

مخالف مسلسل اس کا چہرا دیکھتے اس کی بات ختم ہونے پر بولا

کیا نام ہے تمھارا؟ مرہا دل ہی دل میں مسکرائی

نائلہ۔۔۔۔ مگر جواب لاپرواہی سے دیا

باپ کا نام؟ سفیان احمد خان

رہائش؟ مخالف شخص اب جملوں کی بجائے لفظوں کا استعمال کرتا سوال

پوچھ رہا تھا

آباؤاجداد کراچی میں ہیں اور میں یہاں

وجہ؟ جاب

کونسی؟ یونیورسٹی لیکچرار مختصر لفظوں کے سوال وجواب جاری تھے

مخالف نے سگریٹ سلگھاتے لبوں میں دبایا کچھ دیر کی خاموشی رائج ہوئی

کہ پھر خاموشی کے تسلسل کو توڑا گیا

اس کا مطلب تم اس شہر میں اکیلی رہتی ہو؟

مرہا اس کے بات کی گہرائی بھانپ چکی تھی ہاں مگر ظاہری طور پر

مخالف نے دھویں کو فضا میں چھوڑا

رہتی کہاں ہو؟ کیا میری شکل دیکھ کر تمھیں واقعی لگ رہا ہے کہ میں اتنی بے وقوف ہوں؟ سوال پر سوال کیا گیا

مخالف کے لبوں پر مسکان کے اثرات نمایاں ہوئے

اچھا چلو یہ تو ہو گئی معمولی سی بات چیت اب! مدعے کی بات پر آتے ہیں

"""شاہ میر تمہارا کیا لگتا ہے؟

کچھ بھی نہیں مرہا نے نارمل انداز میں جواب دیا

دیکھو لڑکی۔۔۔۔۔۔۔ نہیں دیکھو گی مرہا نے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں

مخالف نے آنکھیں میچتے ہونٹوں کو آپس میں دباتے اپنے غصے کو کنٹرول کیا

اگر وہ تمھارا کچھ نہیں لگتا تو تم اس سے بات کیوں کر رہی تھی؟

مرہا نے آنکھیں کھولیں اگر بات کرنے کے لیے تعلق ہونا ضروری ہے تو مجھے تو پھر تمھیں منہ ہی نہیں لگانا چاہیے

ہاتھ میں پکڑا سلگتا سگریٹ بے دردی سے مسلہ گیا وہ چاہ کر بھی اس پر غصہ نہیں کر پا رہا تھا

بائے داوے میری دوست کا ایکس (بوائے فرینڈ) تھا

اور تم سے بات کیوں کر رہا تھا؟ اواز دھیمی مگر لہجہ سخت تھا

دونوں کی شادی تک بات پہنچ چکی تھی کہ پھر لڑائی ہو گئی بس اسی ٹاپک پر بات چل رہی تھی

اتنی سنجیدہ بات مال میں بیٹھ کر؟۔۔۔اور وہ بھی ویڈیو کال پر؟ تو اور ایسی باتیں یونیورسٹی کے پروجیکٹر پر کرتے ہیں مخالف کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے

اس کے تاثرات دیکھتے مرہا بولی خود ہی تم عجیب و غریب بچوں والے سوال پوچھ رہے ہو تو پھر جواب تو ایسے ہی آئیں گے نا

تو کیا وہ ابھی بھی ریلیشن میں ہیں؟ مخالف نے اگلا سوال پوچھا

ویسے آپس کی بات بتاؤں مجھے اب واقعی لگتا ہے کہ قوتِ سماعت کا کوئی مسلئہ یا دماغی طور پر کچھ ہلچل سی۔۔۔۔۔۔۔۔یونو میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں

مخالف شخص نے مٹھیاں بھینچیں چہرے پر غصہ ہی غصہ تھا

مرہا کو اس سے خوف سا محسوس ہوا اس لیے فوراً بولی

اچھا اچھا ریلکس۔۔۔۔میں نے کہا تھا کہ وہ میری دوست کا ایکس تھا مرہا نے ایکس پر زور دیا

مخالف نے کچھ دیر اسے دیکھا کہ پھر بولا اب تم میری بچھائی گئی بسات کا مہرہ ہو

ایکسکیوزمی! تم مجھ پر حکم جاری نہیں کر سکتے

تمھیں نہیں لگتا کہ تم کچھ زیادہ ہی اچھل رہی ہو؟ حالانکہ تمہیں اس وقت ڈرنا چاہیے تم میری قید میں ہو

جیسا رو عب تم مجھے اس وقت دیکھا رہے ہو بالکل ایسا ہی رو عب دن میں چھتیس لفنگوں کا میں بلا ناغہ دیکھتی ہوں اور اپنے مصنوعی جاہ و جلال سے مجھے ڈرانے کی کوشش مت کرو

اور یہ پھٹیچر جو تم نے پال رکھے ہیں کسی کام کاج کے تو ہے نہیں ان گدھوں کو تو اکیس سال اور اٹھائیس سال کی لڑکی کی پہچان نا ہوئی اور تم چلے ہو ان کے سر پر دشمنیاں پالنے

تمھیں میں نے یہاں میری ذات پر مضمون لکھنے کے لیے نہیں بٹھایا تم مجھے شاہ میر تک رسائی دو گی اور تمھارے اس کام کے عوض تم جو چاہوں گی تمھیں مل جائے گا یہاں تک کہ میں تمھیں اپنی سیاسی پارٹی میں انٹری کی آفر بھی دیتا ہوں

میں ان عہدوں کو لات مارتی کراچی سے لاہور آئی ہوں اور جتنی رقم تم مجھے دو گے نا اس معمولی رقم سے زیادہ کے تو ہمارے گینگ میں ہتھیار استعمال ہوتے ہیں

ایک منٹ ایک منٹ کون سا گینگ ؟

میرے بارے میں جاننے کی زیادہ کوشش مت کرو بظاہر ہی سہی مگر تم ہو

پارسا اور پارساؤں کے دامن پر لگا ہلکا سا دھبہ اندھوں کو بھی متوجہ کر لیتا

ہے مرہانے اس کے چمکتے دمکتے سفید کاٹن کے لباس کی طرف دیکھا

اور کم از کم ایک گھنٹہ تو ہو ہی گیا ہے مجھے منظرِ عام سے غائب ہوئے اب

بات صرف اتنی سی ہے کہ جلدی سے بتاؤ کے اس لڑکے سے تمھاری کیا

دشمنی ہے کیونکہ مجھے لگ رہا ہے کہ آیک آدھ احسان تم پر کر ہی دینا چاہیے

مخالف شخص خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا اگر وہ اتنی نڈر اور مغرور تھی تو

کچھ تو ایسا تھا جو اسے اس قدر بہادر بنائے ہوئے جو اس کی عزت کے ڈر کو

بھی ختم کیے ہوئے تھا

میں اس گدی کا تیسرا وارث ہوں وہ صوفے سے اٹھتا صوفے کی دائیں

جانب کچھ فاصلے پر پڑے اونچے ٹیبل کے پاس پہنچا دوسرے وارث

مطلب میرے باباگاؤں کے سردار اس نے اک بوتل اٹھاتے اس میں

موجود مشروب گلاس میں انڈیلا۔۔۔۔اور سیاستدان ہونے کی وجہ سے معاشرے میں اک نام تھا اور پھر ٹپک پڑا اک پولیس والا مخالف شخص گلاس اٹھائے پلٹتا مرہا کی جانب دیکھنے لگا اس کے ہاتھ میں موجود شراب دیکھتے مرہا کے اوسان خطا ہوئے

اور پھر وہی گھسی پٹی ایمانداری۔۔۔۔۔

چائے پانی کا خاصا انتظام بھی کیا اس کے لیے مگر شائید ڈائیٹ کانشیس تھا ڈر رہا تھا کہیں چائے پانی (مالِ حرام) سے توند نا نکل آیا کہتے ہی وہ قہقہ لگانے لگا مرہا جو بظاہر بہادر بنی ہوئی تھی دل ہی دل میں اس پر کیا بیت رہی تھی وہی جانتی تھی

آج وہ ہوتا تو اس سے ضرور پوچھتا کہ تم ممبر پر کیوں نا بیٹھے خیر

۔۔۔۔۔۔پھر اس کی ایمانداری۔۔۔۔ایمانداری کی رٹ

پھر اس نے ایک دن وہ کیا جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا

بس پھر جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا وہ اس نے کیا اور وہ برداشت سے باہر تھا مرہا خاموش بیٹھی اسے سن رہی تھی کیونکہ اس پر یہ راز پہلی دفعہ کھل رہے تھے

وہ چلتے چلتے مرہا کے قریب آ کھڑا ہوا اس نے میرے بابا جان کے سفید دامن پر دھبہ لگا دیا

سفید دامن؟ سیریسلی؟ یہ جملہ تمھیں ایسے بولنا چاہیے تھا کہ اس نے ظاہری آنکھوں سے دکھنے والے سفید دامن پر دھبہ لگا دیا تو چلو میں مانو بھی

مخالف نے جام بھرا گلاس پوری قوت لگاتے زمین پر مارا

جو کرچیوں میں تقسیم ہوتا ہوا میں اڑتا دوبارا زمین پر بکھرا مرہا نے آنکھیں میچیں مخالف نے اسے شانے سے پکڑتے سامنے کھڑا کیا جتنی تم بکواس کر رہی ہو تمھیں ڈر نہیں لگ رہا؟ نو اس نے نفی میں سر ہلایا کہ سر ہلانے سے

سیاہ بال رقص کرنے لگے اس سے پہلے کے مقابل اس سیاہ جال میں پھنس جاتا مرہا بولی

ڈرتی تو میں اپنے باپ سے نہیں تم کیا چیز ہو وہ دو سے چار ہوئی آنکھیں سینے میں کچھ گڑ بڑ کا احساس دلانے لگی کہ مرہا نے اس سے بازو چھڑوانا چاہا مگر گرفت اتنی سخت تھی کہ تکلیف برداشت سے باہر ہو رہی تھی مرہا نے اسے دھکا دیا مگر مقابل اپنی جگہ سٹل رہا میرا بازو چھوڑو ورنہ تمھارا منہ نوچ لوں گی وہ چیخی

اس نے نظر اٹھاتے اپنے آدمی کی طرف دیکھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہال خالی ہو گیا مرہا کی جان لبوں کو آئی

اب بولو وہ تسلی سے اسے دیکھتا بولا مرہا نے غصے بھری نظر اس پر ڈالی یہ جو تم کر رہے ہو نا یہ تمھیں بہت مہنگا پڑے گا وہ اس کے سرخ سجے ہونٹوں کا ملنا اور بچھڑ کر پھر ملنا دیکھ رہا تھا

مرہا بمشکل اپنے ڈر کو قابو کر رہی تھی لڑکی جتنی چاہے مرضی بہادر ہو

عزت کا ڈر اس کی بہادری ملیامیٹ کر ہی دیتا ہے

اسے خود کو یوں دیکھتا پا کر مرحا نے چہرہ پھیرا مرحا

کے جسم سے اٹھتی پرفیوم کی تیز مہک اسے مائل کر رہی تھی

وہ جلدی سے اسے چھوڑتا فاصلہ بنا گیا

مرہا بس غصے سے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی وہ جا کر صوفے پر بیٹھ گیا

ہال میں مکمل خاموشی تھی

میں تمھارا کوئی کام نہیں کروں گی سمجھے تم اور تمھارا مجھے یوں چھونا اس کا

حساب بھی تمھیں دینا پڑے گا

تمھیں لگ رہا ہے میں کوئی گرے پڑے خاندان کی کوئی غریب سی معمولی

سی لڑکی ہوں اگر میں آٹھ بجے سے پہلے اپنی رہائشگاہ میں نا پہنچی تو میرے

لوگ اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے میں نے لیکچرار کہا اور تم نے

مجھے بس لیکچرار ہی سمجھ لیا ہے اب تمھیں اندازہ ہو گا کہ کسی گینگ کی لڑکی

کو غلط فہمی میں بھی نہیں اٹھانا چاہیے وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا اپنے کتوں سے کہو کہ مجھے واپس چھوڑ کر آئیں وہ بلند آواز میں چیخی

ایسا نہیں تھا کہ وہ اس کی باتوں کی وجہ سے اس سے ڈر گیا تھا

یہ غصے میں ہو گیا۔۔۔۔مجھے تمھیں یوں ہاتھ نہیں لگانا چاہیے تھا وہ اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو کھولتا سیٹ کر کے باندھتے بولا

مرہا ابھی بھی کھڑی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی پلیز ہیو آ سیٹ اس نے مرہا کی جانب دیکھے بنا ہاتھ سے کرسی کی طرف اشارہ کیا مرہا کچھ سیکنڈ کھڑے رہنے کے بعد کرسی پر بیٹھ گئی

اپنی بات کو جلدی ختم کرو مجھے دیر ہو رہی ہے وہ اپنی غلطی پر پشیمان تھا اور پھر مرہا بھی تو اس کی چال کو جاننا چاہتی تھی تاکہ وہ میر کو اگاہ کر سکے

اس نے میرے بابا کی ساکھ کو بہت بڑا دھچکا دیا اس کی وجہ سے میرے بابا نے ایک رات جیل میں گزاری

مرہااب خاموشی سے اسے سن رہی تھی جبکہ وہ کسی غیر مرئی نقطے کی جانب دیکھتا بات کر رہا تھا

اور یہ بات لوگوں کے ذہنوں میں ایسے رچ بس گئی جیسے ہوا میں اکسیجن

اس سے پہلے کہ ہم اپنا بدلہ لیتے اس (حسین) کے کسی دوسرے دشمن نے اسے قتل کر دیا مرہا کے دل کو دھچکا سا لگا انکھوں میں حسین کی لاش کا منظر لہرایا

لیکن۔۔۔۔۔اس کے بھتیجے شاہ میر حسن کو لگا کہ اسے میرے بابا نے قتل کروایا ہے

اور اس نے بدلہ لینے کے لیے میرے بابا کو قتل کر دیا مرہا کی انکھیں پھیلیں

اور اب میں اس سے عزت اور جان دونوں کا بدلہ لوں گا اس نے سخت تاثرات سے مرہا کی جانب دیکھا خوف سے مرہا کے دل کی رفتار بڑھنے لگی

مگر تمھیں اتنی دیر بعد کیوں خیال آیا بدلہ لینے کا؟

مقابل نے جانچتی نظروں سے مرہا کو دیکھا کہ مرہا سٹپٹائی

مگر جلد ہی سنبھل گئ

میں نے تمہیں وقت کا تو بتایا ہی نہیں پھر تمہیں کیسے پتہ کہ یہ کافی پرانی بات ہے؟

جس حساب سے تم نے بتایا ہے کہ پہلے وہ پولیس والا ایا ہم لوگوں نے اسے کافی آفر زدیں مگر اس نے ریجیکٹ کر دیں پھر تمہارے بابا جیل گئے واپس ائے پھر وہ پولیس والا قتل ہوا پھر تمہارے بابا قتل ہوئے تو یہ سارا پراسیس ایک ہفتے کا تو ہو نہیں سکتا بس اسی سے میں نے اندازہ لگایا کہ کم از کم دو سے چار مہینے تو لگ ہی گئے ہوں گے مرہا نے پوری کوشش کی بات کو سنبھالنے کی اور وہ کامیاب ٹھہری

کافی حاضر دماغ ہو تم وہ داد دیتی نظروں سے دیکھتے بولا

میں نے کافی دفعہ کوشش کی اس سے بدلہ لینے کی البتہ دو سے چار حملے بھی کروائے مگر قسمت بہت مہربان ہے اس پر ہر دفعہ بچ جاتا ہے اس نے لائٹر جلاتے سگریٹ سلگایا حملوں کا سنتے مرہا حیران ہوئی میر نے تو کبھی کسی

بات کا ذکر نہیں کیا تھا مگر اب کی دفعہ نہیں اس نے سگرٹ پکڑے ہاتھ کے انگوٹھے سے پیشانی کھجائی

اب کی دفعہ میں اس پر دہرا وار کروں گا وہ اٹھ کھڑا ہوا

اور اس وار کی شروعات تم کرو گی

میں اس کی ایکس کی دوست ہوں مجھے وہ اچھی طرح جانتا ہے میں منظر عام پر اتی اس کے مقابل کھڑی ہو کر اس پر وار نہیں کر سکوں گی اور نہ ہی وہ میری کسی چال میں ائے گا

وار کرنے کو کہہ بھی کون رہا ہے میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں کہ تم اپنی دوست کی دوبارہ اس سے دوستی کرواؤ یا پھر خود ہی اس کے ساتھ ریلیشن میں اجاؤ

تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ میں اپنی دوست کے بی ایف کو اپنا بی ایف بنالوں مرہانے ائی بروا ٹھایا

توحرج ہی کیا ہے اس میں اور ویسے بھی یہ اج کل کا من سی بات ہے لڑکی نے اپنی ہی دوست کا گھر برباد کر دیا شوہر کو اپنی بیوی کی سہیلی پسند اگئی لڑکی اپنی دوست کے منگیتر کے ساتھ بھاگ گئی ڈراموں فلموں میں بھی تو اج کل بس یہی دکھایا جا رہا ہے تم بھی انہی کی طرح تھوڑی سی ایکٹنگ کر لو لیکن ہاں اس کی پرسنلٹی سے امپریس مت ہو جانا کیونکہ یہ بھی اج کل کی فلموں میں ہی چل رہا ہے کہ لڑکی بدلہ لینے پہنچی اور اسے دشمن کے بیٹے سے محبت ہو گئی مگر تم اس کی شکل دیکھ کر اس سے محبت مت کر بیٹھنا ورنہ مجبورا مجھے ولن بننا پڑے گا

مجھے لیکچر سننا نہیں دینا پسند ہے اور اگر تمہارے پاس کوئی پلان ہے تو مجھے بتاؤ نہیں تو مجھے ابھی بھجواؤ اور سالڈ پلان تیار کر کے بعد میں مجھ سے رابطہ کر لینا

سیاست دانوں کو منصوبہ بندی کرنے کے لیے ہفتوں یا دنوں کی ضرورت نہیں پڑتی

ان کا دماغ ہما وقت نت نئ بسات بچھانے کے لیے تیار رہتا ہے

اب کی دفعہ میں اس پر دہرا وار کروں گا وہ دوبارہ شراب گلاس میں انڈیلنے لگا مرہا اب جلد از جلد بات کو سمیٹنا چاہتی تھی اسے اس کی اس حرکت سے خوف سا محسوس ہو رہا تھا

کیسا وار؟ مجھے پتہ چلا تھا کہ حسین کی ایک بیٹی ہے جو لگ بھگ بیس سے بائیس سال کی ہو گی میرال کا سنتے مرہا کے دل نے رفتار پکڑی

اور ان کمینوں کو اسی پر نظر رکھنے کے لیے کہا تھا اور یہ تمہیں اٹھا لائے

ویسے بائی داوے تم شاہ میر کے گھر کیا کر رہی تھی؟ کیونکہ میرے ادمیوں نے تمہیں اس کے گھر سے نکلتے دیکھ کر ہی تمہارا پیچھا کیا تھا

مرہا کے دل کی رفتار خطرناک حد تک تیز ہوئی وہ حد ممکن چہرے کو نارمل رکھنے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی اسے کوئی اتھینٹک جواب سمجھ نہیں ارہا تھا

میری دوست کی فیملی کینیڈا میں تھی اور وہ چھ ماہ ان کے پاس رہنے گئی تھی کہ درمیان میں ہی اس کا شاہ میر سے بریک اپ ہو گیا وہ اب واپس ائی ہے تو اس نے شاہ میر کے دیے گئے سارے تحفے مجھے دیے تا کہ میں اسے واپس کر دوں بس وہی دینے گئی تھی

مخالف شخص نے سر کو خم دیا

اس کا مطلب تم کافی حد تک اسے جانتی ہو پھر تو تمہیں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی اچھی بات ہے

کہتے ہی اس نے حرام مشروب کا گھونٹ بھرا

حسین نے میرے بابا کو ایک رات جیل میں رکھ کر ان کی عزت کا جنازہ نکالا اور شاہ میر نے میرے بابا کو قتل کیا سو میں شاہ میر سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لوں گا اور حسین کی بیٹی کو اغوا کر کے اپنے بابا کی عزت کا کہتے ہی وہ خباثت سے قہقہ لگانے لگا مرہا کا دل ڈوبنے لگا

چڑیا شکنجے میں پھنسے گی تو عقاب کی پرواز متاثر ہو گی میں اس لڑکی کو اغوا کر کے اس کو اتنا بے بس کر دوں گا کہ اس کے پاس کوئی دوسرا چارہ نہیں بچے گا مرہا کا دل چاہ رہا تھا کہ ابھی اس کا منہ نوچ لے مگر اس وقت اسے تحمل مزاجی سے کام لینا تھا

اس نے گھونٹ بھرا کہ گلاس خالی ہو گیا مرہا اب جلد از جلد وہاں سے نکلنا چاہتی تھی

ٹھیک ہے تم اس منصوبے پر عمل کرنے کی تیاری پکڑو میں تمہارا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوں

مگر کیا گارنٹی ہے کہ تم یہاں سے جانے کے بعد بدل نہیں جاؤ گی

اب تم مجھ پر شک کر رہے ہو اور یہ میں ہر گز برداشت نہیں کروں گی مرہا نے لہجہ سخت کیا

اوکے ریلیکس۔۔۔۔

ہاتھ کھولو میرے مجھے درد ہو رہا ہے

مقابل قدم قدم چلتا اس کے قریب ایا مرہا نے گود میں رکھے ہاتھ بس
تھوڑے سے اوپر اٹھائے
مخالف شخص ہلکا سا جھکتے اس کے ہاتھوں پر بندی رسی کھولنے لگا مرہا دل ہی
دل میں گہرا مسکرائی اس نے اتنے بڑے ادمی کو اپنے سامنے جھکانے کے
ساتھ ساتھ اس سے معافی بھی منگوالی تھی وہ خود پر فخر یہ مسکرا رہی تھی کہ
مخالف کا بے دہانی میں ہلکا سا ہاتھ اس کے ہاتھ کو لگا مرہا کے وجود میں ایک
کرنٹ سا دوڑا وہ فورا ہاتھ کھینچتی غصے سے اسے گھورنے لگی
اس کے یوں ہاتھ کھینچنے پر مخالف نے جھکے ہوئے ہی اس کی طرف دیکھا سیاہ
گہری انکھوں پر سایہ فگن سیاہ بھنوؤں کے درمیان ایک لکیر مرہا کے غصے
کو واضح کر رہی تھی اس نے بھنوؤں سے نظر ہٹاتے اس کی انکھوں میں
دیکھا جو طیش کے عالم میں قیامت خیز لگ رہی تھیں

دل جو پہلے ہی اس کے لمس پر دھڑک رہا تھا اسے یوں اپنی جانب دیکھتے اور زوروں سے دھڑکنے لگا کہ مرہا فورا لہجے کو سخت کرتی بولی گھورنے کے لیے نہیں ہاتھ کھولنے کے لیے کہا ہے اور ساتھ ہی اس سے نظریں ہٹا گئی

مخالف کے لبوں کو ہلکی سی مسکان نے چھوا وہ اس کے مکمل چہرے پر ایک نظر دوڑاتا دوبارہ اس کے ہاتھ کھولنے لگا ہاتھ کھولتے وہ سیدھا ہوا کہ مرہا اپنی کلائیوں کو رب کرتی اٹھ کھڑی ہوئی

اب کیا میں نے یہاں سے پیدل گھر جانا ہے یا تم مجھے اپنی شاہی سواری میں روانہ کرو گے شاہ صاحب ! شاہ صاحب طنزیہ کہا تھا

مقابل جو دونوں ہاتھ کمر کی پچھلی جانب باندھے تسلی سے کھڑا تھا اس کے شاہ صاحب کہنے پر گہرا مسکرایا

جی اپ فکر نہیں کریں اپ کو مکمل پروٹوکول اور باعزت طریقے کے ساتھ اپ کے گھر تک پہنچا دیا جائے گا

مرہا اس کے "آپ" بلانے پر بس اسے دیکھتی رہ گئی

اپ اپنا نمبر لکھوا دیجئے۔۔۔۔۔۔وہ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتے بولا

موبائل تو تمہارے دو نمبر ادمیوں نے توڑ دیا ہے مگر تم نمبر لکھ

لو۔۔۔۔۔مرہا نے اسے نمبر لکھوایا

اپ اپنے سامان کی فکر نہیں کریں وہ اپ کے گھر پہنچ جائے گا

نہیں اس کی ضرورت نہیں اور بائی داوے تمہارا کیا نام ہے ؟

"خرم جہانگیر شاہ"

نائس نیم۔۔۔۔۔مرہا نے جھوٹی تعریف کی

اب کس دروازے سے باہر نکلنا ہے یہ بھی ذرا بتا دو کیونکہ مجھے دیر ہو رہی

ہے

خرم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چلنے کا کہا مرہا ہائی ہیلز کے ساتھ

دلفریب چال چلتی اس کے اگے اگے چلنے لگی

جب کہ حرم اس سے چند قدم کے فاصلے پر اس کے سیاہ سٹریٹ بالوں کا

لہرانا دیکھ رہا تھا

وہ ہال سے باہر نکلی کہ گارڈز سینہ تانے گردن اکڑائے اپنی ڈیوٹی پر معمور تھے خرم وہیں کھڑا ہو گیا جب کہ وہ ان کے درمیان میں سے گزرتی اگے بڑھنے لگی کہ اس کی نظر اس وجود پر پڑی جس نے اس کے بال کھینچے تھے مرہا اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی وہ نظریں جھکائے ادباً کھڑا تھا جب مرہا نے اپنے نازک ہاتھوں سے ایک زوردار طمانچہ اس کے منہ پر رسید کیا خرم کے لبوں پر مسکان پھیلی کہ اس نے ایک اور تھپڑ دوسرے ادمی کے منہ پر رسید کیا

خرم کی مسکان گہری ہوئی جسے وہ ہونٹ اپس میں ملاتے چھپا گیا

مرہا ان دونوں پر غصے بھری نظر ڈالتی بنا مڑے باہر نکل گئی

اب کی دفعہ مودبانہ طریقے سے اس کے لیے گاڑی کے دروازے کھولے گئے

وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی ڈرائیونگ سیٹ پر یونیفارم میں ڈرائیور بیٹھا ہوا تھا اس کی گاڑی چلتے ہی پیچھے دوسری گاڑی بھی روانہ ہوئی جس میں گارڈز موجود تھے

وہ اپنی حاضر دماغی کی وجہ سے باعزت طریقے سے واپس جا رہی تھی جہاں سے لیا تھا وہیں پر اتار دو وہ ڈرائیور کے ایڈریس پوچھنے پر بولی

مگر بی بی جی اس وقت اس روڈ پر۔۔۔۔۔۔۔ جتنا کہا ہے اتنا کرو اگر وہ گھر جاتی تو اس کے گارڈز خرم کو بتا دیتے کہ وہ کہاں اتری ہے اور وہ ابھی کسی بھی قسم کا کوئی رکس نہیں لینا چاہتی تھی

اور فون دو مجھے اپنا۔۔۔اس نے ڈرائیور سے کہا

مگر بی بی جی میں کیسے۔۔۔۔۔۔ میرا موبائل ٹوٹ گیا ہے اور مجھے امپورٹنٹ کال کرنی ہے اس لیے فون دو اپنا اس نے حکمیہ کہا

ڈرائیور نے موبائل اس کے حوالے کیا جب اس نے احتشام کو کال ملائی کون صاحب بات کر رہے ہیں دوسری طرف سے اواز گونجی

صاحب نہیں صاحبہ مرہابات کر رہی ہوں ایک جگہ کا ایڈریس بھیج رہی ہوں وہاں پہنچو اور ہاں ڈرائیور کو ساتھ لے کر انا مگر کہاں ہیں اپ اور خیریت تو ہے؟ جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔۔۔۔جی۔۔۔کال بند کرتے ہی مرہانے کال ہسٹری ڈیلیٹ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے فون کی ریکارڈنگ بھی چیک کی مگر وہ ریکارڈنگ پر نہیں تھا اس نے موبائل اف کرتے ڈرائیور کے حوالے کیا

گاڑیوں کے ٹائل چرچرائے مرہا کے اترنے سے پہلے ہی گارڈز نے اگے بڑھتے گاڑی کا دروازہ کھول دیا وہ گاڑی سے باہر نکلی اندھیرا چھا چکا تھا اب وہ اس مقام پر کھڑی تھی جہاں سے اسے اغوا کیا گیا تھا وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھی گارڈز اطراف میں کھڑے تھے وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھی اندر سے اپنا بیگ اور موبائل پکڑتے سیدھی ہوئی موبائل کی سکرین ٹوٹ چکی تھی

جاؤ تم لوگ مرہانے گارڈز کو کہا۔۔۔۔شاہ صاحب کا حکم ہے کہ اپ کو باحفاظت اپ کے گھر پہنچایا جائے

جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔۔۔اور بتا دینا اسے کہ اس وقت میں اپنے گھر نہیں اپنے کسی دوست کے گھر جا رہی ہوں

جی۔۔۔۔گارڈز گاڑیوں میں سوار ہوئے اور گاڑیاں اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئی

کچھ ہی دیر بعد گاڑی اس کے سامنے ار کی احتشام گاڑی سے نکلتا جلدی سے اس تک پہنچا اپ یہاں کیوں کھڑی ہیں؟ صبر رکھو سب کچھ بتاتی ہوں بس ابھی یہاں سے چلو اور ڈرائیور سے کہو کہ گاڑی کا ٹائر چینج کر کے گاڑی کی مرمت کروانے کے لیے لے جائے وہ دوسری گاڑی میں سوار ہوئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اب گھر کی جانب جا رہے تھے اپ ہی بتائیں تو صحیح ہوا کیا ہے؟ اور یہ گاڑی کو کیا ہوا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا

احتشام میں اس وقت بولنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔میر کی اج کی ہی واپسی ہے؟

جی۔۔۔۔ہاں تو بس اب گھر جا کر فریش ہو جاؤں کچھ ریسٹ کر لوں تو جب میرا ئے گا تو سب کو ایک ہی دفعہ بتاؤں گی میں بار بار ریپیٹ نہیں کر سکتی اب مجھے کچھ دیر ارام کرنے دو اور دھیان رکھنا بس کوئی گاڑی ہمارا پیچھا نہ کر رہی ہو کہتے ہی وہ انکھیں موند گئی

احتشام کو وہ تھکی تھکی سی لگ رہی تھی اس لیے وہ احتراماً خاموش ہو گیا

رات کے گیارہ بج رہے تھے مرہا گھر اکر فریش ہوتی ریسٹ کر کے کھانا وغیرہ کھا کر اب میرال اور ذوبیہ کے ہمراہ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی زاویار اور ذلقرنین بھی دونوں پاس بیٹھے اپنے اپنے موبائل پر گیم کھیلنے میں مصروف تھے

ذوالقرنین۔۔۔۔جی؟میر کو کال کرو اور پوچھو کتنی دیر میں پہنچے گا؟یہ اج اپ میر بھائی کا بڑا انتظار کر رہی ہیں

خیریت ہے؟

چپ کر کے کال کرو اسے۔۔۔۔۔

ہیلو میر بھائی۔۔۔۔۔۔۔وعلیکم السلام میر نے جواب دیا ذوالقرنین شرمندہ ہوا وہ میں نے پوچھنا تھا کہ اپ گھر کب تک پہنچیں گے۔۔۔۔۔کوئی کام ہے کیا؟ نہیں بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔چلو پھر دروازہ کھولو میر نے کہتے کال کاٹ دی کچھ لمحوں بعد پورچ میں سے گاڑی کی ہارن کی اوازائی میرال کے دل نے رفتار پکڑی وہ اس رات کے بعد اج میر سے مل رہی تھی میر راہداری سے گزرتا ہوا اندر ایا کہ ذوالقرنین کو لاؤنج میں دیکھتے ڈائریکٹ لاؤنج میں اگیاااا

السلام علیکم ہمیشہ کی طرح سلام میں پہل کی سلام کا جواب پاتے وہ ذلقرنین سے مخاطب ہوا بولو کیا کہنا تھا کیوں فون کیا تھا؟ وہ مرہا آپی نے کروایا تھا میر نے ٹرن ہوتے مرہا کی طرف دیکھا کہ نظر سر جھکائے بیٹھی میرال پر پڑی وہ

اس سے نظر ہٹاتا مرہا کی جانب دیکھنے لگا بولو؟ تم چینج کر کے فریش ہو جاؤ پھر بات کرتے ہیں

نہیں تم بولو میں اب ایک ہی دفعہ جا کر ریسٹ کروں گا وہ اپنا سامان ٹیبل پر رکھتے صوفے پر بیٹھتے ٹیک لگا گیا کھانا منگواؤں تمہارے لیے؟ مرہا نے پوچھا

نہیں میں بس کچھ دیر بعد کافی۔۔۔۔۔۔ تم بولو وہ اپنا جملہ ادھورا چھوڑ گیا

خرم جہانگیر شاہ کون ہے؟ مرہا کے منہ سے خرم کا نام سنتے میر نے ٹیک چھوڑی تم کیوں پوچھ رہی ہو اور تم اس نام کو کیسے جانتی ہو؟

میں سب بتاتی ہوں پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

ذوالقرنین اور زاویار موبائل چھوڑتے ان دونوں کو دیکھنے لگے

مرہا سوال پوچھ کر دماغ خراب مت کرو سیدھی سیدھی طرح بات بتاؤ تم اس کے بارے میں کیسے جانتی ہو؟

اغوا کیا تھا اج اس نے مجھے

واٹ؟ تمہارا دماغ ٹھیک ہے تم جانتی ہو تم کیا کہہ رہی ہو؟

میرال بھی مرہا کی جانب حیرانگی سے دیکھنے لگی

ہاں پاگل ہوں اس لیے ایسی بات کر رہی ہوں

نہیں میں سمجھ نہیں پارہا اس نے تمہیں اغوا کر لیا اور اب تم ہمارے سامنے بیٹھی ہوئی ہو یہ کیا ماجرہ ہے مجھے ایکسپلین کرو

نہیں تو تم یہ کہنا چاہ رہے ہو اگر میں اغوا ہو گئی تھی تو مجھے یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا

مرہا بات کو غلط رنگ مت دو اور بنا کسی لگی لپٹی کے سیدھی سیدھی بات بتاؤ

وہ دونوں ایک سے بڑھ کر ایک سخت تاثرات کے ساتھ بول رہے تھے

ٹھیک ہے تو سنو پھر۔۔۔۔۔۔۔جب میرال کو ہسپتال سے لیے گھر آئی تو کچھ دیر بعد اپنی دوست کے گھر کے لیے نکلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اسے حرف بہ حرف بات بتانے لگی

شائستہ دو مگ ٹرے میں رکھے ٹرے تھامے ہوئے ذوالفقار کے ہمراہ لان سے اندر آئیں ان سب کو بیٹھے دیکھ کر وہ بھی لاؤنج میں داخل ہوئے تم سب اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو؟

ذوالفقار پوچھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے شائستہ بھی اپنے سب بچوں کو یہاں دیکھ کر انہیں کے پاس بیٹھ گئیں وہ بس بات کرنی تھی ایک میر سے تو وہی کر رہی تھی مرہا نے جواب دیا اور دوبارہ میر کی طرف دیکھا میں نے اسے اپنے نام کے ساتھ ساتھ بابا کا نام بھی غلط بتایا ہے اور ایڈریس بھی ۔۔۔۔مرہا نے اسے شاپنگ مال والی بات بھی بتائی پھر اس نے تمہارے (شاہ میر) ساتھ میرا تعلق پوچھا اس وقت مجھے سمجھ نہیں ارہا تھا مگر جو جو ذہن میں اتا گیا میں بولتی گئی میں نے اسے کہا کہ تم میری دوست کے ایکس بی ایف ہو اس کی بات سنتے زاویار اور ذوالقرنین نے اپنی ہنسی چھپائی مرہا کا لہجہ بھی کچھ حد تک نارمل ہوا پھر اس نے پوچھا کہ تم سے بات کیوں کر رہا تھا؟ اگر دوست کا بوائے فرینڈ تھا تو؟ میں نے کہا دونوں کی شادی تک بات

پہنچ گئی تھی پھر بریک اپ ہو گیا تو بس مجھ سے منت سمجھ کر رہا تھا کہ میں
کو سمجھاؤں رشتہ ختم نا کرے اپنی دوست
اس کی بات سنتے میر کا چہرہ دیکھنے والا تھا مرہا نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی یہ
تم کس کی بات کر رہی ہو؟ ذوالفقار بولے
حسین چچا اور شاہ میر کے دشمن خرم جہانگیر شاہ کی
اور تم اس سے کہاں ملی؟ اس کے ادمی اٹھا کر لے گئے تھے مجھے
۔۔۔۔۔۔کیاااا؟ جی ہاں
احتشام اندر داخل ہوا اور مرہا کو بات کرتے دیکھ کر وہ بھی جلدی سے لاونج
میں اکر میرال کے برابر میں بیٹھ گیا
اب بات مکمل سنیں ساری سمجھ اجائے گی مجھ پر روعب جھاڑتا مجھے کہنے لگا
کہ تم میری بسات کا مہرا ہو میں نے بھی پھر انکار کر دیا
تمہارا دماغ ٹھیک تھا ذوالفقار فورا بولے تو اور کیا کہتی حکم پہ حکم سنائی جا رہا
تھا چپ چاپ سن کر بات مان لیتی سوری ٹو سیم اگر اپ لوگ جانتے ہیں کہ

مجھ سے کسی کے حکم برداشت نہیں ہوتے سبھی اس کا ایٹیٹیوڈ دیکھ رہے تھے

اس نے بعد دوبارہ شروع کی وہ حرف کا حرف سب کچھ شاہ میر کے گوش گزار کرنا چاہتی تھی

مزے کی بات بتاؤں وہ مجھے پوچھتا ہے کہ کیا وہ دونوں ابھی بھی ریلیشن شپ میں ہیں

میں نے کہا مجھے لگتا ہے تمہارا کوئی قوت سماعت یا دماغی مسئلہ چل رہا ہے یہ سنتے اسے بہت طیش ایا

آپی ! اگر وہ اپ کو کوئی نقصان پہنچا دیتا تو؟ سچی بتاؤں ڈر تو بہت لگ رہا تھا مگر میں نے اسے اتنا گھمایا اتنا گھمایا کہ بیچارے کی سمجھ سوچ کا رخ ہی پلٹ گیا وہ ہنستی ہوئی بولی

مجھے کہتا ہے کہ شاہ میر تک رسائی دے دو اور بدلے میں عہدہ بھی چاہو تو لے لو چونکہ میں نے اسے بتایا تھا کہ اباؤ اجداد کراچی کے ہیں تو میں نے بھی

کہہ دیا کہ میں کراچی یہ سب چھوڑ کر آئی ہوں مجھے پیسے کی ضرورت نہیں مجھے لگا کہ وہ اس طرح تو مجھے جانے نہیں دے گا سو میں نے اس کی بات مان لینے کو ترجیح دی

تم دونوں کی اپ سے دشمنی کا تو مجھے کچھ پتہ تھا نہیں تو میں نے باتوں کو گھماتے ہوئے اس سے بات اگلوائی سو اس نے مجھے بتانا شروع کیا

تم نے اس کے باپ کو قتل کیا تھا؟

یہ بات اس نے تم سے کہی ہے؟ میر نے فورا پوچھا

نہیں میں نے اس سے کہی تھی میرے ہاتھ طنزیہ بولی آپی!!!!!! میرا ل نے دھیمی اواز سے کہتے خفگی سے اس کی جانب دیکھا

مرہا اس کی بات سمجھتے اس کی طرف جو کی سوری میری جان اب نہیں کہتی اس مدم اواز کو سب نے سنا مگر سمجھ صرف میر ہی سکا زاویار کی نظر زوبیہ پر تھی

میرال کی اس حرکت پر میر اسے دیکھنے لگا میر کا ذہن پیچھے کہیں دور گیا جب اس نے اسی جگہ پر بیٹھے ہوئے میر سے جہاز چلاتے وقت ڈر نہیں لگتا والا سوال پوچھا تھا تب بھی جب میر شرمندہ ہوا تھا تو میرال نے معذرت کی تھی کیا وہ اس سے اتنا لگاؤ رکھتی تھی کہ اس کا شرمندہ ہونا بھی گوارا نہیں

میر گہری سوچ میں ڈوبا سوچنے لگا

پہلے ہی میں نے بمشکل اپنے ڈر پر قابو پایا ہوا تھا پھر اس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس دیکھتے میرے پیروں تلے زمین نکل گئی اب میں چاہتی تھی کہ وہ جلد از جلد اپنی بات مکمل کر کے مجھے جانے دے ذوالفقار کو غصہ تو بہت ارہا تھا مگر کنٹرول کیے بیٹھے رہے

پھر وہ بتانے لگا کہ حسین چچا نے اس کے باپ کو جیل میں بند کر کے اس کے سفید دامن پر دھبہ لگایا تھا

میں نے کہا اپنے جملے کی تصحیح کرو کہ بظاہر دکھنے والے سفید دامن پر

اب میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا تھا مگر اسے غصہ اگیا

یہ کوئی وقت تھا جملوں کی تصیح کرنے کا؟ شائستہ بولیں

ماما نغمے تو ہمیں ایسے سنائے جاتے ہیں کہ "مجھے دشمن کے بچوں کو پڑھانا ہے

"تو جب پڑھا رہے ہیں تو اپ غصہ کر رہی ہیں وہ ہنستے ہوئے بولی اس کی

بات پر کچھ چہرے مسکرائے مگر میرال خاموش بیٹھی میر کی جانب دیکھ رہی

تھی جو اسے سرے سے ہی اگنور کیے ہوئے تھا

پھر غصے کے عالم میں مجھے شانے سے پکڑتے مد مقابل کھڑا کیا میر نے غصے

سے مٹھیاں بھینچیں ذوالفقار نے اس سے نظر ہٹائی کوئی بھی غیرت مند

شخص یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ اس کی بہن بیٹی کو کوئی ہاتھ لگائے جبکہ

احتشام، ذلقرنین اور زاویار کے چہرے کے بھی تاثرات سخت ہوئے

ایک لمحے کے لیے مجھے لگا کہ دو چار تھپڑ لگا کر چہرہ سجا دے گا مگر میں ڈر پر

قابو پاتی کھڑی رہی غصے سے کہتا ہے

تمہیں مجھ سے ڈر نہیں لگ رہا؟

آپی! مرہا نے مرال کی طرف دیکھا

آپی یہ تو میر ہادی (خانی ڈرامہ ہیرو) کی لائن نہیں تھی؟

جب اس نے خانی کو اغوا کیا تھا اور خانی بھی اس سے نہیں ڈر رہی تھی تو اس نے بھی غصے سے یہی سوال پوچھا تھا نا

شاباش میرو اتنی سیریس سچویشن میں بھی تمہیں ہینڈسم ہیروز یاد ارہے ہیں ذلقرنین نے کہا اسے میر ہادی کا اچھی طرح پتہ تھا کیونکہ ہمیشہ ڈرامہ دیکھنے سے پہلے اسی سے تو میرو کی لڑائی ہوتی تھی وہ دونوں ایک دوسرے سے ضد لگا کر لاؤنج میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھتے تھے میرال ڈرامہ دیکھنے کی ضد کرتی تھی اور ذلقرنین کرکٹ کا شوقین تھا اور دونوں اپنی اپنی ضد پر اڑے رہتے تھے جب کہ ہمیشہ ہار ذوالقرنین کی ہی ہوتی تھی اور کرکٹ دیکھنے کے لیے ہمیشہ اسے ہی کسی دوسرے کمرے کا رخ کرنا پڑتا تھا کیونکہ ہر دفعہ میرال کا کوئی نہ کوئی حمایتی پہنچ جاتا تھا

میر خاموش بیٹھا تھا کیونکہ اس کے ذہن میں بھی کچھ حد تک وہ چہرہ (میر ہادی) اچکا تھا

مرہااپی ایک دو تصویر بھی بنالینی تھی کیا پتہ لگتا بھی میر ہادی کی طرح ہی ہو کم از کم میرو کی تسلی تو ہو ہی جاتی

تم لوگ پھر میرو کو میر ہادی کے نام سے تنگ کر رہے ہو سبھی جانتے تھے کہ میر ال اس کی فین ہے

صوفیہ کو پتہ چلا تھا کہ شاہ میر گھر ایا ہے اور لاؤنج میں بیٹھا ہے تو وہ بھی وہیں چلی آئیں ارے نہیں تائی امی ہماری مجال ذلقرنین فورا بولا

میر اپنی جگہ چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا اور ماں کے گلے لگا اور انہیں اپنی جگہ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

کمرہ عدالت میں کس کیس کی سنوائی چل رہی ہے زہرہ بھی اندر داخل ہوئی میر جو صوفے پر بیٹھنے ہی لگا تھا زہرہ کو دیکھ کر ان کے لیے جگہ چھوڑتا سائیڈ ہوا کہ احتشام اٹھ کھڑا ہوا بھائی اپ یہاں بیٹھیں ارے نہیں نہیں تم بیٹھو

ارے بیٹھ جاؤ یار بات سننے دو زوالفقار نے اپنے اور مرہا کے درمیان کھڑے میر سے کہا میر کو مجبورا وہیں بیٹھنا پڑا جو مرضی تھا مگر بڑوں کا ہمیشہ

ادب کرتا تھا لیکن سامنے کھڑا شخص احترام کے لائق ہو تو وہ میرال سے

بہت بری طرح خفا تھا اس کے بیٹھنے پر میرال سمٹی

بولو تم!!! ذوالفقار نے کہا

مجھے کہتا ہے ڈر نہیں لگ رہا میں نے بھی پھر کہہ دیا مرہانے دو منٹ کا وقفہ لیتے اپنی ہنسی دبائی

میں نے کہا ڈرتی تو میں اپنے باپ سے نہیں تم کیا چیز ہو

اس کی بات سنتے سب نے مختلف طریقوں سے اپنی ہنسی

چھپائی ذلفقار نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا انہیں اپنی بیٹی سے یہ امید نہیں تھی سوری بابا صرف ڈائیلاگ مارا تھا

اس کی بات پر ایک لمحے کے لیے میر کو بھی ہنسی ائی کیونکہ انہوں نے اگلی بات سننے کے لیے بہت تجسس کا اظہار کرتے اسے اس کی مرضی کے خلاف یہاں بٹھایا تھا میرال بس سر جھکائے ہوئے بیٹھی تھی وہ اس کے قریب تو بیٹھا تھا مگر اب وہ اسے دیکھ نہیں سکتی تھی

میں نے ہمت جمع کرتے اسے دھکا دیا جانور بس تھوڑا سا ہلا وہ ایک ایک جملہ بنا لحاظ کیے انہیں سنا رہی تھی حالانکہ اس کے کئی لفظوں پر وہاں موجود مردوں کو شرمندگی ہو رہی تھی مگر پوری بات سے اگاہی بھی ضروری تھی اپنی اتنی بے عزتی پر اس نے ملازموں کو باہر بھیج دیا ذلفقار صاحب اٹھ کھڑے ہوئے میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں کہتے ہی وہ باہر نکل گئے

خدا کے واسطے مرہا کچھ تو سکپ کر لو شائستہ نے کہا

ماما ایسی کوئی بات نہیں یار مرہا اگے بولنے لگی کہ ایک لمحے کے لیے اس کی انکھوں کے سامنے وہ منزل لہرایا جب وہ اس کے بے حد قریب کھڑا تھا پھر میں نے بھی اسے دھمکی لگائی میر اب گردن گھما کر مرہا کو دیکھ رہا تھا کہ درمیان میں بیٹھی میرال کو بھی ساتھ ساتھ دیکھ رہا تھا جسے اس نے میر ہادی کی بات کرنے کے علاوہ نہ سنا تھا اور نہ ہی باتوں میں سے کسی بھی بات پر ہنستے دیکھا تھا

پھر اس نے اپنی حرکت کے لیے مجھ سے معافی مانگی اور ادبیہ لہجے میں واپس بیٹھنے کا کہا

میر حیران ہوا وہ ایک سیاست دان اور انتہا کا مغرور شخص تھا اس نے اتنی اسانی سے کیسے مرہا سے معافی مانگ لی تھی

وہ مجھے نہیں اکیس بائیس سال کی لڑکی مطلب میرال کو اغوا کرنے ائے تھے میرال نے فورا حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا جبکہ میر تو یہ بات پہلے ہی سمجھ چکا تھا

اس نے کہا تھا کہ حسین چچا نے اس کے باپ کو دو دن جیل میں بند کر کے اس کی عزت کا جنازہ نکالا ہے اور تم نے اس کے باپ کا قتل کیا ہے سو وہ تم سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے گا اور میرو کو اغوا کر کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(stop it)وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ میر نے اسے روکا سٹاپ اٹ

اگلی بات بتاؤ میرال کا دل زور سے دھڑکا میں نے کہا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ کہنے لگا کہ شاہ میر سے تعلقات بڑھاؤ اپنی اس دوست کی دوبارہ اسے

دوستی کرواؤیا۔۔۔۔۔۔وہ خاموش ہوئی سب ہی اسے دیکھ رہے تھے یا
میر نے پھر اسے ٹوکا میں (skip) خود اس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔سکپ
نے اتنے مہینوں بعد بدلہ لینے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا پہلے بھی بہت دفعہ
حملہ کیا ہے ہر دفعہ بچ جاتا ہے وہ گالی (سالا) کوئی اگنور کر گئی
کہہ رہا تھا اب کی دفعہ میں اس پر دہرا وار کروں گا چڑیا شکنجے میں پھنسے گی مرہا
نے میرال کی طرف دیکھا سب نے میرو کی جانب نظریں اٹھائیں مگر
میرال شرمندگی سے نظر جھکائے بیٹھی رہی اب کی دفعہ چڑیا شکنجے میں پھنسے
گی تو عقاب کی پرواز متاثر ہو گی مرہا نے میر کی جانب دیکھا
وہاں موجود ہر شخص اس کی بات کو سمجھ چکا تھا میرال کی انکھ سے انسو ٹوٹتے
عارضوں میں گرے وہ میرال کو اس کی کمزوری بنا کر میر کو پکڑنا چاہتا تھا
میرال کو اپنی بے بسی پر افسوس ہوا مجھے تو اس کی سوچ پر ہنسی ائی تھی دشمن
سے بدلہ لینے کا سوچتے ہوئے بھی تمہیں شاہین سے ملا رہا تھا سب کے
چہرے پر فخریہ مسکراہٹ پھیلی

دشمنی کا پہلا اصول یہی ہے کہ اپنے دشمن کو کبھی بھی کمزور نہ سمجھو اگر تم اسے خود سے کمتر سمجھو گے تو وہ تم پر غالب اکر تم پر قابض ہو جائے گا

میر نے نصیحت کرتے دشمنی کا اصول سکھایا سب نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا اس کی انہی باتوں کی وجہ سے تو وہ سب کو قائل کرتا تھا

اور حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ میرا پیچھا گھر سے کر رہے تھے اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا

اسی لیے کہتا ہوں گاڑی میں بیٹھ کر گانے مت سنا کریں احتشام نے لقمہ لگانا ضروری سمجھا

مرہا نے ناک چڑھایا اور دوبارہ بولی اس نے مجھے تمہارے گھر میں انے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا

ان دونوں کی صلح نہیں ہو سکی تو میری دوست نے شاہ میر کے دیے گئے سارے گفٹس میرے ہاتھ اس کے گھر بھجوا دیے تھے اور وہی دینے گئی تھی

سب دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے

ہم تو عشق کے نام سے نہیں واقف

اور بدنام ایسے کہ جیسے بنیاد ہی ہم ہیں

زاویار نے بلند اواز میں میر کو چڑانے کے لیے کہا میر نے ناک رب کرتے ہنسی چھپائی

اچھا خاصا شریف لڑکا ہے ہمارا اور تم لوگوں کے سامنے کیسی کیسی باتیں کر کے ائی ہو اس کے لیے شائستہ نے کہا

شریف۔۔۔؟ مرہا نے میر کی طرف دیکھتے یک لفظی سے استفسار کیا

میرال نے نظر اٹھا کر دوبارہ ناراضگی سے مرہا کی طرف دیکھا

ہاں جی شریف شریف۔۔۔۔۔! معذرت میر صاحب مرہا نے دبی دبی مسکراہٹ سے کہا میر خاموش بیٹھا رہا ایک طرف اسے مرہا کی بات پر ہنسی ائی اور ایک طرف میرال کی کیئر پر حیرانگی اور اگلے ہی لمحے میرال کی کیئر کے پیچھے کی وجہ پر غصہ۔۔۔۔۔

اچھاسب سے زیادہ مزے کی بات سنو مجھے اخر میں کہتا ہے رابطے کے لیے نمبر دو وہ بوجھو میں نے کس کا نمبر دیا؟

میر بھائی کا؟ زاویار نے کہا اپی اپ ہی بتادیں زوبیہ تجسس سے ساری بات میں پہلی دفعہ بولی تھی

شکر ہے خدا نے کسی جملے کو تو زبان کے استعمال کرنے کا ذریعہ بنایا زاویار نے اس کی خاموشی پر طنز کا تیر پھینکا زہرہ نے زاویار کے کان کے نیچے لگائی اپی بتا بھی دیں اب ذلقرنین بولا

میں نے اسے۔۔۔۔۔۔۔۔

۔تانیہ پھپھو اور حیدر کا نمبر دے دیا مرہا نے بتاتے ہی قہقہ لگایا اس کی بات سنتے ذوالقرنین، زاویار، احتشام اور زوبیہ کا چھت پھاڑ قہقہ بلند ہوا جبکہ میر بھی مسکرایا میرال پھر بھی چپ بیٹھی باری باری سب کے منہ دیکھ رہی تھی سوائے میر کے میر نے مسکراتے مرہا کی جانب دیکھا کہ میرال پر نظر اٹھی

وہ سنجیدگی سے گردن جھکائے ناخنوں تلے ناخن چبھو رہی تھی میر کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی

حیدر کو فون کرتا رہے گا اب۔۔۔۔ہیلو! کیا میں نائلہ سے بات کر رہا ہوں؟ کیا میری نائلہ سے بات ہو رہی ہے؟ زاویار نے ہنستے ہوئے امیجنیشن سوچتے خرم کی نقل اتاری اس کی حرکت پر سب کے قہقہے دوبارہ بلند ہوئے

نہیں پھپھو سے بات کرتے سوچے گا کہ نائلہ کی اواز کانپنے کیوں لگی ہے کیا ایک رات میں بوڑھی ہو گئی ہے ذلقرنین نے بھی مذاق اڑانا اپنا فرض سمجھا اچھا بس! میر نے ان کی زبانوں کو بریک لگوائی مرہا جلدی سے بات کو ختم کر و خیر پھر میں وہاں سے نکلنے لگی تو جس لڑکے نے میرے بالوں سے پکڑتے مجھے گاڑی سے باہر نکالا تھا سارے گارڈز اور اس کے باس خرم کے سامنے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارتی چھاپ چھوڑ کر ائی تھی مرہا نے جیسے فخریہ بتایا

واؤووو۔۔۔۔۔۔۔۔۔زوبیہ نے امپریس ہوتے کہا

اپی واقع ہی لیکچرار لگتی لڑکیوں کو بہادری کی تعلیم دیں ذلقرنین نے کہا

باقیوں کو رہنے دے اپنی میرو کو ہی دے لیں یہی کافی ہے احتشام جو

زولفقار کے اٹھنے پر ان کی جگہ سنبھال گیا تھا میرو کی کمزوری پر چوٹ کر رہا

تھا

اس چڑیا کو شاہین (میر) والی پرواز چاہیے ہم ٹھہرے کبوتر (جو خطرے کو

سامنے دیکھتے انکھیں بند کر لیتے ہیں)

اس کی بات کا مطلب سمجھتے میرال کا دل کیا کہ کسی بھی طریقے وہ میر کی

نظروں سے اوجھل ہو جائے جبکہ میر بنا تاثر سنجیدہ بیٹھا رہا سمجھ تو وہ بھی

بہت کچھ گیا تھا مگر اس نے سوچ میں بہت کچھ لیا تھا

شو ختم ہو گیا ہے اپ لوگ جا سکتے ہیں مرہا ہاتھ جھاڑتے بولی

اب کوئی درمیان میں نہ بولے میر نے وان کیا اج کے بعد تم لوگ گارڈز

کے بغیر گھر سے نہیں نکلو گے جب تک یہ معاملہ میں سنبھال نہ لوں تم نے

اتنی بہادری دکھائی ہے اچھی بات ہے مگر اس نے دوبارہ تمہارا پیچھا کروایا ہو گا تم اسے ہلکا لے رہی ہو

یہ (میرال) اپنی کارکردگیوں (خودکشی) کی وجہ سے ویسے ہی یونیورسٹی نہیں جا سکے گی میر کی اتنی بیگانگی پر میرال کی انکھیں بھرائیں وہ بھری بھری انکھوں سے میر کی جانب دیکھنے لگی مگر میر اسے نہیں دیکھ رہا تھا

مغرب کے بعد کوئی باہر نہیں جائے گا کچھ فنریکل پابندیاں ہیں تم سب کے لیے اور ذہنی پریشانی کی کسی کو ضرورت نہیں

احتشام اور ذلقرنین بابا کے ساتھ افس جاؤ اور جلد از جلد سب کچھ سیکھ کر اب بابا اور چچا کو ریسٹ دو اور زاویار آوارہ گردی کی بجائے اپنی پڑھائی پر دھیان دو

سبھی غور سے اسے سن رہے تھے

!اور مرہا کی شادی کی تیاری پکڑیں ناؤ یو کین گو۔۔۔۔

وہ کھڑا ہوتا اپنا سامان اٹھا کر لاؤنج سے نکل گیا اخری جملے پر سب ہکا بکا اس کی پشت دیکھتے رہ گئے

میرال کے خلق میں انسوؤں کا گولا سا اٹکا انکھیں چھلکنے کو بے تاب ہوئیں پہلے تو مرہا بھی ٹرانس کی کیفیت میں بیٹھی رہی پھر میرال کے کندھے پر ہاتھ رکھا میرال نے اس کی طرف دیکھا مرہا نے انکھیں بند کرتے اسے تسلی دی زہرا، شائستہ اور صوفیہ خوشی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگیں مگر ابھی خوشی کا مکمل اظہار نہیں کر سکتی تھی کیونکہ میر کی بات کا کوئی اور مطلب بھی ہو سکتا تھا چلو اٹھ جاؤ سب۔۔۔۔

جی اپ لوگ چلیں ہم اتے ہیں زاویار نے کہا تم تو پہلے اٹھو زہرا نے اسے کان سے پکڑتے اٹھایا اور اپنی اگے لگاتی باہر لے گئیں زوبیہ نے ہنسی چھپائی اہستہ اہستہ سب ہی ایک دوسرے کے پیچھے باہر نکلنے لگے مرہا اور میرال بیٹھی رہیں زوبیہ اٹھتی بولی اٹھ جائیں کہ ناشتہ کر کے جانا ہے؟

تھوڑی سی بات کرنی ہے میرو سے کر کے اتی ہوں زوبیا مسکرا کر سر ہلاتے باہر چلی گئی میرو ادھر دیکھو میری طرف تم کیوں پریشان ہو رہی ہو؟ مرہا نے اس کے گالوں پر بہتے انسو صاف کیے اگر وہ مجھ سے شادی کا کہے گا تو میرے پاس انکار کا اختیار ہے

مگر اپی اپ نہیں تو کوئی اور۔۔۔۔۔۔۔۔رونے کی وجہ سے اواز بھیگ گئی تھی میں گھر والوں سے بات کروں گی تم پریشان نہ ہو تم بس میر سے بات کرنا نہ چھوڑنا اسے بار بار جان بوجھ کر بلاتی رہو اگر بات چلتی رہے گی تو کبھی نہ کبھی تو جواب دے گا نا اور ایک دفعہ مان ٹوٹنے کا غصہ اس نے ضرور نکالنا ہے لیکن اگر تمہاری لگن سچی ہے تو تم اس کا غصہ ڈانٹ یہاں تک کہ ایک دو جڑ اگیا تھپڑ بھی برداشت کر لو گی کیونکہ جب تم ایک برداشت کر کے ہنس جاؤ گی تو دوسرا مارنے کی اس کے پاس ہی مت نہیں رہے گی تم سمجھ رہی ہو؟

میرال نے اس بات میں سر ہلایا تھپڑ نہیں مارے گا مجھے یقین ہے یہ تو تمہیں میں نے انتہا بتائی ہے

محبت کرنا اسان ہے اسے پانا مشکل کر تو تم نے لی ہے اب پانے کا وقت ہے اب اگر تم ہاری نا تو میر کا پتہ نہیں میں ضرور تھپڑ لگاؤں گی

اس معاملے میں نڈر ہو جاؤ اس کی "نا" کے سامنے ڈٹ جاؤ ہاں مگر بد تمیزی نہ کرنا یہ یاد رکھنا کیونکہ مرد بد تمیز عورت کو کبھی نہیں چنتا

مرد کو عزت دیتی جاؤ اور بدلے میں جان بھی مانگ لو تو وہ کبھی انکار نہیں کرے گا سوبی کیر فل اینڈ بیسٹ اف لک مرہانے اسے گلے سے لگایا اور اٹھ کھڑی ہوئی چلو اٹھ جاؤ اب

جی اپی اپ چلیں میں اتی ہوں

دروازہ ناک ہونے پر میر نے اجازت دی میرال چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اندر ائی میر جو سیاہ بنیان پہنے ائینے کے سامنے کھڑا پرفیوم لگا رہا تھا اس وقت

میرال کی موجودگی اسپیکٹ نہیں کر رہا تھا میرال اس کو اس ڈریس میں دیکھتی نگاہیں جھکائے کھڑی ہو گئی میر اسے دیکھتے جلدی سے ڈریسنگ روم میں گیا کمرہ خوشبو سے معطر تھا میرال نے لمبا سانس کھینچا کہ میر شرٹ پہنے باہر ایا وہ بنیان میں ہی سونے والا تھا مگر اب اسے شرٹ پہنی پڑی تھی وہ بالکل سنجیدہ اسے مکمل اگنور کر رہا تھا وہ میر وکا دروازہ کھٹکھٹانے کا طریقہ پہچانتا تھا مگر کلائیوں پر چوٹ کی وجہ سے اج اواز مختلف تھی میر اپ کی کافی۔۔۔۔۔۔ڈونٹ نیڈ اینڈ لیو

اس کے چند لفظوں نے میرال کی روح پر وار کرتے اسے زخمی کیا تھا مگر اپ تو روز اس وقت میرال نے مگ ٹیبل پر رکھا کیونکہ اسے وزن اٹھانے پر کلائیوں میں درد محسوس ہو رہا تھا میر ایک جست میں مڑتا لمبے لمبے ڈاگ بھرتا اس تک پہنچا اسے بازوں سے پکڑتے کھینچ کر روم سے باہر لے کر گیا اور اگے کو جھٹکا دیتے چھوڑ دیا میرال نے بمشکل اپنا اپ سنبھالا کیونکہ شاید مقابل کو یاد نہیں رہا تھا کہ پیر پر بھی زخم ہے میرال خود کو سنبھالتی جلدی

سے مڑی میر نے واپس جاتے مگ اٹھایا اور دروازے میں کھڑے ہوتے مگ کو نارمل انداز میں اس کے پیروں میں پھینک دیا مگر اس طریقے سے کہ کافی اس کے پیروں پر نا اچھلے مکمل غصہ اس لیے بھی نہیں نکالا تھا کہ کہیں

سب کمروں سے واپس نہ نکل آئیں

جتنی پلانی تھی پلالی "آئندہ میرے کمرے میں آئی تو تمہاری جان اپنے " ہاتھوں سے لوں گا میر نے دھڑم کی آواز سے دروازہ بند کیا میرال کا دل کیا ڈوب کر مر جائے میر نے اندر جاتے فورا اپنا لیپ ٹاپ آن کیا اس نے سیکیورٹی کے لیے گھر کی چاروں اطراف اور گھر کے کمروں کے علاوہ ہال راہداری یہاں تک کہ کچن میں بھی کیمرہ لگوایا ہوا تھا لیپ ٹاپ آن کرتے اس نے اپنے کمرے کے دروازے کی فٹیج

آن کی کیمرہ دیوار پر لگے بلب میں نصب تھا وہ ابھی بھی باہر کھڑی دروازے پر نظر جمائے خاموش انسو بہا رہی تھی مان ٹوٹا تھا مگر اسے یوں

روتا دیکھ کر میر کو اج بھی دلی تکلیف ہوئی تھی نگاہیں لیپ ٹاپ می کیپچر ہوئے عکس کی طرف ہی تھی میرال نے بازو سے انسو رگڑے اور اگے بڑھتی مگ اٹھانے لگی جو نارمل انداز میں پھینکنے پر بھی تین حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا اس نے زمین پر بیٹھتے ٹوٹا کپ پکڑا اور اٹھ کھڑی ہوئی میر کو اب لگا کے

وہ کمرے میں چلی جائے گی مگر میرال ٹوٹے ہوئے کپ کو ہاتھ میں پکڑے سیڑھیاں اترنے لگی وہ جس جس طرف جا رہی تھی میر اس اس طرف کا کیمرہ ان کرتا اس کی اگلی حرکت کا منتظر تھا وہ قدم اٹھاتی جا رہی تھی اور وقفے وقفے سے انکھوں سے بہتا پانی اپنے بازوں سے پونچھ رہی تھی

میر لیپ ٹاپ اٹھائے صوفے کی جانب بڑھا تھا کہ لیپ ٹاپ کی سکرین بجھ گئی میر کا دل چاہا کہ لیپ ٹاپ دیوار پر دے مارے مگر اس وقت یہ عمل کرنا ناممکن تھا وہ جلدی سے سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھا چارجر نکالتے لیپ ٹاپ کو چارجنگ پر لگاتے اسے ان کیا کچھ ہی منٹوں کے بعد لیپ ٹاپ ان ہوا میر

نیچے کی فٹیجز چیک کرنے لگا میر ال کہیں نظر نہ ائی تو میر نے دوبارہ سیڑھیوں کی فٹیج آن کی تو وہ وائپر اٹھائے سیڑھیاں چڑھ رہی تھیں میر دونوں ہاتھوں کو اپس میں جوڑے تھوڑی کے نیچے رکھے مسلسل سکرین دیکھ رہا تھا جب وہ اس کے دروازے کے سامنے اکھڑی ہوئی اور انسور گڑتی وائپر کے ساتھ کافی صاف کرنے لگی اسے وائپر لگانے میں تکلیف بھی ہو رہی تھی مگر نظر انداز کرتے اپنا کام جاری رکھا اس نے وائپر لگاتے ساری کافی دشمن جاں کے کمرے کے دروازے سے ہٹاتے احتشام کے کمرے کے دروازے کے اگے کر دی میر پہلے تو اس کی حرکت دیکھتے حیران ہوا پھر اس کی اس حرکت کے پیچھے کی وجہ سمجھ میں آتے قہقہ لگاتے ہنسنے لگا

ہنستے ہوئے میر کی نگاہ دوبارہ لیپ ٹاپ پر پڑی وہ چپ کھڑی بند دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی شاید وہ اس کی ہنسی کی اواز سن رہی تھی میر کی ہنسی کو

بریک لگی میرال ابھی بھی دروازے کو دیکھ رہی تھی میر نے سکرین زوم کی میرال کے ہاتھوں کی سفید پٹیوں پر سرخ دبے واضح تھے میر کے اوسان خطا ہوئے اسے اس وقت ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی مگر میرے سلپ ہو جانے کے ڈر سے اس نے یہ سب کیا اسے اپنی تکلیف کی ذرا پرواہ نہیں

جب دوبارہ ہنسنے کی اواز نہ ائی تو وہ اپنے انسور گرٹی بے دھیانی میں احتشام کے کمرے کے دروازے کے سامنے گری ہوئی کافی پر ہی وائپر رکھتی دروازے کے ساتھ سپورٹ دے کر وہاں سے بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں بند ہو گئی

کافی کے ساتھ ساتھ وائپر بھی احتشام کے کمرے کے باہر رکھنے پر میر کو ہنسی تو بہت ائی مگر ہنسی سے زیادہ تکلیف کلائیوں سے بہتے خون کی تھی میر صوفے سے پشت ٹکائے اوپر چھت (اسمان) کی طرف دیکھتے سوچنے لگا

یااللہ!!!ایک اورامتحان؟کچھ دیرایسے ہی چھت کودیکھتارہاپھردونوں ہاتھ تھکے ہوئے شخص کی طرح چہرے پر پھیر کے لیپ ٹاپ کی سکرین گراتے بند کردیااب وہ احتشام کے کمرے کے دروازے سے وائپر ہٹانے کا ارادہ رکھتا تھامیر نے باہر اتے احتشام کے کمرے کے سامنے سے وائپر اٹھایا اور مسکرا کر فرش کودیکھنے لگا کہ پل میں مسکراہٹ غائب ہوئی فرش پر جوتوں کی ایڑی کی ایک سائیڈ کی چھاپ تھی جو سرخ رنگ کی تھی اف میرے خدایامیں کیسے بھول گیا کہ اس کے پاؤں پر بھی زخم تھامیر نے انگوٹھے اور انگشت شہادت سے اپنی انکھوں کو مسلا اس نے وائپر حالی کمرے کے دروازے کی اگے رکھتے مرہا کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے تین دفعہ دروازہ کھٹکھٹانے پر کھولا گیا مرہا جمائی لیتے سامنے ائی تم۔۔۔؟تم تم اس وقت یہاں؟میرال کے کمرے میں جاؤ کہتے ہی وہ اپنے کمرے کی جانب چل پڑا

زخم تم دیتے ہو بینڈج کے لیے مجھے بھیج دیتے ہو تھکی ہوئی ہوں میں مجھ
سے نہیں ہوتی خود جا کر کر لو مرہا نے کہتے سے پہلے اس کے ہاتھ دیکھے تھے
کہ کہیں کوئی چیز تو نہیں پکڑی پھر اپنی بات کہتے جلدی سے دروازہ لاک کر
لیا میر نے ہاتھوں کی مٹھی بنائی مرہا کی بات سنتے میر کو مرہا پر کم اور میرال پر
زیادہ غصہ ایا تھا
غصے سے مڑ کر بند دروازے کو دیکھتے اپنے کمرے میں چلا گیا مرہا نے اپنے
کمرے میں جا کر میرال کو کال کی پانچ منٹ میں تمہارے کمرے میں کوئی
نہ ایا تو مجھے کال کرنا میرال اس کی بات سنتے حیران ہوئی تھی مگر مرہا نے
کال کاٹ دی میرال جو اپنے تینوں زخموں سے پٹیاں کھولے زخم کو ٹٹول
رہی تھی مرہا کی کال سننے کے بعد سامنے پڑے فرسٹ ایڈ باکس کو سمیٹا
مطلب کوئی کمرے میں انے والا تھا وہ چپ بیٹھی دروازے کی جانب دیکھ
رہی تھی مگر کوئی نہ ایا وہ ابھی مرہا کو کال کرنے لگی تھی کہ اسے بالکنی میں
حرکت سی محسوس ہوئی دروازے سے دھیان سارا بالکنی کی طرف مبذول

ہو گیا وہ ٹیک چھوڑ کر بالکنی کی طرف دیکھ رہی تھی کہ اسے پردوں پر سایہ نظر ایا میرال کے چہرے کا ایک رنگ ارہا تھا اور ایک جارہا تھا

ک۔۔۔۔کو۔۔کون ہے؟میرال نے ہمت کرتے پوچھا مگر جواب کی بجائے دوبارہ حرکت سی محسوس ہوئی میرال بغیر جوتا پہنے باہر کی طرف بھاگی احتشام کے کمرے کے سامنے جاتے ہی وہ کافی سے پھسلنے لگی تھی مگر بچ گئی

ا۔۔۔اح۔۔۔احتشام بھائی۔۔۔میرال نے جلدی سے احتشام کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہا مگر ہاتھوں کے زخم درد سے دروازہ کھٹکھٹانے کی اجازت نہیں دے رہے تھے مگر وہ ہمت کرتے دروازہ کھٹکھٹانے لگی احتشام تو سو رہا تھا مگر میر جو دوبارہ شرٹ ریمو کرتا سونے لگا تھا یوں دروازے کی اوازیں سنتے فورا اپنے کمرے سے باہر ایا میرال کا پسینے سے تر چہرہ دیکھتے میر کو پریشانی ہوئی کیا ہوا؟لہجہ سنجیدہ تھا

وووو۔۔۔وہ۔۔۔۔بولو گی بھی اب؟میر غصے سے داڑھا وہ بالکنی میں کوئی ہے

مرہا کی باتوں کی وجہ سے خوف ارہا ہے چپ کر کے سو جاؤ جا کر

ن۔۔۔۔۔ن۔ نہیں میں سچ کہہ رہی ہوں میرے کمرے کی بالکنی میں کوئی تھا میں نے پردوں پر اس کا سایہ دیکھا ہے مرہا اس وقت واش روم میں تھی نہیں تو ابھی تک اس کی اواز سن کے باہر اجاتی میر اس کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا نہیں ں ں! میرال نے اس کا بازو پکڑا وہ اس وقت بنیان میں تھا وہ ہمیشہ شرٹ لیس ویسٹ میں سوتا تھا اپ نے وہاں نہیں جانا

میرال ڈرتے سہمتے بولی

میرو۔۔۔مجھے دیکھنے تو دو اس کا خوف دیکھتے میر کا لہجہ نارمل ہوا۔

نہیں! میں اپ کو وہاں نہیں جانے دوں گی وہ میر کے سامنے اکھڑی ہوئی

میرو کچھ نہیں ہوتا دیکھنے تو دو میرال اونچی اواز میں رونے لگی کہا ہے نا اپ نہیں جائیں گے وہ روتے ہوئے چیخی اسی لیے میں نے احتشام بھائی کو اٹھایا

تھاوہ اب مکمل اس کا راستہ روکے اس کا بازو پکڑے کھڑی تھی اس کے روتے ہوئے چیخنے پر احتشام کمرے سے باہر ایا کیا ہوا میرال؟ وہ بالکنی پر کوئی ہے میرال احتشام کو بتا رہی تھی کہ میرا سے دوسری جانب دیکھتا وہاں سے نکلنے ہی لگا تھا کہ میرو نے اس کی طرف مڑتے اس کا بازو پکڑتے اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا وہ اپنے بازووں کو میر کی بغل سے گزارتے اس کے بازو کو گلے سے لگائے زور سے رونے لگی احتشام جلدی سے کمرے کی جانب بڑھا

احتشام رکو!!! میرو چھوڑو مجھے

مجھے نہیں پتہ میں نے نہیں چھوڑنا

میں دیکھتا ہوں احتشام کہتے ہی اندر چلا گیا میرال میر کا بازو پکڑے رونے میں مصروف تھی مرہا نے دروازہ کھولا

سامنے کا منظر دیکھتے پہلے تو اسے شاک لگا پھر دروازہ بند کر دیا اوازیں تو اس نے سن لی تھیں اسے پتہ بھی چل گیا تھا کہ باہر کچھ ہوا ہے مگر وہ اس وقت

ان کا قدرتی رمینس خراب نہیں کرنا چاہتی تھی میرال کو اپنے بازو میں شدید درد محسوس ہو رہی تھی مگر اپنی پوری قوت سے اس کے بازو کو بھینچا ہوا تھا میر تو بس ٹرانس کی کیفیت میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا جو سر جھکائے زور سے اس کے بازو کو پکڑے روئے جا رہی تھی ایسا نہیں تھا کہ وہ اس سے ہاتھ نہیں چھڑوا سکتا تھا مگر اس کے انسو اس کی فکر مندی اس کی تکلیف میں ادا ہوتے الفاظ میر کے پیروں میں بھیڑیاں ڈال رہے تھے

کوئی نہیں ہے میر ویار۔۔۔۔احتشام کمرے سے باہر آکر بولا میر کی طرح اپ کو بھی لگ رہا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں وہ غصے سے چیختے دوبارہ رونے لگی بازو ابھی بھی نہیں چھوڑا تھا نہیں میں نے ایسا کب کہا اور بھائی کو تو تم نے ایسے پکڑا ہوا ہے جیسے چور انہیں چرانے ائے تھے

احتشام نے ہنستے ہوئے

اللہ کرے اپ کو اٹھا کر لے جائیں جس دن اپ کو اٹھائیں گے نا میں خوشی خوشی تالیاں بجاؤں گی میرال نے اپنی شرمندگی کو کم کرنے کے لیے جواب دینا ضروری سمجھا اور میر کا بازو چھوڑتے فاصلے پر ہوئی

یار میر و میر بھائی کی طرح میں بھی تمہارا ہی بھائی ہوں مانا میر بھائی سے کم پیارا ہوں مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا کوئی بھائی نہیں ایک بہن تھی وہ بھی مر گئی اب میں اکلوتی ہوں وہ نروٹھے پن سے بولتی اپنے کمرے کی جانب چل پڑی مگر قدم ابھی بھی ڈر ڈر کر اٹھا رہی تھی اس کی بات احتشام کو سمجھ میں نہ ائی مگر میر اس کے ری ایکشن کی وجہ سے سمجھ چکا تھا

اسے بولو ابھی کمرے میں نہیں جانا میں پہلے ریکارڈنگ چیک کر لوں میر احتشام کو کہتا ہے اپنے کمرے کی جانب چل پڑا

میر و! بات سنو پہلے ریکارڈنگ چیک کرنے دو ابھی کمرے میں مت جاؤ احتشام نے اسے روکا میرال ڈر کر جلدی سے بھاگ کر اس تک پہنچی احتشام

اور میر کمرے میں بیٹھے ریکارڈنگ دیکھ رہے تھے میرال کمرے سے باہر کھڑی تھی میر وہاں کیوں کھڑی ہو اندر اؤ احتشام نے کہا میرال نے نفی میں سر ہلایا

میر نے اس کی اتنی فرمانبرداری پر دل ہی دل میں اسے داد دی مگر یہ کون ہو سکتا ہے بھائی کہیں واقعی میر و کو اغوا۔۔۔۔۔۔

میرال کو کہو ساتھ والے خالی کمرے میں سو جائے اور پورا دن چاہے اپنے کمرے میں گزارے مگر رات کو ساتھ والے کمرے میں سویا کرے (کیونکہ اس کمرے کی بالکنی نہیں تھی اسی وجہ سے سب نے اس کمرے کو ریجیکٹ کیا تھا) جی بھائی۔۔۔۔اس کے زخم کھلے ہوئے ہیں مرہا کو کہو یا خود ہی اس کی بینڈج کرو

خدا حافظ۔۔۔۔خدا حافظ کا مطلب تھا اب تم جاؤ احتشام کے جاتے ہی میر نے لیپ ٹاپ اف کیا اور اٹھ کھڑا ہوا سامنے شیشے میں اپنا عکس دیکھتے ہی اپنے بازو کی طرف دیکھا بازو پر جگہ جگہ خون لگا ہوا تھا

یہ میرا دیا ہوا خون مجھے ہی لوٹا رہی ہے وہ سر جھٹکتے واش روم میں چلا گیا

پھوپھو اتنی جلدی کیوں جا رہی ہیں اپ زاویار زہرہ کے پاس کھڑا پوچھ رہا تھا

پھپھو کی تمہیں جتنی پرواہ ہے نہ اچھی طرح جانتی ہوں زہرہ نے اس کے

کان میں کہا زاویار مسکرایا اچھا یار میں اپنی منگیتر کو ڈیٹ پر لے کر جا رہا ہوں

کوئی روکے نہ مجھے اس نے شائستہ صوفیا اور زہرہ کے سامنے اعلانیہ کہا تھا

ماں بہنوں کی تھوڑی حیا کر لیا کرو بولنے سے پہلے شائستہ نے ہمیشہ کی طرح

اپنی اولاد کو کوسہ یار یہ شرم ورم لڑکیوں کا کام ہے چلیں

ساسو ماں اپنی بیٹی کو بھیجیں میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں وہ گردن

اکڑاتے دمادوں والا رعب دکھاتے سیاہ چشمے کو انکھوں پر لگا کر بولتے وہاں

سے چلا گیا اس کی ایکٹنگ پر پہلے تو تینوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا

پھر ہنسنے لگیں

زوبی مجھے لگتا ہے میری میر بھائی سے لڑائی ہو جانی ہے زاویار ڈرائیو کرتے ہوئے بولا وہ کیوں ؟نہ خود شادی کر رہے ہیں نہ ہمیں کرنے دے رہے ہیں اس کی بات سنتے

ضوبیہ ہنس دی جتنا ہنسنا ہے ہنس لو شادی کے بعد بتاؤں گا اتنی پابندیاں لگاؤں گا دانت بھی میری مرضی کے علاوہ نہیں نکال سکو گی اتنے ظالم بنیں گے ؟ بالکل۔۔۔۔۔اج ہی جا کر ماما سے کہتی ہوں ختم کریں یہ منگنی میں نے نہیں کرنی ان سے شادی زاویار نے فورا گاڑی کی بریک لگائی اور اس کی طرف رخ کرتے پوچھنے لگا کیا کہا ہے تم نے ؟ایک دفعہ پھر سے کہنا کہہ دیا جو کہنا تھا وہ ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے بولی

مجھے اپنی بات دہرانا پسند نہیں وہ اتراتے ہوئے بولی یہ رات والی مرہا پی کی باتوں کا اثر ہے نا؟ زوبیا نے ہنسی چھپائی یہ جو تم اتنی بہادری دکھا رہی ہو نا ایک جملے کی مار ہے یہ

زوبیہ مسلسل اپنی ہنسی کو کنڑول کر رہی تھی

گجرے لینے ہیں؟زاویار کو سامنے گجرے لیے لڑکا نظر ایا تو زوبیہ سے پوچھنے لگا زوبیہ پہلے تو لڑکے کے ہاتھ میں پکڑے گجرے دے کر خوش ہوئی مگر پھر بولی "نہیں

گھر میں سب ہوں گی مجھے شرم اتی ہے

واؤؤؤ۔۔۔۔۔جس کے سامنے شرمانا چاہیے وہاں بہادری دکھائی جارہی ہے اور لوگوں سے شرمایا جارہا ہے صحیح ہے بھئی زاویار نے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کر دی

میر جو ناشتہ کر کے اوپر ارہا تھا اخری سیڑھی پر پہنچتے ہی اس کی نظر میرال کے کمرے کے ہلکے کھلے دروازے میں سے ہوتی میرال پر اٹھی وہ سیاہ رنگ کی کا کوئی کپڑا پکڑے چہرے کے ساتھ لگائے شاید رو رہی تھی میر خود پر کنٹرول کرتا اس کے رونے کو اگنور کرتا ابھی اگے بڑھا ہی تھا کہ اس کے دماغ میں جھماکا ہوا وہ الٹے قدموں پلٹا میرال نے چادر کھولتے اوڑھی

وہ پچھلی جانب سے دونوں کندھوں پر چادر لیتی اس کا ایک پلو سامنے سے لاتی بائیں کندھے پر رکھ گئی میر ایک لمحے میں اس چادر کو پہچان چکا تھا چادر کے ایک جانب گولڈن دھاگے سے شاہ میر لکھا ہوا تھا جو میر ال کے لہرانے پر ایک لمحے کے لیے واضح ہوا تھا یہ اجرک اسے تحفے میں ملی تھی اس کے ہاتھ میں اپنی اجرک دیکھتے اس کا غصہ ساتویں اسمان کو پہنچا وہ لمبے لمبے ڈاگ بھرتا کمرے میں داخل ہوا اتنی زور سے دروازہ کھلنے پر میر ال سہمتے نے غیض و غضب کی عالم میں اسے دیکھا میر ال کی جان ہوئے پلٹی میر حلق میں اٹکی کے میر نے ہاتھ بڑھاتے میر ال کے بائیں کندھے سے اپنی اجرک مٹھی میں جکڑی لہو چھلکتی انکھیں ابھی بھی میر ال کو گھور رہی تھی میر نے مٹھی بھینچتے ایک جھٹکے میں اس پر سے اپنی شال کھینچی اتنے شدید جھٹکے سے شال کھینچنے پر میر ال ان بیلنس ہوتی گھومی

آہ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنی گردن پر ہاتھ رکھتی بے ساختہ چیخی اجرک تو میر کے ہاتھ میں اچکی تھی مگر میر ال کی دائیں جانب سے گردن سرخ ہو گئی

اس کے یوں چیخنے پر میر کا دل دہلا مگر ایسے ظاہر کیا جیسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو میرال نے گردن سے ہاتھ ہٹاتے اس کی طرف دیکھا بھری بھری انکھیں درد کی شدت سے سرخ ہو گئی تھیں اسے یوں دیکھتے میر کے دل کو کچھ ہوا اس کی انکھوں میں بہت کچھ تھا مگر میر کو جو سب سے زیادہ محسوس ہو رہا تھا وہ تھا شکوہ

وہ شکوہ کنان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی میر مزید اس کو یوں دیکھتے نرم نہیں پڑنا چاہتا تھا اور ناراضگی و غصے کا اظہار بھی لازم تھا میر نے اجرک کو گول مول کر کے لپیٹتے اس کے منہ پر دے ماری میرال نے فورا انکھیں میچیں لیکن اجرک تھامتے زمین پر نہ گرنے دی میر پلٹتا باہر نکل گیا اتنی ذلت پر میرال کی انکھوں کا بند ٹوٹا وہ دروازے کی جانب دیکھتی انسو بہانے لگی وہ کیوں اس کی اتنی تذلیل کر رہا تھا کیا وہ بھول گیا تھا؟ کہ وہ اس کی لاڈلی میرو ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ میرو جس کی انکھ کا فقط بھیگ جانا بھی اسے گوارا نہ تھا۔۔۔۔۔۔وہ اج اس کے لیے اس قدر ظالم کیوں ہو گیا تھا؟ کیا اس سے

محبت کرنا اتنا بڑا جرم تھا؟ یا پھر میرال کا ہی اس سے محبت کرنا جرم تھا؟ وہ دروازے کی جانب دیکھتی روتے ہوئے سوچ رہی تھی

ممانی (نوشین) میں نے نہیں جانا ان کے گھر اتنے بور ہیں وہ سب نور نے ناک چڑھاتے کہا

نور زد نہیں کرو جاؤ امن کے ساتھ یہ دے کر اؤ وہ اسے شاپر پکڑتے بولی

ممانی اس دن بھی سر پھٹتے پھٹتے بچا تھا کوئی بات نہیں اتنے لوگوں کے تم نے پھاڑے ہیں ایک آدھ دفعہ تمہارا پھٹ جائے گا تو کچھ نہیں ہوتا نور منہ کھولے نوشین کی طرف دیکھنے لگی اٹھ جاؤ یار امن نے اسے بازو سے پکڑتے اٹھایا پہلے ایک بات بتائیں خالہ پھر جاؤں گی نور نے شرط رکھی کیا؟ بلکہ راستے میں پوچھوں گی اجائیں وہ اٹھ کھڑی ہوئی

وہ لڑکا کون تھا؟ وہ دونوں سڑک پر چل رہی تھی کون لڑکا؟ وہی جس نے اس دن کیز ماری تھیں مجھے

اچھاااااذوالقرنین ہے وہ۔۔۔۔اپ کو پتہ ہے اس دن مجھے دیکھ کر جھٹکا کیوں لگا تھا اسے ؟

کیوں لگا تھا امن نے پوچھا وہ جو اس دن شاپنگ مال میں میں نے لڑکے کے ساتھ اندھی بن کر پرینک کیا تھا نور کا قہقہ لگا امن اس کی طرف دیکھ رہی تھی وہ۔۔۔۔وہ لڑکا ذوالقرنین ہی تھا ہاہاہاہاہا اس کی بات سنتے پہلے تو امن حیران ہوئی پھر اگلے ہی لمحے وہ بھی قہقے لگاتے اس کا ساتھ دینے لگی بعض اجاؤ لڑکی تم۔۔۔۔اپا کو پتہ چل گیا بڑی ڈانٹ پڑے گی یار خالہ ماما کب نہیں ڈانٹتی وہ اپنی انکھوں میں ایا پانی صاف کرتے بولی ویسے مجھے اس دن لگا تھا کہ ابھی مجھ سے پوچھے گا تم ؟ تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو ؟ مگر بیچارے کی اماں بھی میری اماں جیسی ہیں سب میں ہی شروع ہوتے عزت افزائی کرنے لگی تھیں ہنستے ہنستے منزل اگئی لاؤنج میں اس وقت سارے کزنز بیٹھے تھے سوائے میر کے جو ابھی بھی سویا ہوا تھا مرہا اپی اپ سنائیں گانا

ذلقرنین بول رہا تھا کہ سلام کی اواز ائی زہ نصیب زہ نصیب زاویار نے ذلقرنین کو چھیڑنا چاہا

و۔۔۔۔۔علیکم۔۔۔۔۔اسلام زاویار نے بلند اواز میں لٹکا لٹکا کر کہا امن ہنسنے لگ گئی جب کہ نور کو بائیک ریسنگ والا دن یاد ایا تھا بیٹھو امن بیٹھو نور مرہانے کھلے دل سے ویلکم کیا نہیں اپی ہم بس یہ دینے ائی ہیں نوشین بھابی نے کہا ہے کہ ڈریس صوفیا خالہ کے لیے ہے نوشین بھابی کی ممانے بھجوایا ہے اچھا بیٹھ جاؤ

بیٹھ جائیں بیٹھ جائیں محفل جمی ہوئی ہے زاویار نے ہنسی دباتے کہا ذلقرنین صاحب اپ کچھ کہہ رہے تھے زاویار نے جان بوجھ کر اسے پکارا تھا مرہا اپی کی باری ہے ذلقرنین نے نارمل انداز میں کہا چلو ٹھیک ہے میں سناتی ہوں میرہا بولنے کے لیے تیار ہوئی

سن۔۔۔۔ساتھیا۔۔۔۔ماہیا برساد عشقا کی سیاہی آآآآاااااااامرہا کا گانا سنتے ہی زاویار کو شرارت سوجی مرحالیر کس ختم کرتے لاسٹ سے سر لگا رہی تھی کہ زاویار نے بھی اونچی اواز میں کیا آآآآآاااااا

وہاں موجود ہر شخص کا قہقہ بلند ہوا سوائے میرال کے نور بھی دبی دبی ہنسنی ہنسنے لگی زاویار بہت بد تمیز ہو تم مرہانے ہنستے ہوئے کہا مجھ سے نہیں بولا جانا اب مجھے بار بار ہنسی اجائے گی مرہانے انکھوں میں ایا پانی صاف کرتے کہا ضوبیہ اور تانیہ واپس جا چکی تھیں

چلیں اب اپ بعد میں گا لیجیے گا زاویار نے کہا اب باری ہے ہماری چھوٹی اور لاڈلی میرال کی خوبصورت سی اواز میں گانا سنایا جائے میرال نے نفی میں سر ہلایا چلو جی۔۔۔۔ہم لوگ تو ایسے ہی چولیں مار رہے تھے گانا سننے والا ہی تمہارا ہو گا چلو شاباش احتشام نے کہا میں نہیں سنا رہی

میرو! مرہانے پکارا میرال نے مرہا کی طرف دیکھا مرہانے سمائل کرتے اسے بولنے کا اشارہ کیا میرال نے گہری سانس بھری سب نے ہوٹنگ

کرتے اس کی حوصلہ افزائی کی ایک منٹ ایک منٹ ذوالقرنین نے کہا سب اس کی طرف متوجہ ہوئے وہ میش اپ جو تم سناتی ہو وہی والا سناؤ اس کا بڑا مزہ اتا ہے مگر وہ تو اتنے سیڈ ہیں میرال نے معصومیت سے کہا اس سے پہلے کوئی اور بولتا مرہا نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔جتنے گانے تم سمجھتی ہو نا میر اور تم پر سوٹ کرتے ہیں سارے مکس کر کے بول دو میرال نے حیرانگی سے مرہا کی طرف دیکھا مرہا سیدھی ہو کر بیٹھ گئی چھوٹی سنگر ہم انتظار کر رہے ہیں وہ مان گئی تھی اس بات سے ناواقف کے میر سیڑھیاں اتر رہا ہے اور مرہا نے جان بوجھ کر اسے یہ بولنے کا کہا تھا میر سفید ٹراؤزر اور بلوٹی شرٹ میں ملبوس موبائل استعمال کرتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوا کہ اواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

"میری باتوں میں تیرا ذکر صدا"

"میری یادوں میں تیری فکر صدا"

میر جو خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا انکھوں کے پردوں میں رات کافی والا منظر لہرایا جب وہ اس کے گر جانے کی فکر کرتے اس نے جگہ صاف کی تھی

اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ بول کہاں سے رہی ہے

"میں جو بھی ہوں تم ہی تو ہو"

"مجھے تم سے ملی ہے اپنی ادا"

میر بظاہر تو موبائل پر انگلیاں چلانے لگا مگر کان اس کے میرال کی ہی طرف تھے میرال اس کی موجودگی کو بھانپ گئی تھی دھڑکنوں نے رفتار پکڑی میرال نے اپنی دھڑکنوں کو نظر انداز کرتے فورا میر پرفٹ بیٹھتا گانا شروع کیا

"لکھ دیا اپنے در پر کسی نے"

الفاظ ابھی ادا ہی ہوئے تھے کہ میر نے فورا سے نگاہیں اٹھاتے اسے دیکھا میرال دھڑکتے دل کے ساتھ اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی

"لکھ دیا اپنے در پر کسی نے"

"اس جگہ پیار کرنا منع ہے"

دس ون از گڈ ذلقرنین نے داد دی میرال نے ذلقرنین کی جانب دیکھا مگر پھر پہلی پوزیشن میں اگئ

"پیارا گر ہو بھی جائے کسی کو"

"اس کا اظہار کرنا منع ہے"

میر پر سوچ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا

"ان کی محفل میں جب کوئی آئے"

"پہلے نظریں وہ اپنی جھکائے"

"وہ صنم جو خدا بن گئے ہیں"

میرال نے بھری بھری انکھیں اٹھاتے اس کی طرف دیکھا مگر اسے اپنی جانب دیکھتا پا کر دوبارہ نظریں جھکا گئ

"وہ صنم جو خدا بن گئے ہیں"

" ان کا دیدار کرنا منع ہے"

ایک لمحے کے لیے اس کی انکھوں میں نمی محسوس کرتے میر کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ کہاں ہمیشہ سے ہی اس کی انکھوں میں انسو برداشت کر سکتا تھا

"لو مان لیا ہم نے ہے پیار نہیں تم کو"

واہ میر واج تو لیول کے سونگ ہیں زاویار نے بھی تعریف کی

لو مان لیا ہم نے ہے پیار نہیں تم کو"

تم یاد نہیں ہم کو ہم یاد نہیں تم کو

اک بار ذرا مڑ کر دیکھو اے یار ذرا ہم کو

مان لیا ہم نے """ پرواہ """ نہیں تم کو

" لو مان لیا ہم نے ہے پیار نہیں تم کو

!لیکن۔۔۔۔

ہے تمنا ہمیں تمہیں اپنا بنائیں "میر صوفے سے ٹیک لگائے ٹانگ پر "

ٹانگ چڑھائے بیٹھا اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا "اپنے ہاتھوں پر مہندی

تیرے نام کی سجائیں "میر کے تاثرات سخت ہو رہے تھے

"تیری لے لیں بلائیں تیرے صدقے اتاریں"

" ہے تمنا ہمیں تمہیں ""دولہا""بنایں"

یہ الفاظ میر کے کانوں سے ٹکرانے کی دیر تھی کہ میر اٹھ کھڑا ہوا میر ال

نے اس کا کھڑا ہونا نوٹ کر لیا تھا مگر اپنے کام کو جاری رکھا

"تم ہی سوچو ذرا کیوں نہ روکیں تمہیں"

میر جو سوچ رہا تھا کہ اس کے اٹھتے ہی میر و خاموش ہو جائے گی اگلا جملہ

سنتے حیران ہوا تھا

جان جاتی ہے جب اٹھ کے جاتے ہو تم "میر نے غصے بھری نظر اس پر "

ڈالی

میرال نے ہمت کرتے میر کی طرف دیکھا انسو ضبط کرتے کرتے میرال کی انکھیں سرخ ہو چکی تھی انسوؤں سے لبریز انکھیں دیکھتے ہمیشہ کی طرح میر کے دل کو کچھ ہوا تھا میرال نے اس کی انکھوں میں دیکھتے التجائیہ انداز میں کہا

"تم کو اپنی "قسم" جانِ جاں"

"بات اتنی میری مان لو"

میرال دوبارہ نگاہیں جھکا گئی

" اج جانے کی ضد نہ کرو"

میر نچلا لب دانتوں میں دبائے باہر نکل گیا اسے محسوس ہوا تھا کہ اس نے یہاں بیٹھ کر غلطی کی تھی

اس کے یوں جانے پر میرال کو دکھ تو بہت ہوا مگر وہ کر ہی کیا سکتی تھی اس کی تو التجائیں بھی کام نہیں ائی تھیں

یہ کون تھا؟نور نے امن کو کہنی مارتے ہلکی اواز میں پوچھا شاہ میر ہیں یہ صوفیا خالہ کا بڑے بیٹے امن نے دھیمی اواز میں کہا چلو جی جو شکل دیکھنے والی تھی وہ ہم سے کئی سال بڑی ہے ویسے کتنے سال کا ہے یہ ؟

مجھے نہیں پتہ خود ہی جا کر پوچھ لو امن نے خفگی کا اظہار کیا بتا دے گا؟نور نے ہنستے ہوئے سر گوشی کی

ہاں ہاں ڈیٹ اف برتھ بھی بتائے گا اس کی مرضی کے خلاف بات ہو جائے تو نگلنے میں دیر نہیں لگاتا امن نے اس کے غصے سے اگاہی دینا ضروری سمجھا پھر تو ایک پرینک اس کے ساتھ بھی بنتا ہے نور نے ہنستے ہوئے کہا

وہ لان میں کھڑا کافی پی رہا تھا جب میرال نماز مغرب ادا کر کے باہر ائی تھی چہرے کے گرد سرخ دوپٹے کا حجاب تھا وہ ہاتھوں کو مروڑتی اس کے قریب اکھڑی ہوئی

ثناء!!ثناء جو لان سے گزر رہی تھی میر کی اواز پر رکی میر نے بنا بولے کپ اگے کیا میر ال پکڑنے لگی تھی کہ میر نے پیچھے کرتے ثناء کی طرف کیا

ثناء کپ پکڑے چل پڑی رکو!!!ثناء واپس مڑی اسے دھو کر رکھنا میر نے کپ کی طرف اشارہ کرتے جان بوجھ کر میر ال کے سامنے کہا تھا

جی میر بھائی وہ چلی گئی میر ال اس کی بات پر ہرٹ ہوئی تھی

میر مجھے اپ سے بات کرنی ہے میر ال ڈر ڈر کر اخر بول ہی پڑی

بھائی۔۔۔۔۔اج کے بعد بھائی لفظ کے بغیر میرا نام مت لینا

جی۔۔۔۔۔میر کو حیرانگی ہوئی وہ اتنی جلدی مان گئی تھی

مجھے "اپ" سے بات کرنی ہے اب کی دفعہ نام کو نظر انداز کیا گیا تھا میر اس کی چالاکی پر دنگ رہ گیا مگر ابھی بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا اگر نہ کہوں تو چلی جاؤ گی؟ وہ غیر مرئی نقطے کی طرف دیکھتے بولا جی۔۔۔۔یک لفظی جواب ایا

بولو؟ وہ کیسے بھول گیا تھا کہ وہ تو صرف اسی کی فرمانبردار تھی

ک۔۔کیا۔۔۔اپ واقعی۔۔۔مرحا آپی سے۔۔۔ش۔۔شادی کرلیں گے؟

میں پہلے کون سے جوک مارتا رہا ہوں کہ یہ بات بھی تمہیں مذاق لگی ہے لہجے میں غصے کا عنصر شامل تھا مگر مرہا اپی تو اپ سے محبت نہیں کرتیں اس نے جیسے میر کے نالج میں اضافہ کیا تھا

اوکے ! میں کسی اور سے کرلوں گا لہجہ سنجیدہ اور سپاٹ تھا تو مجھ سے کرلیں میرال!!!!!!!!میر دھاڑا دوبارہ یہ بات کی تو جان لے لوں گا وہ رخ بدل گیا میں تو خود اپ کو دے رہی تھی اپ نے ہی نہیں لی (خودکشی) اس جملے کو میرال نے نارمل انداز میں کہا تھا

تم بہت بدتمیز ہو گئی ہو اور مجھے بدتمیز لوگ پسند نہیں

لیکن میں نے تو کوئی بدتمیزی نہیں کی میر نے غصیلی نظر اس پر ڈالی تمہیں یہ (محبت) کرتے وقت ایک دفعہ بھی خیال نہیں ایا کہ میرا مان ٹوٹنے پر مجھے کتنی تکلیف ہو گی

ایا تھا بہت دفعہ ایا تھا مگر تب تک مجھ میں "میں" رہی ہی نہیں تھی

میرال سٹاپ اٹ جاؤ شاباش اپنا کام کرو جا کر میرے پاس کوئی کام نہیں

اپ کی کافی کے علاوہ۔۔۔۔۔اور اج کل وہ بھی اپ نہیں پینا چاہتے

شادی ہو جائے گی پھر (بہو کے روپ میں) کام ہی کام ہوں گے نکاح کی

تیاری پکڑو بہت جلد تمہارا احتشام سے نکاح ہو گا لہجہ حکمیہ تھا

بھائی مانتی ہوں میں انہیں وہ چیخی رات کو تو تم کہہ رہی تھی کہ تم اکلوتی ہو

میرال کی زبان تالو سے چپکی میں صرف اپ سے نکاح کروں گی جتنا گناہگار

اپ کی محبت نے مجھے کر دیا ہے نا اس کے عوض اب اپ کو میرا ہونا ہی

پڑے گا وہ ڈر پر کنٹرول کرتی ایک ایک لفظ کو چبا کر بولی

مجھ سے پوچھ کر کی تھی یہ سو کالڈ محبت؟

مگر یہ سب اپ کے سو کالڈ فیصلے کی وجہ سے کیا تھا اس نے اپنے بازو اس

کے سامنے کرتے اس کی اواز جتنی بلند اواز میں کہاااا

اسلام نے تو سگے اور رضائی رشتے سے منع کیا ہے اور وہ ہم دونوں میں نہیں تو منہ بولی بہن کچھ نہیں ہوتا تو پھر منہ بولا بھائی بھی کچھ نہیں ہوتا اشارہ احتشام کی طرف تھا وہ اپنی باتوں سے اسے لاجواب کرتا تھا مگر وہ ڈیٹ بنتی نئی بات شروع کر دیتی تھی میں نے اپ کو کبھی بھائی نہیں مانا انسواب انکھوں میں بھرنے لگے تھے میں نے اپ کے لیے اپنی جان دینے کی کوشش کی مگر اپ کو ذرا پرواہ نہیں وہ اس کے حکم کے مطابق اب اس کا نام نہیں لے رہی تھی

تم خود غرض ہو تمہاری محبت خود غرض ہے اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی تو تم میرا مان یقین کبھی تار تار نہ کرتی میرا اس کا بازو پکڑے ایک ایک لفظ چبا کر بولا محبت صرف پالینا ہی نہیں ہوتا

تو کیا چاہتے ہیں آپ؟ محبت اپ سے کروں شادی احتشام بھائی سے وہزیانی انداز میں چیخی ایک بھائی سے عشق لڑاؤں اور دوسرے کے وارثوں کو جنم دوں؟

میرال!!!!!میر نے ایک جھڑکے سے اسے چھوڑا اس نے بمشکل اپنا اٹھتا ہاتھ کنڑول کیا تھا

دنیاوی محبوب پانے کے چکروں میں میں نے اپنے حقیقی محبوب (اللہ) کو ناراض کر دیا اور اب اپ چاہتے ہیں کہ اپ کی وجہ سے دی گئی قربانی پر خاک ڈالتے خدا کو منانے کے بعد اپ ہی کے بھائی سے شادی کر کے اپ کی بھابھی بن کر اپ ہی کے سامنے اس گھر میں رہوں

شادی تو تم احتشام سے ہی کرو گی اور رہی ایک گھر میں رہنے کی بات میں گھر نہیں اؤں گا میر نے اسے سہولت دینا چاہی

اپ۔۔۔۔گھر نہ ائے۔۔۔۔تو اس گھر کو اگ لگا دوں گی پھر۔۔۔باہر کھڑے رہ کر تالیاں بجایئے گا وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئی کیونکہ اسے اپنا نام بار بار احتشام کے نام کے ساتھ برداشت نہیں ہو رہا

کمرے میں اتے ہی جس میں وہ رات کو ہی شفٹ ہوئی تھی زور سے دروازہ بند کیا احتشام کے نام کے ساتھ اپنا نام سوچتے اسے غصہ ارہا تھا اس نے حجاب پن اتارنے کے بغیر ہی پیشانی کے اوپر سے پکڑتے دوپٹہ کھینچا حجاب پن جو کان سے تھوڑی اوپر لگی ہوئی تھی اس کے گال کو چیر گئی لہو کے ننھے ننھے قطرے ابھرنے لگے مگر اسے کہاں پرواہ تھی دوپٹہ کھینچنے کی وجہ سے پیشانی پر لگی پٹی بھی اپنی جگہ سے ہلتی اس کے جسم میں درد کی لہر دوڑ اگئی اپ کو سمجھ کیوں نہیں اتا؟؟؟؟؟؟؟؟

میں کسی کی نہیں۔۔۔۔۔ہو سکتی میرال نے لیمپ کو ہاتھ مارتے زمین بوس کیا سوئچ جو مکمل پلگ سے نہیں نکلا تھا زمین پر پڑے لیمپ کے گول گول حرکت کرنے میں سپارک ہو رہا تھا

یہ۔۔۔۔یہ سہولتیں دے کر سمجھتے ہیں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے "اپ چاہیے ہیں مجھے" یہ سب اپنے پاس ہی رکھیں وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی چیزیں اٹھا اٹھا کر دور پھینک رہی تھی "یہ لیں"۔۔۔۔یہ بھی واپس

لے لیں۔۔۔۔یہ بھی لیں۔۔۔۔۔نہیں چاہیے کچھ بھی وہ جو میر کی فرمائش پر پرفیوم لائی تھی اٹھا کر سامنے دیوار پر ماری اور واش روم میں چلی گئی

اخری پرفیوم دیوار پر لگتی ٹوٹ گئی لیمپ کا سوئچ جو پہلے ہی سپارک کر رہا تھا پرفیوم لیکوڈ اس پر گرتا اگ بھڑکا گیا

پاگل ہو گئی ہو میرال کیا کر رہی ہو تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے وہ اور دور ہو جائیں گے وہ واش بیسن کے سامنے کھڑی ائینے میں اپنے عکس کو دے کر سوچ رہی تھی کسی کے کمرے میں انے سے پہلے پہلے سب صاف کرو وہ آئینے میں اپنے سرخ چہرے کو دیکھتے بولی تائی امی تایا جان کو پتہ چلا تو کیا منہ دکھاؤ گی اس نے منہ پر پانی کی چھینٹے مارے بازو سے چہرا صاف کیا اور گہری سانس بھرتے واش روم کا دروازہ کھولا کہ سامنے کا منظر دیکھتے انکھیں پھیلیں کمرہ اگ کی لپیٹ میں تھا وہ ٹرانس کی کیفیت میں کھڑی کمرے کو دیکھ رہی تھی

میر لان میں کھڑا سگریٹ کے گہرے گہرے کش بھر رہا تھا

میر صاحب۔۔۔۔میر صاحب کرامت بھاگتے ہوئے میر تک ایا وہ

۔۔۔اوپر۔۔اپ۔۔۔۔

پہلے سانس کو بحال کریں پھر بولیے گا میر سنجیدگی سے بولا اوپر کسی روم میں اگ لگی ہے شاید اپ کے روم میں میر اس کی بات سنتے فورا اندر بھاگا وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگنے لگا کہ صوفیہ بیگم اسے یوں دیکھتے اس کی طرف بڑھیں جلدی سے اپنے کمرے کے سامنے جاتے دیوار کی اوٹ میں ہو کر ہینڈل گھمایا دروازہ کھلتا چلا گیا جب اندر سے کوئی حرکت محسوس نہ ہوئی تو اس نے اگے ہو کر دیکھا کمرہ بالکل صاف تھا غصہ عود کر ایا کرامت چچا یہ کیا بدتمیزی ہے وہ غرایا

صاحب آپ دیکھے کسی اور کمرے میں شائید ساتھ والے کمرے

میں۔۔۔۔۔

میرو۔۔۔۔اک دم خیال آتے وہ اس کی ادھوری بات پر پلٹا اور جھٹکے سے

دروازہ کھولا میر نے فوراً اپنے چہرے پر بازو رکھا آگ کی گرم لہر اس کے

چہرے پر پڑی سب باری باری اپنے کمروں سے نکلتے باہر آئے

میر جلدی سے اندر بڑھتا ادھر ادھر نظر دوڑاتے میرو کو تلاشنے لگا کہ نظر

واش روم کے دروازے پر پڑی میرال ٹرانس کی کیفیت میں دروازے میں

کھڑی تھی اسے یوں کھڑا دیکھ کر میر کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا میر نے

آگے بڑھتے اسے شانے سے پکڑتے احتیاط سے باہر لاتے جھٹکا دیتے اپنے

سامنے کھڑا کیا اور کسی کو کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے شفاف

گلابی گال پر اک زوردار طمانچہ رسید کیا میرال منہ کے بل گرتے گرتے بچی

میر رررر۔۔۔۔۔صوفیہ غصے کے عالم میں بولیں سب کی آنکھیں پھیلیں باقی تو کسی میں ہمت نہیں تھی میر سے اس حرکت کے مطلق کوئی سوال کرنے کی

پ۔۔۔۔پاگل ہو گئے ہو تم؟مرہا ہمت کرتے اس کے قریب ہوتے بولی

بکواس۔۔۔۔۔بند!میر لفظوں کو چباتے بولا

مرہا مزید بولتی کہ میر ال نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے روکا اور میر کی جانب دیکھا میر نے قہر برساتی نظر سے اس کی طرف دیکھا کہ میر ال مسکرائی

اس کے چہرے کی مسکان دیکھتے میر کہ اعصاب ڈھیلے پڑے کہ اگلے ہی لمحے میر ال زمین بوس ہوئی

سبھی فورا میر ال کی طرف لپکے میر و۔۔۔۔۔!مرہا زمین پر بیٹھتی اس کا گال تھپتھپاتے لگی میر ٹرانس کی کیفیت میں کھڑا رہا

فائر بریگیڈ کے آتے ہی احتشام اور زاویار نیچے بھاگے

دیکھ کیا رہے ہو؟اٹھاؤاسے مرہاذوالقرنین کو دیکھتے چیخی ذوالقرنین زمین پر گھٹنہ رکھتے اسے بازو میں اٹھانے ہی لگا تھا کہ میر نے ذوالقرنین کو دھکا دیتے سائیڈ کیااور خود اسے بازؤں میں بھرتا اپنے کمرے کی طرف لپکا کیونکہ اس وقت وہ اس کے کمرے کے سامنے ہی کھڑے تھے

میر نے اسے بیڈ پر لیٹایا تھا کہ صوفیہ نے میر کو کہنی سے پکڑتے پیچھے کیا ماں کے غصے پر میر نے ہونٹ آپس میں پیوست کیے اور پلٹتا لمبے لمبے ڈاگ بھرتا باہر نکل گیا

میرو۔۔۔میرو مرہانے اس کے چہرے پر پانی کی چھینٹیں پھینکتے اسے پکارا

میرال کی پلکوں میں جنبش پیدا ہوئی

میرال میرا بچہ ادھر دیکھو صوفیہ اس کا ہاتھ رب کرتے بولیں

میرو۔۔۔مرہانے دوبارہ اسے کے چہرے پر پانی کا چھڑکاؤ کیا میرال نے تھوڑی آنکھیں کھولیں

حسن صاحب اور ذوالفقار ابھی گھر لوٹے تھے فائر بریگیڈ کو دیکھتے وہ جلدی سے گاڑی سے اترتے عملے کی طرف لپکے

میرال کو ہوش میں آتے دیکھتے ہی صوفیہ نے اسے ساتھ لگایا آنکھوں سے آنسو گرتے میرال کے بالوں میں جذب ہونے لگے کہ شائستہ نے بھی اس کی پیشانی چومتے اسے پیار کیا

مرہانے گلاس میں پانی انڈیلتے اس کے منہ سے لگایا

میر اسی وقت غصے کے عالم میں گاڑی لیے باہر نکل گیا تھا

باہر سے سب کچھ سنبھالنے کے بعد حسن اور ذوالفقار صاحب فوراً اندر کی طرف بڑھے

حسن صاحب نے آگے بڑھتے میرال کو گلے سے لگایا میرال بھی ان کے گرد حصار بناتے ان کے سینے میں چھپ گئی

دونوں کی آنکھیں نم ہوئی تھی کیسے نم نا ہوتی وہ اس کے باپ کی کمی پوری کرتے تھے اور میرال ان کی بیٹی کی

تمھیں کہیں لگی تو نہیں؟ حسن صاحب نے اس کے بالوں پر بھوسہ دیتے پوچھا میرال نے ان سے پیچھے ہوتے آنسو صاف کرتے نفی میں سر ہلایا یہ تمھارے منہ پر کیا ہوا ہے؟ اس کی گال پر انگلیوں کی چھاپ دیکھتے وہ پریشانی سے بولے

سبھی چاہتے تھے کہ وہ میر کی شکایت کرے تاکہ اس سے اس حرکت کے متعلق باز پرس کی جائے

وہ غصے سے کھڑے اس کے بولنے کے منتظر تھے

یہ۔۔۔ یہ ہاں یہ وہ زمین پر میرے چوڑیوں کے اسٹینڈ کی سٹکس گری ہوئی تھی میں آگ کو دیکھتے بھاگنے لگی تھی تو قالین سے میرا پاؤں اٹکا تو میں زمین پر گری اور میرا چہرا ان سٹکس پر لگا اس نے فضول سا جواز پیش کیا تھا کیونکہ اسے لگا تھا کہ اس کا گال ہمیشہ کی طرح بس لال ہوا ہو گا

اس کی بات سنتے سب ہی کو غصہ آیا تھا

اور حسن صاحب جان چکے تھے وہ جھوٹ بول رہی ہے کیونکہ سٹکس اتنی ترتیب سے تھوڑی لگنی تھی اور سٹکس کا نشان ایسا تھوڑی ہونا تھا مگر اس کا جھوٹ پکڑ کر اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتے تھے

تایا ابو یہ۔۔۔۔۔۔۔۔مرہا مزید بولتی کہ میرال نے التجائیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا مرہا خاموش ہو گئی

چلو تم آرام کرو کھانا کھایا ہے؟ حسن صاحب نے پیار سے پوچھا

میرال نے نفی میں سر ہلایا

مرہا بیٹا کھانا لاؤ اس کے لیے۔۔۔۔۔جی تایا ابو اور اس کے چہرے پر بھی کچھ لگاؤ کہتے وہ اٹھ کھڑے ہوئے

آپ میری بات سنیں آ کر وہ صوفیہ سے کہتے باہر نکل گئے

میں کھانا لگواتی ہوں شائستہ کہتی باہر نکلیں ذوالفقار بھی اسے پیار کرتے مرہا کو اس کا دھیان رکھنے کے لیے کہتے کمرے سے چلے گئے

چلو جاؤ کھانا کھاؤ جا کر تم سب بھی مرہانے زاویار سے کہاں وہ بھی تینوں چلے گئے زیادہ درد ہو رہی ہے مرہا میرال تک آئی میرال نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

ویسے مجھے یقین نہیں آرہا کہ وہ یہ حرکت بھی کر سکتا ہے مرہانے اس کا چہرہ بگھور دیکھتے کہا

چلے آپ کے مطابق آخری حد بھی کراس ہوئی میرال اپنی گال پر ہولے سے اپنی انگلیاں پھیرتے بولی

اس نے مارا کیوں ہے تمھیں مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی

وہ میں باہر ان کو آگ لگانے کی دھمکی دے کر آئی تھی اور اندر آگ دیکھتے انھیں لگا میں نے پھر خودکشی کی کوشش کی ہے

سدر جاؤ لڑکی جان نکال دے گا تمہاری

کبھی آپ کہتی ہے ڈٹی رہو تو کبھی سدر نے کے مشورے دیتی ہیں میں کنفیوز ہو رہی ہوں

اس کے ہاتھ کی چھاپ دیکھتے میر اارادہ بدل گیا ہے میر ادل نہیں کر رہا کہ تم اس جنگلی۔۔۔۔۔۔۔آپییییی

دل تو کر رہا دوسری طرف میں لگاؤں جوتا یا ابو سے سچ نہیں کہا تم نے اس کا درد نہیں ہو رہا اگر آپ ماریں گی تو درد ہو گا وہ بھرپور معصومیت سجائے بولی

مرہا مسکرائی

چلو تم بیٹھو میں کھانا لاتی ہوں نہیں آپی میر ادل نہیں کر رہا آپ جا کر کھا لیں میں بعد میں کھالوں گی

چلو تم آرام کرو اپنے کمرے میں جانا ہے؟ نہیں میر نے کہا ہے کہ رات کو اس کمرے میں نہیں سونا

چلو ٹھیک ہے اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو بتانا مرہا پیار سے کہتی کھانا کھانے کے لیے چلی گئی

وہ بلاوجہ سڑک پر گاڑی دوڑا رہا تھا اس کا دماغ اس بات کو سوچ سوچ کر مزید خراب ہو رہا تھا کہ وہ مسکرا کیوں رہی تھی حالانکہ جتنی وہ نازک ہے اسے رونا چاہیے تھا گاڑی کو بریک لگاتے سگریٹ سلگاتے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا گیا

بند آنکھوں میں صرف اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کا عکس لہرا رہا تھا اس کی ہلکی سی مسکان نے اس تیس سالہ مرد کا دماغ ہلا دیا تھا

میرو۔۔۔۔۔میرو۔۔۔۔میرو اس نے چیختے ہوئے زور سے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا

میں تمھارے دل سے اپنا ڈر ختم نہیں ہونے دوں گا اگر ایسا ہو گیا تو تم اپنی حرکات پر شرمندہ ہونے کی بجائے میرے سر چڑھ جاؤ گی اور میر تو کسی کو سر آنکھوں نا بیٹھائے تم سر چڑھ نا چنا چاہتی ہو ایسا تو ممکن نہیں

تمھیں اپنی اس حرکت (شرمندگی کی بجائے مسکرانا) کا جواب دینا پڑے گا

میر نے سگریٹ کا گہرا کش بھرتے اسے باہر پھینکا اور گاڑی سٹارٹ کرتے گھر کا رخ کیا

وہ سیڑھیاں پھیلانگتے کمرے میں داخل ہوا اس کی سوچ کے مطابق وہ اسی کے کمرے میں تھی

میر ال سائیڈ کروٹ لیے سوئی ہوئی تھی میر غصے کے عالم میں اس تک پہنچا کہ اس کا گال دیکھتے اسے دھچکا سا لگا پورے گال پر سرخ اور نیلے نشان پڑے انگلیاں چھپی ہوئی تھیں جبکہ کان میں خون جما ہوا تھا اسے دیکھتے میر کا دل تھم گیا

بے ساختہ اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا اور دوبارہ اس کی جانب نظر اٹھائی میر کو اپنا کھڑا رہنا محال لگا وہ فوراً سے پیچھے ہوتا صوفے پر بیٹھا وہ میر و کے لیے اس قدر ظالم کیسے ہو سکتا ہے وہ جو اس کی آنکھ میں ایک آنسو برداشت نہیں کر سکتا وہ اسے اتنی تکلیف کیسے دے گیا میر نے ہاتھ سے

نظر ہٹاتے دوبارہ اس کی طرف دیکھا کہ نظر اس کے ہاتھ کے پاس پڑی اپنی تصویر پر اٹھی

میر نے ہونٹوں کو آپس میں پیوست کرتے اس کی جانب قدم لیے اور اس خیال سے کہ کسی پر اس کی محبت کا راز نا کھلے وہ اس پر سے جھک کر اپنی تصویر اٹھانے لگا کہ میرال نے گہرا سانس کھینچا جسے میر نے بخوبی نوٹ کیا تھا میر تصویر اٹھائے بنا فوراً سیدھا ہوتا پیچھے ہوا

کہ میرال نے بند آنکھوں سے ہی دوبارہ زور سے سانس کھینچا میر بس حیرت میں ڈوبا اسے دیکھ رہا تھا

میرال آنکھیں کھولتی تصویر کی جانب دیکھتے مسکرائی اور ہاتھ تصویر پر پھرتے بولی مجھے ابھی اپنی سانسوں میں آپ کی خوشبو گھلتی ہوئی محسوس ہوئی ہے

میر کی آنکھیں پھیلیں کیا وہ نیند میں بھی اسے محسوس کر سکتی تھی

پتا نہیں کیوں مگر مجھے لگا کہ آپ میرے بالکل قریب کھڑے ہیں شائید یہ آپ کی تصویر کا کمال ہے

آپ کے تو بے جان عکس نے بھی میرو کو پاگل کر رکھا ہے

آپ مل گئے تو میرو تو دیوانی ہو جائے گی

ویسے دیکھیں کتنی بڑی بیوقوف ہوں میں کمرا آپ کا بستر آپ کا تو خوشبو بھی تو آپ ہی کی آئے گی نا

اس کی بہکی بہکی باتیں میر کو عجیب سی کشمکش میں مبتلا کر رہیں تھیں

جس طرح آپ کے گزرنے سے راستے مہک اٹھتے ہیں آپ کی ہر چیز سے آپ کی خوشبو آتی ہے میرو چاہتی ہے کہ اس کے بدن سے بھی آپ ہی کی مہک اٹھے

اس کی بے باک بات سنتے میر کا دماغ ساتویں آسمان کو پہنچا میر نے آگے بڑھتے اسے بازو سے پکڑتے اٹھایا لمبے مہرون بال ہوا میں لہراتے اس کی کمر پر لگے ایک لمحے کے لیے میرال کے سامنے سب دھندلاتا دوبارہ واضح ہوا

کیا بکواس کی ہے تم نے ؟وہ حلق کے بل دھاڑا میرال نے آنکھیں میچ کر دوبارہ کھولیں اور ہلکا سا مسکرائی میر کو اس کا اس وقت مسکرانا بلکل پسند نا آیا اچھا تو آپ واقعی میرے قریب تھے اس کے تو تیور ہی بدلے ہوئے تھے (مبارک ہو میرال حسین تم معصوم پیار سے نکلتی محبت کا راستہ طے کرتی عنقریب عشق کی منزل تک پہنچنے والی ہو)اس نے دل ہی دل میں خود کو اعزاز سے نوازا میر سمجھ گیا تھا کہ وہ باغی ہو رہی ہے

میر اس کا بازو چھوڑتے صوفے پر بیٹھا اور تسمے کھولتے بولا

میرال جاؤ شاباش اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو

سنیں۔۔۔۔دوبارا معصومیت سے پکارا اس کی بیویوں والی پکار پر ایک سیکنڈ کے لیے میر کے ہاتھ رکے (میر نے اسے بھائی کے بغیر نام لینے سے منع کیا تھا اسی لیے وہ اسے ایسے پکار رہی تھی)

آج اسی کمرے میں سونے دیں کیونکہ ہمیشہ کے لیے اس کمرے میں آنے میں ابھی بہت وقت درکار ہے وہ دوبارہ بیڈ پر بیٹھی میر جوتے کو ٹھوکر مارتا غصے سے اس کی جانب بڑھا

میں تم سے نرمی برت رہا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کے تم میرے سر پر سوار ہو جاؤ وہ ہلکا سا اس پر جھکتے دبے دبے غصے سے غرایا

صدقے ےےے اتنی نرمی میرال نے اپنی گال پر ہاتھ رکھتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے پیار سے کہا میر نے سیدھے ہوتے اک ہاتھ کمر پر ٹکاتے دوسرے سے پیشانی مسلی

اسے شرمندہ ہوتے دیکھ کر میرال دوبارہ بولی

میں بارہ سال کی تھی جب میں نے پہلی دفعہ محسوس کیا تھا کہ مجھے آپ کی کمپنی اچھی لگتی ہے۔۔۔۔۔

بند کرو اپنی بکواس وہ دوبارہ اس کی طرف مڑا

خبر دار! جو تم نے اپنی سو کالڈ محبت کا رونا میرے سامنے رویا میں تمھاری جان نکال دوں گا

میں اس وقت لفظِ محبت سے ناآشنا تھی مجھے بس آپ۔۔۔۔

منع کیا ہے نا میر اس کا جبڑا پکڑتے دھاڑا

سسس۔۔۔۔۔میرال نے سسکی بھری مگر اسے رحم نا آیا

میرال بھی درد کو نظر انداز کرتی دوبارہ شروع ہوئی

م۔۔۔مجھے۔۔۔بس۔۔۔آ۔۔۔آپ اچھے لگنے لگے تھے

میر اسے پیچھے کی جانب جھٹکتے باہر کی طرف بڑھا جب میرال بھاگتی ہوئی اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی

ا۔۔۔ایک ایک بار بس ایک بار بات سن لیں پکا اس کے بعد کچھ نہیں کہوں گی بس ایک دفعہ۔۔۔۔۔خدا کے لیے ایک دفعہ۔۔۔۔۔میر اسے پیچھے کرتا دوبارہ دروازے کی طرف بڑھا کہ میرال نے اس کا بازو تھام لیا

ایک دفعہ سن لیں پلیز ایک دفعہ اب وہ باقاعدہ روتے ہوئے گڑگڑا رہی تھی

تم میں شرم وحیا بالکل باقی نہیں رہی تم میری میرو نہیں میرنے میری میرو پر زور دیتے کہا

میں آپ ہی کی میرو ہوں قسم خدا کی میں آپ کی میرو ہوں اگر نہیں یقین تو آزما کر دیکھ لیں

تو ٹھیک ہے آزما کر دیکھتے ہیں میر اس سے بازو چھڑواتا صوفے پر جا بیٹھا اور گھٹنے پر کہنی ٹکاتے منہ کے آگے مٹھی بنائی

میرال قدم قدم چلتی اس کے پاس کھڑی ہوئی

اگر۔۔۔۔تم ہمیشہ کی طرح میرا حکم مانتی۔۔۔۔۔میرے پسند کیے ہوئے لڑکے سے نکاح کر لو تو میں تب مانوں گا کہ تم آج بھی وہی معصوم میرو ہو

اس کی بات سنتے میرال بے جان جسم کی طرح گرتی اس کے پیروں میں بیٹھی

میر نے فوراً پیر پیچھے کیے تم میں عزتِ نفس نام کی کوئی چیز نہیں؟ وہ غصے سے بولا مگر آواز دھیمی تھی

" میں تو پہلے ہی آپ کی عزت ہوں اور میرا نفس آپ کے تابع ہے تو جب میر وہے ہی میر تو میرو کی عزتِ نفس کہاں سے آگئی؟"اس کی بات کی گہرائی سمجھتے میر کا دل دھڑکا کوئی اس قدر بھی کسی کو چاہ سکتا ہے

توجب میر وہے ہی میر کی تو میر جو چاہے سو کرے اس کے ساتھ۔۔۔آنسو لگاتار جاری تھے

یہ کس طرح کی اجازت دی گئی تھی میرا سے آزمارہا تھا یا وہ اپنا آپ اسے سونپتی میر ہی کے لیے آزمائش بن رہی تھی

میرال میری بات سنو لہجہ نہایت نرم ہوا تھا

میر بہلائیں مت میرال اس کے گھٹنے سے اس کا ہاتھ ہٹاتی سر اس کے گھٹنے سے ٹکاتے بولی

میر نے ہونٹوں کو آپس میں پیوست کیا

م۔۔۔می۔۔میری۔۔۔۔۔میرال کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہہ رہے تھے

میری بس خدا سے ایپیک دعا ہے اگر۔۔۔۔آپ کے علاوہ۔۔۔۔میری زندگی میں کوئی دوسرا مرد آئے۔۔۔تو خدا کرے۔۔۔۔۔

وہ آپ سے بھی سو گناہ زیادہ ظالم اور سفاک ہو جیسا نشان آپ نے آج مجھے دیا ہے

ایسے سو سو نشان وہ ایک ایک لمحے میں مجھے دے

اس کی بات سنتے میر کا دل دہلا اس نے فورا اس کا چہرہ اٹھاتے ہاتوں کے پیالوں میں بھرا

میرال میری شہزادی ایسی دعائیں نہیں مانگتے

میرال کے پاس دو ہی دعائیں ہیں میرال نے اس کے ہاتھوں سے چہرا نکالتے دوبارہ اس کے گٹھنے سے ٹکایا

یا تو میر یا سنگدل، ظالم اور سفاک شوہر

تاکہ میرو کی ہر ہر "آہ" پر میر اس کی جانب دیکھے اور میرو کہے کہ دیکھیں میر میرو آپ کی آزمائش پر پورا اتر رہی ہے میرو ثابت کر رہی ہے کہ وہ پہلے ہی کی طرح آج بھی معصوم میرو ہے آپ کی میرو میر آپ کی میرو

میرال زور زور سے رونے لگی

میر صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے آنکھیں موند گیا کوئی کسی کی خاطر اپنی ذات کی اتنی نفی کیسے کر سکتا ہے

کوئی خود کو ایسی بد دعائیں دے سکتا بھلا؟ جیسی وہ خود کو دے رہی تھی کوئی کسی کے ساتھ اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے شائید وہ ضرورت سے زیادہ جذباتی ہو رہی ہے لیکن اگر قبولیت کے وقت اس کی یہ بد عا قبول ہو گئی تو پھر۔۔۔؟ پھر۔۔۔ پھر۔۔۔ پھر۔۔۔۔۔۔ میر نے دونوں ہاتھ چہرے پے پھیرے اور دوبارہ سیدھا ہوا

میرال میر نے اس کا چہرہ پکڑتے اس کے آنسو صاف کیے

میرال میرے ساتھ وعدہ کرو کہ آج کے بعد تم کبھی بھی خود کو بدعا نہیں دو گی

میرال خاموش رہی اگر خدا سے ایسی دعائیں کی جائیں تو خدا ناراض ہو سکتا ہے

میرا خدا پہلے ہی مجھ سے روٹھا (خودکشی) ہوا ہے

ایسا نہیں ہے میرال

ایسا ہی ہے میر ایسا ہی ہے میرال کسی کو خوش نہیں رکھ سکتی اس کے سبھی محبوب (اللہ، میر، ثانیہ) اس سے روٹھ جاتے ہیں اگر ماما، بابا ہوتے تو میں ان کے لیے باعثِ شرمندگی ہوتی

اس کے بول میر کا دل و دماغ ہلا رہے تھے

اچھا میری بات سنو سب سے پہلے رونا بند کرو میر نے دوبارہ اس کے آنسو صاف کیے اب رونا نہیں

ابھی بہت رات ہو گئی ہے ہم ایسا کرتے ہیں صبح بات کریں گے میرال نے نظریں اٹھاتے اس کی آنکھوں میں دیکھا

چلو شاباش اب اٹھو اور اپنا چہرا دھو کر آؤ میرا سے بالکل بچو کی طرح پچکار رہا تھا

اور ویسے بھی وہ اس سے سات سال چھوٹی تھی

آ۔۔۔آپ سچ کہ۔۔۔۔س۔۔سس۔سوری

میرال فوراً چپ ہو گئی کیونکہ وہ انڈائیر کٹلی اسے جھوٹا کہنے والی تھی

میرا اس کی بات سمجھتے مسکرایا مگر میرال جھکی ہوئی نظر کی وجہ سے نا دیکھ سکی

کھانا کھایا ہے؟ میرال نے نفی میں سر ہلایا

کیوں؟ بھوک نہیں تھی

ابھی لگی ہے؟ نہیں

پکا؟ میرال نے اثبات میں سر ہلایا

چلو پھر اٹھو شاباش منہ دھو کر آؤ

میرال اٹھ کھڑی ہوئی اور جوتا پہنتی واش روم میں بند ہوئی میر نے سر صوفے پر گراتے گہری سانس بھری

کچھ دیر بعد

میرال واپس آئی میر نے اسے آئینمنٹ اور دوائی دی

یہ چہرے پر لگاؤ اور اسے کھاؤ اور پھر بنا روئے سو جاؤ

میر نے بیڈ سے اپنی تصویر اٹھاتے سائیڈ ٹیبل پر الٹی کر کے رکھ دی

اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مرہا کو کال کر لینا او کے

اب رونا نہیں آرام سے سو جاؤ شاباش گڈ نائیٹ میر کہتے باہر نکل گیا

میرال کے انسوؤں نے پھر رفتار پکڑی وہ کچھ دیر دروازے کو دیکھتی آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی چہرے کو دیکھتے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

بے ساختہ انگلیوں نے گال کو چھوا وہ آئینمنٹ اور دوائی کو آئینے کے ٹیبل پر رکھتی سائیڈ ٹیبل سے موبائیل فون اٹھا گئی

صبح کے دس بج رہے تھے جب میرال انگڑائی لیتی اٹھ کر بیٹھی کمرے میں پھیلی بھینی بھینی خوشبو اسے تروتازہ ہوا سے بھی زیادہ سکون دے رہی تھی وہ انکھیں بند کرتی گہرے گہرے سانس بھرتی اسے محسوس کرنے لگی کہ دروازے پر دستک ہوئی اجازت ملنے پر ثناء اندر داخل ہوئی میرال اپی ثانیہ اپی نیچے اپ کا انتظار کر رہی ہیں میرال نے وقت دیکھا اچھا تم جاؤ میں اتی ہوں دروازہ بند ہونے پر میرال دوبارہ کمرے میں نظر دوڑاتی مسکرانے لگی

کاش کہ میرے خواب سچ ہو جائیں وہ بستر پر ہاتھ پھیرتے خود کلامی میں بولی اور حسرت سے بیڈ پر پڑے دوسرے تکیے کو دیکھنے لگی پھر بیڈ پر الٹا لیٹتی تکیے کو سینے سے لگائے اس پر عقیدہ بھرے ہونٹ رکھے پھر اس پر اپنا گال رگڑنے لگی بعض دفعہ انسانوں سے اچھی قسمت یہ بے جان اشیاء کی ہوتی ہے شکر ہے تم بے جان چیزوں کے جذبات نہیں ہوتے نہیں تو یہ شخص کبھی تمہیں اپنے بے حد قریب کرتے اپنی قربت سے مارتا تو کبھی دو دو چار

چار روز کی جدائی دے کر وہ تکیے کو چومتی اسے سیٹ کر کے رکھتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

کچھ دیر بعد وہ لاؤنج میں داخل ہوئی ثانیہ اسے دیکھتے فورا اس کے پاس اتی اس کے گلے لگی تم تو ایسے مل رہی ہو جیسے سالوں بعد دیکھا ہو میرال نے مسکراتے ہوئے کہا ثانیہ اس سے علیحدہ ہوئی نیچے کیوں بیٹھی ہوئی تھی؟

ثانیہ بس خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی چل اجا روم میں چلتے ہیں میرال اس کا بازو پکڑتی سیڑھیاں چڑھنے لگی

میرال میں تیرے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں خدا کے لیے چھوڑ دے اس شخص کو ثانیہ اسے سر تا پاؤں دیکھتے دکھ بھرے لہجے میں بولی

یونی نہیں گئی تم اج؟ میرال نے اس کی بات کو نظر انداز کیا

وہ تیری محبت کے قابل نہیں میری جان

میرال بیڈ کی طرف بڑھتی بیڈ کی چادر درست کرنے لگی

میرال ادھر دیکھو میری طرف ثانیہ نے اسے بازو سے پکڑتے اپنی جانب رخ موڑتے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا تو سمجھتی کیوں نہیں میرال؟ وہ شخص بہت ظالم ہے وہ تمہیں اذیتیں دیتے مار دے گا میری جان تم کیوں میری بات نہیں مان لیتی تم میری دوست ہو میں کبھی بھی تمہارا برا نہیں چاہوں گی۔۔۔۔۔ ہمم تم بیٹھو میں ناشتہ منگواتی ہوں دونوں مل کر کرتے ہیں بڑی بھوک لگی ہے قسم سے میرال اس کی باتوں کو نظر انداز کر رہی تھی

میرال اسے کر اس کرتی ابھی کمرے سے نکلنے ہی لگی تھی کہ ثانیہ نے اس کی طرف بڑھتے غصے سے اس کا بازو تھاما میرال نے فورا اس کی طرف دیکھا ثانیہ نے لا کر اسے مرر کے سامنے کھڑا کیا

اپنی شکل دیکھ ذرا تو کہیں سے بھی میری وہ حسینوں خوبصورت میرولگ رہی ہے؟

یار یہی شکوہ رات کو میر کر رہے تھے کہ تم میری میرو نہیں اب تم کہہ رہی ہو تم میری میرو نہیں سمجھ نہیں ارہی کہ میں پھر کس کی میر ہو گئی ہوں وہ نارمل انداز میں بولتی اپنی گال بھگو رائینے میں دیکھتی اس پر ہاتھ پھیر رہی تھی اگر تم نے اب میر کی بات کی نہ تو پھر دیکھنا وہ ابھی بھی تم سے کہہ رہا ہے کہ تم اس کی نہیں اتنی ناشکری

ثانیہ! میرال نے ثانیہ کی طرف دیکھا مجھے لگتا ہے تم میرے ساتھ لڑائی کرنے کی غرض سے ائی ہو وہ ہلکی مسکان سے گویا ہوئی

میرال میرال تمہیں کیوں سمجھ نہیں ارہی ایک دفعہ ذرا سر تا پاؤں اپنے اپ کو دیکھو کیا تم ایسی تھی؟ میرال نے خود کو ائینے میں دیکھا پیشانی پر سفید پٹی ایک گال پر پن کی لمبی لکیر کا زخم بائیں گال سرخ و جامن رنگ میں رنگی سوجی ہوئی بائیں انکھ کے سفید ڈورے میں خون اترا اسے سرخ کر چکا تھا گردن پر خراشیں نمایاں تھیں دونوں ہاتھوں پر سفید پٹیاں لپٹی ہوئی تھیں پاؤں بھی زخمی تھا چہرہ سرخ و سفید رنگ چھوڑتے زرد پڑا ہوا تھا

" ہیرے کو حاصل کرنے کے لیے اکثر بدن سیاہ ہو ہی جاتا ہے "

میرال نے ایک نظر خود کو دیکھتے کہا

تم مان کیوں نہیں لیتی کہ وہ ایک بے رحم شخص ہے جب سے تمہاری محبت کا اس پر راز کھلا ہے اس نے تمہیں ائے روز ایک نیا زخم دیا ہے اج میں مان گئی ہوں کہ اظہار کے بعد محبوب ظالم ہو جاتا ہے

یہ تو وہی بات کر دی تم نے

" سنو! عذاب مت پالنا سنو! اظہار مت کرنا "

میرال نے مسکراتے کہا اس کی مسکان دیکھتے ثانیہ کا لہجہ دیما ہوا اس کا دل نہیں کانپا جو اس نے تمہیں اتنی بے دردی سے مارا ثانیہ اس کی گال پر ہاتھ پھیرتے بھری بھری انکھوں سے بولی

کانپنے کا چھوڑ بس دعا کر دھڑک جائے وہ بھی میرے لیے ثانیہ نے اس کی گال پر نرمی سے بوسہ لیا کہ ثنا اندرائی

وہ بڑے صاحب اپ کو نیچے بلا رہے ہیں میرال نے حیرانگی سے ثانیہ کو دیکھا کیوں بلا رہے ہیں؟ پتہ نہیں مگر سبھی ان ہی کے کمرے میں موجود ہیں

انہوں نے کہا ہے کہ فورا نیچے ائیں

میر بھی نیچے ہیں؟ وہ تو سورج اگنے سے پہلے ہی چلے گئے تھے میرال ثانیہ کا ہاتھ چھوڑتے فورا ثنا تک ائی کہاں گئے ہیں؟ مطلب وہ یونی فارم میں تھے؟ نہیں

میرال انگوٹھے کا ناخن منہ میں دباتی پر سوچ انداز میں کھڑی تھی بڑے صاحب کو کیا کہوں؟

ہاں تم جاؤ میں اتی ہوں میرال دوپٹے کو سیٹ کرتی ثانیہ کا ہاتھ پکڑ کے باہر نکلنے لگی کہ ثانیہ بولی تم جاؤ میں یہیں رہتی ہوں ساری فیملی ہے ضروری بات کرنی ہو گی

ارے اجا یار تو بھی میری فیملی ہی ہے

جی تایا ابو؟ادھر اؤ۔۔۔۔میرال نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی سبھی موجود تھے سوائے میر اور زلفقار کے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی حسن صاحب کے پاس بیٹھی

حسن صاحب کی پہلی نظر ہی اس کی انکھ پر پڑی وہ اس کا چہرہ پکڑتے اس کی انکھ دیکھنے لگے جہاں سفید ڈورے میں خون اترا ہوا اسے سرخ دکھا رہا تھا حسن صاحب کے چہرے پر غصہ واضح ہوا اب میں جو جو پوچھوں گا سچ سچ بتانا کسی بھی بات پر بہانہ مت بنانا لہجے میں روعب اور شفقت مشترکہ تھا۔۔۔۔۔جی

تمہارے گال پر کیا ہوا تھا؟ پتہ تو انہیں چل گیا تھا اور وہ اسی وقت میر کی کلاس لگانے کا ارادہ رکھتے تھے مگر میر اس وقت گھر نہیں تھا

میرال نے نظر اٹھاتے ارد گرد گھماتے سب کو دیکھا وہ بھی سخت تاثرات لیے کھڑے تھے یہ نہ۔۔۔۔۔میرال نے اپنی گال پر ہاتھ رکھا یہ نہ بس میر نے ہلکا سا تھپڑ مارا تھا

اسی لیے تم اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی تھی؟اور پھر بعد میں بے ہوش بھی ہو گئی تھی

وہ پہلی دفعہ کسی نے مارا تھا نا تو بس اسی لیے ڈر گئی تھی میں اس کی بات پر سب کو غصہ ایا تھا وہ کیوں اسے بچا رہی تھی میرال کی ہمدردی پر حسن صاحب کے تاثرات مزید سخت ہوئے بڑا شوق ہے نا اسے باپ بننے کا فون لگاؤ اسے میں اسے بتاتا ہوں باپ ہوتا کون ہے میں اس کا ہاتھ توڑ دوں گا جو اس نے میری بیٹی پر اٹھایا ہے فون کرو اسے وہ رعب دار بلند اواز میں حکم دیتے بولے میرال ان کی بغل میں بیٹھی سہم گئی وہ تو میر کا غصہ برداشت نہیں کر سکتی تھی یہ تو پھر میر کا باپ تھا

ایک منٹ۔۔۔۔ایک منٹ میرال نے احتشام کے ہاتھ سے موبائل جھپٹا حسن صاحب نے سخت تاثرات سے میرال کو دیکھا تایا ابو ایک منٹ میری پوری بات تو سن لیں وہ معصومانہ انداز میں التجا یا بولی

خبر دار! اگر تم نے اب کوئی پردہ ڈالنے کی کوشش کی تو نہیں تایا ابو میں اپ کو سچی سچی بتا رہی ہوں اصل میں ان کی غلطی نہیں انہیں لگا تھا کہ میں نے دوبارہ خودکشی کی کوشش کی ہے وہ شرمندہ ہوتے نظر جھکائے بولی سچی تایا ابو غلطی میری تھی مجھے اگ دیکھتے فورا کمرے سے باہر بھاگنا چاہیے تھا مگر اگ دیکھ کر مجھے سمجھ ہی نہیں ائی اور اس وقت دھوئیں سے چکر بھی انے لگ گئے تھے اس نے کچھ حد تک جھوٹ کا سہارا لیا تھا اور میں بے ہوش بھی اسی وجہ سے ہوئی تھی تھپڑ تو صرف ایک بہانہ بنا تھا عاشق کی موجودگی میں اگر معشوق مجرم ثابت ہو جائے تو یا پھر وہ عاشق نہیں یا پھر وہ معشوق نہیں اب اس نے وجہ ہی اتنی معقول دی تھی کہ کچھ کہا ہی نہیں جا سکتا تھا ثانیہ نے غصے سے میرال کی طرف دیکھا مگر پھر بھی اسے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا شائستہ کو واقعی میرال کی انکھ دیکھ کر تکلیف ہوئی تھی تائی امی کچھ نہیں ہوتا اگر انہوں نے ایک تھپڑ لگا دیا ہے پیار بھی تو اتنا ہی کرتے ہیں نا کبھی انہوں نے مجھے کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تو اگر کبھی

وہ غصہ کر بھی لیں تو میں سمجھتی ہوں کہ میری بہتری کے لیے کریں گے

ہلکی مسکان سجائے بولی

تاکہ وہ شرمندہ نہ ہوں اپ سبھی لوگ میرے اپنے ہیں اگر اپ لوگ کسی بات پر منع کریں گے تو ضرور اس میں میری بھلائی ہی ہو گی اس کی بات سنتے سب کا غصہ کچھ حد تک کم ہوا میرال نے شکر کا کلمہ پڑھا اور یہ تمہاری دائیں گال پر کیا ہوا ہے؟ حسن صاحب نے پوچھا

یہ۔۔۔۔۔۔یہ حجاب پن لگ گئی تھی اسے زخموں میں لپٹی دیکھ کر حسن صاحب نے اسے سینے سے لگایا میں تم سے ایک اور بات پوچھنا چاہتا ہوں جس کا جواب مجھے سو فیصد سچ چاہیے وہ جاننے کے باوجود اس سے اس سوال کی تصدیق کرنا چاہتے تھے جی تایا ابو؟

تم نے یہ حرکت (خودکشی) کس وجہ سے کی تھی؟ میرال خاموش ہوئی جو بھی بات ہے تم مجھ سے کھل کر کر سکتی ہو وہ اسے خاموش ہوتے دیکھ کر بولے اگر تم سب کے سامنے نہیں کرنا چاہتی تو میں ان سب کو باہر بھیج

دیتا۔۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔پلیز مجھے کچھ دیر کا وقت دے دیں میں اپ کو ساری بات بتادوں گی مگر میں ابھی اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتانا چاہتی ٹھیک ہے کچھ وقت مطلب کچھ وقت

جی تایا ابو حسن صاحب نے دوبارہ اس کا سر اپنے سینے سے لگایا اپنا خیال رکھا کرو تم میرے لاڈلے بھائی کی نشانی ہو میرال کی نظر ثانیہ کی طرف اٹھی جو غصے سے اسے گھور رہی تھی میرال نے اپنی ہنسی دبائی کیونکہ ثانیہ کا مزہ کرکرا ہو گیا تھا جی تایا ابو۔۔۔۔۔۔میرال نے ہلکی مسکان سے کہا

کتنی تیز ہے یار یہ زاویار نے مرہا کے کان میں کہا مرہا ہنسی

تیز نہیں بیٹا اسے محبت کہتے ہیں یار اپی میرے خیال میں میر بھائی کو اس سے اچھی لڑکی کبھی نہیں مل سکتی جو انہیں ڈانٹ پڑوانے کی جگہ بچا رہی ہے میرا تو میر بھائی کو مشورہ ہے کہ ہاں کر دیں بچی بھی خوش ہو جائے گی اور وہ بھی روز کی نت نئی چک چک اور ساس بہو کے ڈراموں سے محفوظ رہیں گے ہاں گھرائے گا نا تو دینا مشورہ۔۔۔۔۔

توبہ ہے میری میں تو کبھی نہ دوں یار اپ تائی امی کو پٹیاں پڑھائیں بکواس بند کرو صحیح کہہ رہا ہوں اپ کی بھی تو شادی کرنی ہے نا اپ نے اپنے شوہر کے کان نہیں بھرنے اچھا ہے پریکٹس ہو جائے گی میں تمہارا منہ توڑ دوں گی زاویار دباد باہنسنے لگا احتشام جاؤ میرال کی فیورٹ ائس کریم لے کر اؤ اسے ائس کریم پسند تھی سبھی جانتے تھے بابا ایک تو اس زبردستی کی بہن نے مجھے ملازم بنا دیا ہوا ہے احتشام نے ناک چڑھاتے میرال کو دیکھتے کہا تم جا رہے ہو کہ میں اٹھوں؟ جا رہا ہوں

اج میرے ابا حضور صحیح جلال میں ائے ہوئے ہیں وہ ذلقرنین کے کان میں کہتا باہر نکل گیا

ہیلوا۔۔۔احتشام! جی نوشین اپی اس وقت کال کی ہے اپ نے خیریت ہے؟

ہاں وہ۔۔۔وہ نور کی۔۔۔۔سالگرہ ہے تو اجاؤ تم۔۔۔۔سب مل کر اسے سرپرائز دیتے ہیں احتشام نے سکرین ان کرتے ٹائم دیکھا پونے بارہ ہو چکے تھے اپی تو اپ کو پہلے بتانا چاہیے تھا اب ایسے ہی منہ اٹھا کر اجائیں

ک۔۔۔کوئی کوئی بات نہیں ہمارا ابھی اچانک پلان بنا ہے سب تیاریاں مکمل ہیں تم سب بھی اجاؤ جلدی میں انتظار کر رہی ہوں

جی میں کہتا ہوں سب کو پھر بتاتا ہوں ویسے کچھ پریشان لگ رہی ہیں اپ خیریت ہے؟

ن۔۔۔۔نہیں تو میں کیوں ہونے لگی پریشان اور بتانا نہیں انا ہے جلدی سے پہنچو

اچھاا۔۔۔۔۔اور ہاں وہ کچھ دیر رکنے کے بعد بولیں میرال کو ضرور لے کرانا

اچھا جی ٹھیک ہے اینٹ اٹھاؤ تو میروکے دیوانے نکل اتے ہیں احتشام نے اٹھتے ہوئے کہا

یہ کوئی وقت ہے انویٹیشن کا؟ میں تو کسی گفٹ کے بغیر نہیں جارہی مرہا نے انکار کیا اپی اب انہوں نے اتنی چاہت سے بلایا ہے تو ایسے اچھا نہیں لگے گا ایسا کیجئے گا صبح کوئی تحفہ بھیج دیجئے گا اٹھے تیار ہوں میں میرو کو کہہ کر اتا ہوں وہ مرہا کی سنے بغیر باہر نکل گیا

احتشام بھائی میری طبیعت ٹھیک نہیں میں نہیں جاسکتی احتشام کے اندر داخل ہوتے ہی میرال نے ہاتھ میں پکڑی ڈائری بند کردی میرو کتنی غلط بات ہے وہ تمہاری سالگرہ پر کتنی خوشی سے ائی تھیں

میں معذرت کرلوں گی پلیز اپ سب جائیں انہوں نے خاص طور پر تمہارا نام لے کر بلایا ہے بھائی پلیز میرا فیس دیکھ کر وہ سوال کریں گی تو میں کیا کہوں گی؟ فورس مت کریں میں خود بات کرلوں گی اوکے تمہاری مرضی وہ باہر نکل گیا میرال نے گہری سانس بھری اور دوبارہ ڈائری کھول کر گود میں رکھتی پین تھام گئی

کچھ دیر بعد احتشام ذلقرنین اور مرہا گارڈز کے ہمراہ نوشین کے گھر کے سامنے کھڑے تھے زاویار یونیورسٹی فیلو کی شادی پر مدعو تھا پہلی بل پر ہی دروازہ کھول دیا گیا تھا وہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے ان کو داخل ہوتے دیکھتے ہی گارڈز واپس چلے گئے امن نوشین اور نور تینوں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں اور سالگرہ جیسا تو کوئی سماں نہیں لگ رہا تھا

مرہا بھی نوشین کی طرف بڑھی ہی تھی

بیٹھ جاؤ بی باقی کی ملاقات ہمارے جانے کے بعد کر لینا بھاری مردانہ اواز پر وہ تینوں فورا پلٹے

کچھ دیر پہلے احتشام سے بات کرتے اپنے چہرے کا نشان یاد آتے وہ ابھی بھی اسی میں کھوئی ہوئی تھی اسے جب سے پتہ چلا تھا کہ میر ایک ہفتے کے لیے اسلام اباد گیا ہے وہ تب سے ہی اداس سی بیٹھی وقفے وقفے سے رو رہی تھی ہمیشہ کی طرح خود سے ہی چیزیں ازیوم کرتی اپنے دماغ میں نئے نئے

خرافات کو جنم دیتی بے دھیانی میں خود کو ہی تکلیف پہنچا رہی تھی بھیگی آنکھوں لیے قلم اٹھاتے ڈائری پر سطریں کھینچنا شروع کیں

میری توہین میں اگر تیری تسکین ہے

ستمگر خراب کر ہمیں بے شمار کر

آنکھوں سے بہتے آنسو سرخ عارض بھگو رہے تھے نظر اٹھتے سامنے آئینے پر پڑتے اپنا عکس دیکھا انگلیوں کا نشان ختم ہو چکا تھا مگر وہ سرخ و جامن رنگ ابھی ڈھیرے ڈالے ہوئے تھا بے ساختہ انگلیوں سے اپنے گال کو چھوتے زبان نے حرکت کی

اس سے کہہ دو کہ پھر طمانچے کا تکلف نا کرے

اس کا ہر لفظ۔۔۔۔میرے منہ پر نشان چھوڑتا ہے

وہ آج تکلیف ہی تکلیف میں تھی اتنی تکلیف کہ درد الفاظوں میں بدلنے سے بھی کم نہیں ہو رہا تھا

تینوں کی نظر ایک ساتھ ان پر پڑی سامنے سیاہ لباس میں نقاب پوش کھڑے تھے ان تینوں نے نوشین کی طرف دیکھا کہ نوشین شرمندہ سی بیٹھی رونے لگی کہ ایک ادمی نے احتشام کے سینے پر گن رکھتے زور ڈالتے اسے صوفے پر بٹھایا اوئے بیٹھ تو بھی ذلقرنین اسے کھڑا دیکھتا رہا

کتنا کیوٹ بچہ ہے یار دیکھو تو صحیح سامنے سے ایک لڑکا فیضان کو اٹھائے کمرے سے نمودار ہوا ان سب نے فورا فیضان کی طرف دیکھا جو چاکلیٹ پکڑے کھا رہا تھا

فیضان!!!!نوشین نے اسے اوازدی بیٹا اسے مت کھاؤ پھینک دو اسے ماما یہ گندی ہے؟نوشین نے روتے ہوئے اثبات میں سارے ہلایا فیضان نے چاکلیٹ پھینک دی

واہ۔۔۔۔کتنا فرمانبردار بچہ ہے وہ سب خباثت سے قہقہ لگانے لگے ویسے اس چاکلیٹ میں کچھ نہیں تھا تم نے ایسے ہی ضائع کروادی کون ہو تم لوگ؟احتشام نے پوچھا

کون ون کو چھوڑو یہ بتاؤ وہ دوسری لڑکی کدھر ہے؟ یہ تو تیئیس سال کی لڑکی نہیں لگ رہی وہ مرہا کو جانچتی نظروں سے دیکھتے بولا میرال کے نام پر وہ سب ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے

تم خرم جہانگیر شاہ کے ادمی ہو؟ اب کی دفعہ مرہا بولی

جب کبھی خود کو یہ سمجھاؤں کہ تو میرا نہیں

مجھ میں کوئی چیخ اٹھتا ہے نہیں۔۔۔۔۔ایسا نہیں

کب نکلتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟ کوئی دل میں اتر جانے کے بعد

اس گلی کی دوسری جانب۔۔۔۔۔۔۔۔ کوئی راستہ نہیں میرال نے بیڈ کراؤن سے سر ٹکایا

واہ بڑی جلدی پہچان لیا تم نے تو۔۔۔۔۔ایک ادمی مخالف سمت کے صوفے پر بیٹھا

جھوٹ بول رہے ہو تم مرہا نے ان سب پر نظر ڈالتے کہا

اچھا تو تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں؟

وہ تو اتنا نہیں جانتا کہ میں شاہ میر کی کیا لگتی ہوں تو اسے یہ کیسے پتہ ہو گا کہ نوشین ہماری کیا لگتی ہے

واہ کیا دماغ لڑایا ہے تم نے مخالف نے داد دی اب مدعے کی

بات پر اتے ہیں یہ بتاؤ وہ دوسری لڑکی کیوں نہیں ساتھ لائے؟ کچھ دیر خاموش آنسو بہانے کے بعد موبائل اٹھاتے میسج ٹائپ کرنے لگی اپ نے بہت غلط کیا ہے میرے ساتھ کم از کم جانے سے پہلے ایک دفعہ بات تو کر سکتے تھے میں پورا ہفتہ کیسے اپ کا انتظار کروں گی اگر اپ کو پتہ تھا کہ اپ نے صبح اسلام اباد کے لیے روانہ ہونا ہے تو مجھے جھوٹی امید کیوں دلائی تھی میں جانتی ہوں

اپ نے بس مجھ سے جان چھڑوانے کے لیے مجھے ٹالا تھا اپ نے بہت غلط کیا میرے ساتھ بہت غلط نم انکھوں سے ایک لمبا سا میسج ٹائپ کرتے میر کو سینڈ کیا اور موبائل اف کرتے بیڈ پر رکھ دیا تئیس سال کی زندگی میں یہ آج پہلی دفعہ شکوہ اپنے محبوب سے شکوہ کیا گیا تھا

کسی نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا اس نے نمبر ڈائل کرتے کال ملائی ہیلو سر۔۔۔۔۔بولو دوسری طرف سے اجازت ملی سر یہ اس لڑکی کو ساتھ نہیں لائے

جی۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔۔اوکے کال کی دوسری جانب موجود شخص اسے کچھ بتا رہا تھا ٹھیک ہے سر کال کاٹ دی گئی

وہ اپنے دو وادمیوں کو لیتا ایک کونے کی طرف بڑھا کچھ دیر انہوں نے گفتگو کی کہ وہ دونوں ادمی باہر نکل گئے وہ ادمی پلٹتا دوبارہ ان تک ایا

تم دونوں میں سے احتشام کون ہے؟تم کیوں پوچھ رہے ہو اور تم لوگ ہو کون؟یہی احتشام ہے ہاتھ باندھو اس کے

اگلا حکم جاری کیا

وہ بیڈ پر بیٹھی خاموش آنسو بہاتی مدھم آواز میں خود کو ہی اپنے درد سنا رہی تھی

رخصت ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔تو ہاتھ ملا کر نہیں گیا

وہ کیوں گیا ہے یہ بھی۔۔بتا کر نہیں گیا

یوں لگ رہا ہے جیسے۔۔۔ابھی لوٹ آئے گا

جاتے ہوئے وہ چراغ بھی بجا کر نہیں گیا

شائید وہ مل ہی جائے مگر جستجو ہے شرط

وہ اپنے نقشِ پا کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔مٹا کر نہیں گیا

ہر بار مجھے چھوڑ گیا اک اضطراب میں

لوٹے کا کب۔۔۔۔؟ کبھی وہ بتا کر نہیں گیا

رہنے دیا نا اس نے کسی بھی کام کا مجھے

اور خاک میں بھی مجھ کو ملا کر نہیں گیا

وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔میر رررریہ ایک ہفتے کا انتظار مجھ پر ایسے ہے جیسے کسی علاقے پر قحط سالی کا دور ہو آپ کو مجھ پر زرا رحم نہیں آیا اس نے تکیہ اٹھاتے دور پھینکا آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے اس کا بس نہیں چل رہا تھا ہر چیز کو توڑ ڈالے خود کو نوچ ڈالے وہ اپنے بالوں کو

مٹھیوں میں جکڑے سر گھٹنوں میں دیے خود کو کنڑول کرنے کی کوشش کر رہی تھی

حالت بگاڑ، شور مچا، توڑ کوئی شے

جیسے بھی تجھ کو ٹھیک لگے، دکھ بیان کر

مگر تم سب کون ہو اور ہم سے کیا چاہتے ہو؟ احتشام نے پوچھا ہم جو چاہتے ہیں ہم خود ہی لے لیں گے

میں تمہارا منہ توڑ دوں گا اگر میرا ل کی طرف انکھ اٹھائی تو ذلقرنین نے غصے سے کہا

واؤ۔۔۔ایکسٹرا غیرت مند گڈ مگر بیٹا تم بھول رہے ہو کہ اس وقت چار حسینائیں ہمارے سامنے بھی بیٹھی ہیں میں میں تمہارا منہ توڑ دوں گا احتشام دھاڑا

ایزی ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ ان کی عزتیں محفوظ رہیں تو جیسا ہم کہہ رہے ہیں بالکل ویسا کرو نہیں تو۔۔۔۔۔اور ہم تو ویسے بھی جلاد کے نام سے

مشہور ہیں اور جلاد تو ویسے بھی بہت ظالم ہوتے ہیں اب ان کی عزتیں تم دونوں کے ہاتھ میں ہیں (نوشین کا شوہر فیصل بیرون ملک ہوتا تھا)

وہ سب ہی اس وقت بے بس تھے احتشام کے ہاتھ باندھتے اسے باہر کی جانب لے جانے لگے

رکو! مجھے بھی لے کر جاؤ مرہا نے پکار لگائی اسے میرال کی فکر ہونے لگی تھی باندھ لے اسے بھی اچھا ہے کمزوری بھی ساتھ ہونی چاہیے

اگر کوئی ہوشیاری دکھانے کا دل کرے تو ایک دفعہ یہ سوچ لینا کہ میرے یہ ادمی ان چاروں کے سر پر ہی کھڑے ہیں وہ احتشام اور مرہا کو سمجھاتے گاڑی میں بٹھانے لگے

ان دونوں کو گاڑی میں بٹھائے ابھی چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اس ادمی کے موبائل پر کال انے لگی کال اٹھالی گئی تھی کام ہو گیا ہے تم لوگ لے کر پہنچو انہیں کال بند کرتے ہی گاڑی اگے بڑھانے کا حکم دیا

وہ ابھی بھی اسی پوزیشن میں بیٹھی رو رہی تھی

اندر کا دکھ انسان کی بنیادیں ہلا دیتا ہے اور میرال بھی اسی تکلیف سے دوچار تھی وہ ایک ہفتے کی جدائی سے ڈر رہی تھی اور قسمت اسے ایسے راہ پر لے کر نکلنے والی تھی

جس کے بعد وہ خود شاہ میر سے کنارہ اختیار کرنے والی تھی

کچھ ہی منٹوں میں گاڑی احتشام کے گھر کے دروازے کے سامنے رکی انجان گاڑی کو دیکھتے ہی گارڈ چکنا ہوئے جو میر نے مرہا کے اغوا ہونے کے بعد تعینات کروائے تھے کہ احتشام باہر نکلا گارڈ گاڑی پر گن تانے اگے بڑھنے لگے کہ سب گارڈز کے سینوں پر سرخ لائٹ نمودار ہوئی جال مکمل طور پر بچھا دیا گیا تھا وہ سرخ لائٹ لیزر کی لائٹ تھی

جو کچھ ہی فاصلے پر گھروں اور درختوں پر چڑھے ادمی ان پر گن تانے لیزر کی لائٹ سے دھمکانے کی کوشش کر رہے تھے

احتشام نے انہیں روک دیا اتنی ہی دیر میں دوسری گاڑی سے سیاہ لباس میں ادمی نکلتے گارڈز کی طرف بڑے اس سے پہلے کے گارڈز کچھ کرتے مرہا کو بالوں سے جکڑتے باہر نکالا

رکو!!! ہتھیار پھینکو کچھ بھی مت کرنا احتشام نے پکار لگائی گارڈز نے ہتھیار جھکا لیے کہ ان سے تمام اسلحہ چھین لیا گیا کچھ گارڈ اندر کی جانب بڑھے وہ ہر کمرے کا دروازہ کھول کر میرال کو ڈھونڈنے کی بجائے سیدھا سیڑھیاں چڑھنے لگی ہلچل کی اواز پر زلفقار اور شائستہ باہر ائے کہ دو ادمی ان پر گن تانے گئے کون ہو تم لوگ؟ ذلفقار نے پوچھا

شششش۔۔۔۔۔۔ایک ادمی نے ہونٹوں پر پسٹل رکھتے اشارہ کیا میرال جو بیڈ پر لیٹی خیالِ یار میں محو خاموش انسو گرا رہی تھی دھڑم کی اواز سے دروازہ کھولنے پر ڈرتے ہوئے اٹھ بیٹھی کہ سامنے گن تھامے ادمیوں کو دیکھ کر اس کی انکھیں پھیلیں ایک ادمی نے گن سے باہر نکلنے کا اشارہ کیا میرال نے دوپٹہ پکڑتے فورا خود پر پھیلایا کون ہو تم لوگ اور تم لوگ اندر

کیسے ائے بمشکل اواز نکلی؟بحث نہیں فوراسے اگے لگتی ہمارے ساتھ چلو وہ نظریں میرال پر نہیں ڈال رہے تھے یہ ان کے باس کا حکم تھام۔۔۔میں نہیں جاؤں گی میر رر۔۔۔۔۔۔احتشام بھائی۔۔۔۔۔

تایاابو وہ زور زور سے چلانے لگی

اے چپ!ادمی نے اس کے سر پر پستول رکھی میرال کے اوسان خطا ہوئے ادمی نے کھڑکی سے پردہ ہٹاتے باہر کا منظر دیکھنا چاہا منظر واضح تھا اس نے میرال کو باہر دیکھنے کا اشارہ کیا میرال چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ڈرتے سہمتے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی کہ اس کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئ مرہا اور احتشام دونوں کے ہاتھ باندھے لان میں کھڑا کیا ان پر گن تانی ہوئی تھی

اور یہ ہی نہیں یہ جو کچھ ہی فاصلے پر تمہارے رشتے دار ہیں ان کی بھی تینوں لڑکیاں ہماری حراست میں ہیں اب خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو پورے

گھر پر اس وقت ہمارا قبضہ ہے اگر سلامتی چاہتی ہو تو کوئی ہوشیاری مت کرنا

میرال نے تھوک نگلا

اچھا مجھے پانچ منٹ کا وقت دو۔۔۔۔میرال ڈرے سہمے بولی

جی جی ضرور مگر صرف پانچ منٹ۔۔۔۔۔۔۔تم لوگ باہر جاؤ

نہ نہ نہ جو بھی کرنا ہے ہمارے سامنے ہی کرو

میرال بس پریشانی کی عالم میں ان کا چہرہ دیکھتی رہ گئی وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھنے لگی کہ ایک ادمی بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا

میرال نے کانپتے ہاتھوں سے بیگ میں سے چابیاں نکالی اور واپس اتی کبرڈ کھولی کبرڈ کھولتے ہی ایک باکس باہر نکالا

باکس کو کھولتے ہی جامن رنگ کا عبایا ہاتھوں میں اٹھایا

یہ میر کا دیا گیا چوتھا گفٹ تھا(پہلے گفٹ میں فراک،دوسرے گفٹ میں کراؤن، تیسرے گفٹ میں سنڈریلا ہیلز اور چوتھے گفٹ میں عبایا اور شال تھی)وہ دونوں نظر جھکائے ہی کھڑے تھے کہ میرال نے عبایا پہنا سٹالر

بھی برقے کے جیسا جامن رنگ کا تھا اس نے حجاب کرتے چہرہ بھی چھپالیا
اب وہ مکمل طور پر پردے میں تھی

کچھ ہی لمحوں بعد وہ میرال کو لیے سیڑھیاں اتر رہے تھے صوفیہ اس وقت
گولی کے زیر اثر نیند میں تھیں جبکہ حسن صاحب بھی طبیعت کے ٹھیک نہ
ہونے کی وجہ سے دوائی کھا کر سو رہے تھے

اے اللہ! میں خود کو تیری امان میں دیتی ہوں میری عزت کی حفاظت کرنا
مجھ پر کوئی داغ مت لگنے دینا تو تو جانتا ہے میں اس وقت کتنی بے بس اور
لاچار ہوں اور تو ہی بے بس و لاچار کا حامی و ناصر ہے وہ دل ہی دل میں ڈرتی
اپنے رب سے ہم کلام ہوئی تھی شاہستہ میرال کی طرف بڑھنے لگیں کہ
ادمی نے درمیان میں حائل ہوتے اسے روکا میرال بھری بھری انکھوں
سے انہیں دیکھتی باہر نکل گئی زلفقار بھی اس وقت بے بسی کی انتہا پر تھے
ادمی نے سب ان کے کنڑول میں ہونے کا بتادیا تھا میرال باہر نکلی کہ مرہا
اور احتشام کو دیکھتے ہی انکھیں برس پڑی مجھے مرہا آپی سے بات کرنی ہے!!!!

میرال نے کہا

ضرور۔۔۔۔۔۔لڑکی کو ادھر بھیجو

میر کو میرا ایک پیغام دیجئے گا انہیں کہیے گا کہ اپ نے میری قسمت میں ہمیشہ کا انتظار لکھ دیا ہے اور اپ نے ہماری ادھوری ملاقات کو اخری ملاقات بنا دیا کیونکہ شاید میں یہاں سے جانے کے بعد دوبارہ ان سے ملنے کے قابل نہ رہوں۔۔۔۔۔تم فکر مت کرو میری جان ہم

ج۔۔۔۔۔انہیں کہیے گا میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش ہے اور کروں گی کہ میں ان کے پہنچنے تک پاک دامن ہی رہوں اور کہیے گا ان سے کہ اگر کل رات کی ہی طرح مجھ سے دامن چھڑوانا ہے تو مجھے ڈھونڈنے کی بجائے میرے لیے ایک دعا کر دیں کہ خدا مجھے میرے سگے رشتوں سے ملا دے میر وفقط اپ کی میر و مرہانے اسے گلے لگایا میں نے پچھلی گاڑی میں

اپنا موبائل پھینک دیا ہے لوکیشن ان ہے اگر تم پچھلی گاڑی میں بیٹھی اور تمہیں موقع ملا تو اسے اٹھا لینا ہم جلد تم تک پہنچیں گے وہ میرال سے علیحدہ میں ہی ہوئی اور بھیگی انکھوں سے گاڑی کی طرف بڑھی اسے پچھلی گاڑی بٹھاتے دیکھ کر مرہا کچھ حد تک پر سکون ہوئی گارڈز کو گھر کی اندرونی جانب باندھ دیا گیا تھا میرال کی گاڑی اگے بڑھادی گئی تھی جبکہ گارڈز ابھی بھی ان کی کسی ہوشیاری کی وجہ سے ان پر گنز تانے کھڑے تھے کہ چند منٹوں کے بعد جب یہ یقین ہو گیا کہ وہ گاڑی اب دور نکل گئی ہو گی تو گارڈز بھی دوسری گاڑی میں سوار ہوتے منزل کی طرف بڑھ گئے ادھر نوشین کے گھر سے بھی وہ جلدی سے راہ فرار حاصل کر چکے تھے

ان کے جاتے ہی ذلفقار اور شائستہ جلدی سے باہر نکلے ذوالفقار صاحب جلدی سے گارڈز کی طرف بڑھے اور شائستہ احتشام کے ہاتھ کھولنے کی تگ ودو کرنے لگیں۔۔۔۔۔فون نکالو جلدی کرو میر کو کال ملاؤ مگر اس کے ہاتھ نہ کھلتے پا کر وہ جلدی سے اس کی جیبیں خود ہی چیک کرنے لگی

اس پاکٹ میں نہیں اس پاکٹ میں ہے احتشام نے جلدی سے دوسری ٹانگ اگے کر کے بتایا مرہا موبائل نکال کر میر کو کال ملا چکی تھی کہ احتشام کے ہاتھ بھی کھل گئے وہ جلدی سے زلفقار کی طرف بڑھا چچا

موبائل۔۔۔۔؟اندر۔۔۔۔اندر ہے ذوالفقار نے بتایا احتشام فورا اندر بھاگا کہ ذوالقرنین امن نوشین فیضان اور نور بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوئے ذوالقرنین جلدی بھاگو گنز لے کر اؤ وہ گارڈز کا سارا اسلحہ ساتھ لے گئے تھے ذوالقرنین اندر کی جانب لپکا

خالہ میرال کہاں ہے؟نوشین جلدی سے شائستہ تک ائی رو رو کر انکھیں سوجھی ہوئی تھیں کم بخت مارے لے گئے اسے پتہ نہیں کون تھے ہم تو اتنا نہیں جانتے شائستہ روتے ہوئے بتا رہی تھیں

میر کا موبائل مسلسل اف جا رہا تھا۔ بابا میر کا موبائل اف ہے شاید وہ اس وقت فلائٹ میں ہو مرہا جلدی سے زلفقار تک اتی انہیں اطلاع دینے لگی احتشام پولیس کو کال کرتا شہر کے اعتراف ناکہ بندی کروانے کا کہہ رہا تھا

کہ ذوالقرنین پانچ پسٹلز پکڑے باہر ایااور جلدی سے گارڈز کے حوالے کی

ذوالقرنین گارڈز کے ہمراہ گاڑیوں میں بیٹھتاان کے پیچھے روانہ ہوا پورے

گھر میں اس وقت ایک ہلچل سی مچی ہوئی تھی

ایسا کرو احمد کو کال ملاؤ جلدی

کون احمد۔۔۔۔؟

میر کا دوست کیپٹن احمد۔۔۔۔

جی مرہانے جلدی سے نام سرچ کیا کہ سکرین پر احمد چمکنے لگا اس نے فورا

سے اسے کال ملائی ذلفقار نے اس سے موبائل مانگا اس نے موبائل

ذوالفقار کے حوالے کیا کہ کال اٹھالی گئی تھی

ہیلو احمد جلدی سے بتاؤ کہ شاہ میر کدھر ہے نہ کوئی سلام نہ کوئی دعا صرف

اس وقت فکر تھی تو میر ال کی

احمد نے گہرا سانس بھرا یار چپ کیوں ہو میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں اپ

میری احتشام سے بات کروا سکتے ہیں احمد نے پوچھا

مگر بات کیا ہے میں تم سے کیا پوچھ رہا ہوں اور تم مجھے کیا کہہ رہے ہو

مرہا نے فوراً ان کے ہاتھ سے موبائل پکڑا ہم اس وقت بہت بڑی ٹینشن میں ہیں یہ چونچلے بعد میں کرنا ہمیں اس وقت بتاؤ کہ شاہ میر کدھر ہے

مرہا کا لہجہ انتہا کا سخت تھا

میں شاہ میر کے متعلق ہی بتانا چاہتا ہوں اپ جو بھی بات کر رہی ہیں پلیز احتشام کو فون دیں

احتشام اس وقت اندر ہے تم جلدی سے میری میر سے بات کرواؤ

میں صرف احتشام کو ہی بتا سکتا ہوں مجھے آئیڈیا نہیں کہ اپ ان کی کیا لگتی ہیں

مرہا موبائل لیے جلدی سے اندر بھاگی احتشام جو تیزی سے سیڑھیاں اتر رہا تھا مرہا نے فوراً جاتے اسے موبائل پکڑایا

کیپٹن احمد تم سے بات کرنا چاہتا ہے اسے جلدی پوچھو شاہ میر کہاں ہے مرہا نے کہا

ہیلو بھائی۔۔۔۔۔احتشام ابھی بولا ہی تھا کہ احمد بولا کیا ہوا تم سب لوگ اتنی ہلچل میں کیوں ہو کوئی مسئلہ ہوا ہے؟احمد ابھی اس سوچ میں گم تھا کہ شاہ میر کے متعلق تو ابھی کسی کو کچھ پتہ ہی نہیں چلا تو یہ سب کس بات سے پریشان ہیں

جی وہ بس کچھ ایمرجنسی ہے تو اس وقت بھائی سے بات کرنا بہت ضروری ہے

اچھا میں جو تمہیں اس وقت بتانا چاہ رہا ہوں اس کو ذرا تحمل سے سنو

جی بھائی جلدی بولے پہیلیاں مت بجھوائیں

وہ تینوں تو تمہارے بلانے پر تمہارے گھر برتھ ڈے پر گئے تھے تو یہ سب کیسے ہوا مجھے سمجھ نہیں ارہا شائستہ نوشین سے پوچھ رہی تھیں۔۔۔۔۔ہم خود نہیں جانتے وہ

پتہ نہیں کون لوگ تھے ساڑھے کی دروازے پر دستک ہوئی ہے میں نے پریشانی سے پوچھا کون ہے تو اگے سے ایک عورت بولی کہ یہ فیصل کا گھر

ہے تو میں نے پوچھا کہ اپ کون ہیں؟ابھی میں اس کے جواب کی منتظر کھڑی تھی کہ دیواریں پھلانگتے لڑکے اندر داخل ہوئے اور اتے ہی میرے سر پر گن رکھ دی اور دروازہ کھولا اور باقی سب بھی اندر ائے دیکھتے ہی دیکھتے کچھ سمجھ ہی نہیں ائی کہ ہوا کیا ہے اور انہوں نے ہی کال کر کے انہیں بلانے کا کہا تھا اب اپ بتائیں مجھے میں کیا کرتی

فیضان کے سر پر گن تھی اور دو جوان لڑکیاں میرے پاس تھیں ان کی بات ماننے کے علاوہ میرے پاس دوسرا کوئی اپشن نہیں تھا شائستہ خاموش ہو گئی انہیں سمجھ اگئی تھی کہ واقعی وہ بھی تو مجبور ہی تھی

کیاااا۔۔۔۔۔۔؟احتشام بے ساختہ چیخا

" ناول کا بقیہ حصہ پڑھنے کے لیے یوٹیوب کے اس چینل میں "معتبرِ جہاں" کی " @afsanokiduniaa

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

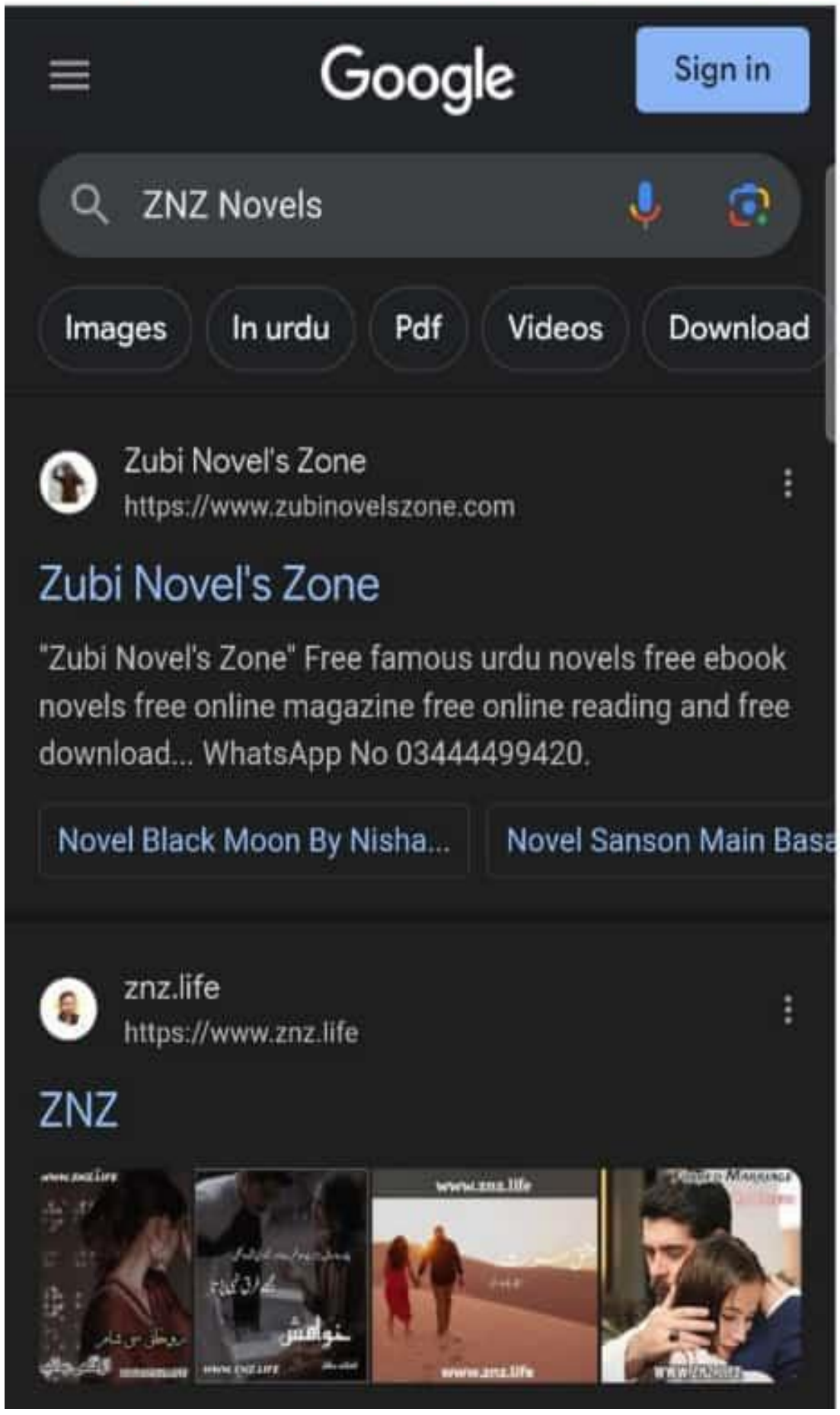

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مذید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420

https://www.zubinovelszone.com/